وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مستطاب از تصنیف جناب تاج العلما مولانا محمد نجف علیخان مرحوم و مغفور اعنی

ہدیۂ محمدیہ

دلیل نبوت احمدیہ

حسب الحکم جناب یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان صاحب بہادر صولت جنگ دام اقبالہ وافضالہ

طُبع فی المطبع المسمّی مفید عام الکائن فی بلدہ اکبرآباد

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی انزل کتابه هدی للناس وحجة منه علی من انکر وهو اول
التبیان وآخر البرهان وارسل رسوله محمد المصطفی وجعله خاتم الانبیاء سید
المرسلین لیظهر دینه الاسلام علی کل الادیان وعهد زمان بعثة المبارکة ابرک
الاونة اشرف الازمان صلی الله تعالی علیه وعلی آله واصحابه اجمعین وسلم ما
تداول الملوان **اما بعد** فقد امرنی من الطاعة حکمه فلاح وائتمار امره نجاح وللرام
نجاح وکیف لا وهو الامیر الکبیر ابن الامیر ابن الامیر المحتظی بالحظ الخطیر للتشیید اساس الاسلام
والمشید نصرح الایمان راس الامراء عین الاعیان المحرز لقصبات السبق فی مضمار التحلی بالفضائل
افرس الفرسان فی میدان احراز مکارم الشمائل الصاعد مصاعد الا... تعی
معارج الجاه والاجلال امیر الاسلام والمسلمین رئیس المومنین النائب المستطاب
یمین الدولة وزیر الملک نواب محمد علیخان بهادر صولت جنگ ادام الله تعالی
اقباله وزید اجلاله الرئیس لریاسة دار الاسلام محمد آباد المعروف بتونک الله
عطه ما ینفعه فی الآخرة والاولی وهب له ما یرجوه ویتمنی آمین یا ارحم الراحمین

بحرمة سیدنا محمد سید الاولین والآخرین صلی اللہ تعالےٰ علیه وعلےٰ آله وصحبه اجمعین
الی یوم الدین بان اترجم الرسالة الانیقته بالعبارة العربیة الرشیقة المسماة بالدلیل
علےٰ اثبات نبوة نبینا محمد المصطفےٰ صلےٰ اللہ تعالےٰ علیه وسلم بعد عیسی علےٰ نبینا وعلیه
السلام للفاضل الکامل الحبر اللوذعی والنحریر الالمعی السید السند محمد ابراهیم
بن الحسین الحسنی الحسینی رحمة اللہ تعالےٰ علیه بالعبارة الفارسیة وتلوها
بالعبارة الهندیة المشهورة فی دیارنا الهند لیعم افادتها ویشیع نفعها واجابتها و
اعادتها فائتمرت بامرہ العالی والهمت لحکمه المتعالی فحررت تحت العبارة العربیة للرسالة
المذکورة الترجمة الفارسیة ثم الترجمة الهندیة المشهورة وارجو من اللہ تعالےٰ
قبولها فی معرض الاستحسان وصولها وسمیتها بالهندیة المحمدیة دلیل النبوة
الاحمدیة علی صاحبها الصلوٰة والسلام وانا المترجم العبد الضعیف القلیل بضاعة
والقعید استطاعة علےٰ اسمی اما المتداول بلسان العوام نجف علےٰ المخاطب من
حضرة النواب المنوہ بالشان بتاج العلماء محمد نجف علیخان اللهم امح ذنوبی وستر
عیوبی واجعل ترجمتی تلك ذریعةً لحصول املی ووسیلة لاستحسان عملی وانت
ارحم الراحمین مالك یوم الدین اللهم امین **ترجمه فارسی** ستایش ها مر خداوندی
را که از فراز سپهران سپهر فرود آورد نامه خودش برهنمودن سراسر مردم زاد وبرراست پوشان
ناسپاس بهترین فرنودش برگشاد واین رسالهٔ نامه پالوده ترین گفتارست نهان رازها برگشاد و
پایان ترین رهبرهاست سوی فرکاهش راه نماو فرستاد همین برگزیده خودش محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیه
وسلم را وبرگزیدش بپایان رسان زنجیره پیغمبری وبرفرازیدش بپایه سروسروری برهمین پیغمبران
خودش در رهبری وبرگزیده به پیغمبری فرستادنش را خجسته ترین هنگام وبهترین زمان ستوده
ترین ... وپاک ترین زندیش فرستاد برآن سرور فروهیده نشان فرازین درود وخجسته
زندش برآن فرازین درگاه پاک نژاد وبرآل پاکیزه زاد ویاران با دین وداد اوجاویدان باو
سپس فرمانم داد سرداری که فرمان بردنش سرمایه سود دست ودسر بفرازمانش نهادن دست ...
بهبود وچه سان نبود از بهر آنکه او سروری ست فرازین پایه فرتود سروری وولای گستری بهره...

بہ بہرہ برتری استواری دہندہ کاخ اسلام فرازندہ آسمانہ فرازش ایمان سرفرمان گستران دیدہ
مہین سروران فراہم کن بیشی و برافرازی بر فرزیدگان بفرہیدہ خوہا و برفرازیدہ از والا
بسیچان داوری برکشامہی و والائی راسرفرازآرندہ خجستہ آئین اسلام را بر فرازدارندہ بہرچہ کہ
فرازش پایہ را درخور بود سزاوار فرہیدہ گفتار برنزیدہ کردار دہش بار فرازین پایگاہ یزدان پرست
خداآگاہ ہمایون آئین مہین ترین پیغمبر و گزین ترین وخشور و راسرمایہ استواری چون مہر درخشان
بدہش گستری و نوازش پروری در فروغ باری سرور باگوہر نواب مستطاب یمین الدولہ وزیرالملک
نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ سرور داوری کاشانہ محمد آباد عرف ٹونک کہ تخشش جاویدان
ورخش بار دفرہ فرازترش فرازی آشکار باد کہ نسگرف رسالہ خجستہ برسرود عبارت و گفتار خوبی نموزامیدہ بدلیل
اثبات نبوت نبینا محمد ن المصطفے صلی اللہ تعالے علیہ وسلم بعد عیسی علی نبینا وعلیہ السلام دربند گزارش کشیدہ
و بنگارش درآوردہ دانشومندی نہان رازہا دریاب مہین فرزانہ با فرہ و فرتاب نازش دانش
گستران آئین اسلام فرازش پژوہ وخشور پسند شریعت حضرت خیرالانام علیہ التحیۃ والسلام السید السند
محمد ابراہیم بن الحسین الحسنی العینی رح علیہ را پای جمی کہ بعربی زبانش ترجمہ گویند بدو گانہ گزارش برکشایم
نخستین بفارسی زبان مشہور سپس در زیرچنین عبارت بمحاورہ این ہنگام کہ بزبان اردو شہرتی دارد
و مردم روزگار را باین داگویہ زبان کشایند بہ تحریر درآرم و این ترجمہ باسان ترین برگزارش و کوتاہ
ترین گفتار برنگارم کہ سودش ہمہ را فرا رسد ازانجا کہ فرمانش راسودی ہمہ عیان دیدم خود را باہمہ کہین
پایگی برین کار برکشیدم و این ترجمہ را ہدیہ محمدیہ دلیل نبوت احمدیہ نام بردم اینک از یزدان والاتوان سازگار
کہ این رنج مرا مزد بخشد کہ در دو گیتی ام سود بار آید و از بزہ مندی بدو رم کشیدہ ہرچہ در فرازین
جہانم بکار آید ارزانش فرماید و نگارندہ پای جم را علی نام ست و نجف علی بر زبان افتادہ عوام پس این
سرور والا گوہر مہر خوانی کہ خطاب باشد پایۂ من برافراخت و من کمترین پایہ را بتاج العلماء محمد
نجف علیخان نامور ساخت سپاس نوازش این فرازین فرگاہ نیارم برگزارد پاک یزد دانشئنے ازین
پایہ فرازیدہ تر از پایہ کہ دارد برفرازش آرا د تراج ترجمہ ہندی سارے تعریفیں ہین واسطے
ایسے خداوند تعالے جلشانہ کے کہ جس نے اپنی پاک آسمانی کتاب عرش سے نازل کی واسطے سب آدمیوں
کے کہ اوس سے سیدھا راستہ پاوین اور اس مقدس کتاب آخری کو حجت قرار دیا تاکہ منکر آدمی

رسولون اور وحی خداوندی کے نہ پہونچنے کا عذر بعد اسکے زبان پر نہ لاوین اور یہہ برگزیدہ کتاب اولین صاف بیان ہے اور آخرین حجت و برہان اور بھیجا اوس نے اپنے برگزیدہ رسول محمد مصطفی کو اور بنایا اونکو سید المرسلین خاتم الانبیا تاکہ غالب کرے سب دینون پر اپنا پاک تر اور برگزیدہ تر دین اور مٹادے سب ٹیڑہے آئینونکو یہہ سیدہی آئین اور مبارک تر اور بہتر بنایا ایسے سید المرسلین کے زمانہ بعثت کو اور دائمی او ر ظاہر تر معجزہ سے روشن کردیا اونکی نبوت اور رسالت کو پاک درود اور مبارک سلام اون پر اور اونکی آل اطہار اور اصحاب اخیار پر سبہون پر جبتک آسمان اور زمین قایم رہے پاک درود اور پاکیزہ سلام کا نزول اونپر دائم رہے آمین بعد اسکے عرض ہے کہ ان دنون مامور فرمایا ایسے عالیجناب معلی القاب نے جنکی اطاعت فرمان سود اور بہبود کی کفیل اور اونکی فرمان بری حصول مرادات کی دلیل ہے یعنی ہمارے خداوند نعمت واقبال باشوکت و اجلال فخر خاندان والاہمی افتخار دودمان دانائی راس الامرا رئیس الکبرا ملاذ الفضلا کہف الصلحا امیر ابن الامیر ابن الامیر فاضل عدیم المثیل عالم عدیم النظیر رئیس المسلمین امیر المومنین حضرت نواب مستطاب عالیجناب عین الاعیان یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ والی ریاست دار الاسلام محمد آباد عرف ٹونک دام اقبالہم وزاد اجلالہم نے جنکی محاسن اور مناقب اور فضائل و کمالات آفتاب سے زیادہ مشہور اور اطراف اور اقطار ممالک مین کمال شہرت کے ساتھ مشتہر ہین مجہہ خاکسار قلیل البضاعہ نجف علی نام کو کہ ترجمہ کرون ایک رسالہ کو جسکا مضمون حسنات دارین کی حاصل ہونیکا موجب اور ہرطرح کی سپاس کا سزاوار ہے اور اوسکی عبارت فصاحت اور بلاغت اور طرز مناظرہ کی تعلیم کیواسطے ایک دانا معلم اور بہترین آموزگار ہے اور نام اس مبارک رسالہ کا دلیل اثبات نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد نبوت حضرت عیسی علی نبینا و علیہ السلام ہے اور یہہ مختصر رسالہ مفید ملام الکلام ہے تصنیف کیا اوسکو والاجناب فاضل کامل عالم عامل راس العلما افتخار الفضلا السید السند محمد ابراہیم بن الحسین الحسنی الحسینی رحمۃ اللہ علیہ نے نظر برین مجہہ کمترین ہیچ میرز نے حسب ارشاد ترجمہ کیا اس عربی رسالہ کا اس روش پر کہ عبارت عربیہ کے تحت مین فارسی ترجمہ اور فارسی عبارت کے نیچے اردو زبان مین ترجمہ لکھا جس سے ہر شخص فایدہ حاصل کرے عموما اور اہل اسلام ارباب ایمان خصوصا اور ثواب اسکا عائد ہو طرف ہمارے عالیجناب نواب

ستطاب دام اقبالہم کے جو آمر اور معین ہین اس کام کی اور بہ تبعیت جناب ممدوح کے اس خاکسار مترجم کو برکت اس رسالہ مبارک کلام کی نصیب ہو اللہم آمین بحرمۃ حضرت خاتم الانبیا رسید المرسلین صلی اللہ تعالے علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین وانت ارحم الراحمین اور اس ترجمہ کا نام رکھا ہدیہ محمدیہ دلیل نبوت احمدیہ بعون اللہ المستعان المنان ذی الجود والاحسان ۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علے من اصطفاہ بالرسالۃ خصوصاً نبینا محمد خاتم الانبیاء والمرسلین وعلے آلہ واصحابہ اجمعین **فارسی** یعنی ہمہ ستایش بہر خداوند تعالے پروردگار جہانیان و درود وسلام بر ہر کسی کہ بگزید ایزد تعالے او را بفرستادگی از سوی خودش مراد ازآن سراسر مرسلان خصوصاً پیغمبر ما محمد خاتم الانبیاء والمرسلین و بر آل آنحضرت واصحاب آن سرور ہمگنان **اردو** سب تعریفین لائق ہین خداوند تعالے پروردگار عالم کو اور درود اور سلام اوپر اونکے کہ جنہون کو مقبول فرمایا اور برگزیدہ کیا خداوند تعالے جلشانہ نے خصوصاً اوپر ہمارے نبی ختم کرنے والے سب نبیون اور رسولون کے حضرت محمد مصطفےٰ اور اوپر اونکی آل اور اصحاب کے سبہون پر **عربی** فقد سألنی بعض احبار النصاری ان اذکر لہ ما اعتمد علیہ من الدلیل علے نبوۃ نبینا محمد صلے اللہ علیہ وسلم بعد المسیح علے نبینا وعلیہ السلام **فارسی** یعنی ہر آئینہ سوال کرد از من عالمی از علماء نصاری کہ ذکر کنم مر او را آنچہ کہ اعتماد داشتہ باشم بر آن از برہان بر نبوت نبی ما حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد از مسیح علی نبینا وعلیہ السلام **اردو** پس ہر آئینہ سوال کیا مجھسے ایک عالم نے نصرانیونکے عالمون مین سے کہ مین ذکر کرون اوس کیواسطے وہ دلیل کہ جسپر مین اعتماد رکھتا ہون دلیلون مین سے اوپر نبی ہونے ہمارے نبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسیح علی نبینا وعلیہ السلام کے **عربی** فاجبت ان احرر لہ ذالک عسی ان ینفعہ او ینفع غیرہ من الطالبین وان کان عندہ جواب فیالنظر برسلہ عن المنازعۃ والقیل والقال فانہما من داب الجہال **فارسی** یعنی پس دوست داشتم اینکہ بنویسم از بہر او این را شاید کہ سود دہد او را یا جز او را از طالبان

واگر بوده باشد نزدیک او جوابی پس نوشتن آن جواب وارسته می ماند از پرخاش و نزاع و از قیل و قال یعنی گفتار هرزه که آن خود شیوه و رهروش جاهلانست **اُردو** پس مین نے قبول کیا کہ مین لکھونگا واسطے اوسکے شاید کہ نفع دی اوسکو یا نفع دی اوسکے سوا کسی دوسرے کو چاہنے والونین سے اور اگر اوسکے پاس کوئی جواب ہو تو اوسکے لکھنے سے بچ سکتا ہے جھگڑے اور قیل و قال سے جو طریقہ جاہلونکا ہے **عربی** واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم وجعله وایانا من المنصفین وعن التقلید واللجاج معرضین **فارسی** وخدای تعالے راه می نماید هر کرا میخواهد سوی راه راست و بکند او را و ما را از اهل انصاف و از جمله اعراض کنندگان از تقلید یعنی پیر و مرشد کسی را بی دلیل و از ین رهروش رو برتابندگان **اُردو** اور اللہ تعالے بتاتا ہے جسکو چاہتاہے سیدھا راستہ اور بناوے اوسکو یعنی عالم نصرانی طالب دلیل کو اور ہمکو منصفونین سے اور تقلید یعنی بی دلیل پیروی کرنے اور جھگڑا کرنے سے منھہ پھیرنے والون مین سے **عربی** فاقول وبه نستعین ان ثبوت النبوة لا یمکن لغیر النبی الا باظهار المعجزة وهی عبارة عن الامر الخارق للعادة المطابق للدعوی المقرون بالتحدی **فارسی** پس میگویم در حالی که از و تعالے یاوری میخواهیم که هر آئینه ثابت شدن نبوت بهر غیر نبی ممکن نیست مگر باشکارا کردن معجزه و آن یعنی معجزه عبارتست از کاری خارق عادت یعنی خلاف عادت مردم زاد و آن خارق مطابق بود بدعوی و مقرون بود بتحدی یعنی مجادله و معارضه فقط مترجم گوید پنهان نماناد که قید مطابقت بالدعوی واقتران بالتحدی از بهر اخراج ارهاص است یعنی خارق عادتی که از پیغمبری پیش از دعوی پیغمبری بظهور در آید و نیز احتراز است از کرامت اولیا را آنچنانکه در کتب مبسوطه بالتفصیل برکشاده اند **اُردو** پس مین کہتاہون اور اللہ سے مدد چاہتے ہین ہم کہ بیشک ثابت ہونا نبوت کا واسطے غیر نبی کے ممکن نہین بدون ظاہر کرنے معجزہ کے اور وہ یعنی معجزہ عبارت ہے ایک کام خلاف عادت سے جو مطابق ہو ساتھ دعوی کے اور مقرون ہو ساتھ تحدی اور معارضہ کے یعنی مدعی نبوت کا کہنا منکرون نبوت اور رسالت کو کہ اگر تملو اسمین شک ہو تو مثل اسکے تم بھی لاؤ **عربی** ولیس تصحیح التعریف وبیانه بمطلوب هنا ولکن لا یظهر المطلوب الا باظهار امور ثلثة الاول ان یعلم ان خارق

العادة الذی ینبنی علیه المعجزة لا یختص بفن دون فن ولا بشیٔ دون شی بل کل ما لا یقدر علیه الانسان بما هو انسان فهو خارق للعادة **فارسی** یعنی تصحیح تعریف معجزہ وبیان آن این جا مطلوب نیست ولیکن مطلوب ظاہر نمیشود مگر بہ ہویدا کردن سہ گانہ امور نخستین این کہ دانستہ شود کہ ہر آئینہ خارق عادتی کہ بر آن معجزہ مبتنی واساس نہادہ میگردد مختص نمی باشد بہ فنی بغیر فنی دیگر نہ بیک چیز بدون چیز دیگر بلکہ ہر چہ کہ انسان بحیثیت انسانیت خود بر آن قدرت وتوانش نداشتہ باشد ہمانست خارق عادت **اُردو** اور معجزہ کی تعریف کی تصحیح اور بیان یعنی فائدہ قید مطابق دعوی اور مقرون بالتحدی کا بیان اس جگہہ مطلوب نہین لیکن مطلب ظاہر نہین ہوتا مگر تین باتون کے ظاہر کرنے سے پہلی بات تو یہہ ہے کہ جانا جاوے کہ ہر آئینہ خارق عادت یعنی خلاف عادت جس پر معجزہ مبنی ہوتا ہے خاص نہین ہوتا ساتہہ ایک فن خاص کے نہ دوسرے کے اور نہ ساتہہ ایک چیز کے نہ دوسری چیز کے بلکہ جو کام کہ اوسپر انسان اس حیثیت سے کہ وہ انسان ہے قدرت نرکھتا ہو وہ ہی خارق عادت ہی **عربی** فلو اتی بصنعة او حرفة او صوت او کتابة او غیرها مما لا یقدر علیه غیره فهو خارق للعادة **فارسی** پس اگر بیارد کدامی صنعت یا حرفة یا آواز یا کتابت یا جز آن از آنچہ کہ بر آن قدرت نداشتہ باشد غیر آن آرندہ پس آنست خارق عادت **اُردو** پس اگر لاوے کوئی صنعت یا حرفہ یا کوئی آواز یا کتابت یعنی انشار یا سوا اسکے ایسا کام جس پر قدرت نرکھتا ہو سوا اسکے دوسرے آدمی پس وہ ہے خارق عادت **عربی** ثم ان کان مقرونا بالتحدی فهو المعجزة والا فکرامة **فا**[رسی] یعنی اگر آن خارق بالتحدی مقرون بود آنست معجزہ ورنہ یعنی اگر با تحدی مقرون نباشد پس آن کرامت ست معجزہ نیست **اُردو** پھر وہ خارق عادت اگر مقرون بالتحدی ہو یعنی مجادلہ اور معارضہ اور مقابلہ مین ظہور کرے پس وہ ہے معجزہ اور نہین تو یعنی اگر مقرون بالتحدی نہو تو وہ ہے کرامت **عربی** وانما قلنا بعدم اختصاصها بشیٔ اذ لا دلیل علی التخصیص ومعه کان الترجیح محالا **فارسی** یعنی جز این نیست کہ قائل شدیم بخصوص نبودن معجزہ بچیزی خاص از بہر آنکہ دلیلی بر تخصیص قائم نیست وبا دلیل ترجیح محال بود دستہ جمع بدیہ مرادش آنکہ اگر بر تخصیص معجزہ بیک چیز خاص بجو انقلاب عصا بصورت ثعبان وحیہ دلیلی قایم کنیم وگوئیم کہ خارق عادت ہمین ست

که دیگری جز آن مدعی نبوت بر آن قدرت ندارد در ین صورت اگر مستدلی دیگر احیا رمیت را بر تخصیص معجزه بر ہمین خارق عادت دلیلی بیارد و مستدل دیگر بر تخصیص آن در ہمین معجزیت برہانی دیگر قائم کند و علی ہذا القیاس استدلالات دیگر پس بفراہمی دلائل و اجتماع استدلالات ترجیح یک دلیل بر دلیل دیگر محال بود و اگر یک دلیل را بر دلیل دیگر بلا ترجیح برگزینند بمراد ثبوت دعوی تخصیص معجزه در ہمین صورت خاص و از دلیل مثبت تخصیص معجزه بصورت دیگر انکار کنند ترجیح بلا مرجح لازم آید و آن خود خلاف عقل ست پس ناچار ہمه دلائل را بتساوی پایه برشمرده تخصیص را از میان بردارند و ہمین ست مطلوب یعنی این که در خارق بودن تخصیص را مدخلی و اختصاص را محلی نیست خرق عادت من حیث الخرقیة عام ست بازبسته بامری و منحصر بر کاری نمی باشد اردو اور اسکے سوا نہین کہ ہم نے کہا خاص نہونا ساتہہ کسی چیز کے اسواسطے کہ خاص ہونے کی کوئی دلیل نہین اور اگر دلیل کے ساتہہ ہو تو ترجیح محال مترجم کہتا ہے کہ محال ہونے ترجیح اور فوقیت ایک دلیل کی اوپر دلیل دوسری کے تشریح اور تفصیل یہہ ہے کہ اگر کسی خاص طریق سے خارق عادت کے صادر ہونے کو معجزہ کہین نہ دوسرے طریق سے مثلاً نصاری اگر اندہی کے سونکہا کرنے کو یا مردہ کے زندہ کرنے کو خاص معجزہ جانین اور دوسرے طریق سے خارق عادت کے ظہور کو معجزہ نہ سمجہین اور یہہ شخص جو ایک ہی طریق خاص سے صادر ہونے خارق عادت کو معجزہ سمجہتا ہے اور دوسرے طریق سے صادر ہونیکو معجزہ نہین مانتا اپنے اس تخصص کے دعوی پر دلیل لاوے اور پہر دوسرا شخص دوسرے طریق خاص سے سمجہنے والا معجزہ کا ایک اور دلیل لاوے اور دونون دلیلین برابر ہون پس درصورت برابری کے ترجیح محال اور بدون ترجیح کے ان دونون دلیلون مین سے ایک کو راجح اور فائق سمجہنا اور دوسرے کو مرجوح کہنا خلاف عقل پس درصورت متساوی اور برابر ہونے دلیلون کے تخصیص باطل ہوا اور مدعا یعنی تعمیم ثابت ہوا اس بیان سے کہ معجزہ کا ظہور کسی خاص امر اور خاص طریق پر وابستہ اور منحصر نہین ہوتا عربی و ایضاً ندعی اختلاف معجزات الانبیاء علیہم السلام بحیث یلزمہم بعدم الاختصاص و لا شتراک الجمیع فی افادۃ المطلوب الی غیر ذالک فارسی یعنی و نیز می بینیم مختلف بودن معجزات انبیا علیہم السلام بروشیکه یقین می کنیم بخاص نبودن و نیز بسبب مشترک بودن سراسر معجزات در افادہ مطلوب تا بجز ازین مترجم گوید مثلاً کہ خود نصاری به نبوت موسی

ونیز برسالت مسیح علی نبینا وعلیہم السلام قائل ومعترف اند با وجودیکہ از موسی علیہ السلام انقلاب عصا
بصورت حیہ وثعبان وانفلاق بحر وجز آن آیات تسعہ بظہور رسید واز عیسی علیہ السلام یکے ہم
ازین معجزات بہ پیدائی نکشید وہمچنین از مسیح علیہ السلام احیاء میت وشفاء اکمہ وابرص وہمین
سان دیگر معجزات ہویدا شدند کہ از موسی علیہ السلام ہویدائی یکی ہم ازین خوارق عادت پیدا
نشد پس اگر خوارق عادات یکی را بخیال اختصاص خوارق در ہمین صور خاصہ معتبر انکار ند و
خوارق عادات دیگری را کہ غیر خوارق اول باشند از پایۂ اعتبار ساقط شمارند پس باید کہ بہ نبوت
یکی ازین دو معترف نشوند نظر باختصاص خوارق در صور خاصہ کہ تسلیم کنند وانچہ کہ ازین صور مخصوص
بیرون بود خوارق عاداتش ندانسته چنین معجزہ نما را نبی نمانند واگر ہر دو گونہ خوارق عادات را
معجزات اعتبار کنند عدم اختصاص خوارق در صور خاصہ ناگزیر لازم آید وہمین است مطلوب واگر
ہمین صورت ہاے مخصصہ را کہ از حضرت موسی وعیسی علیہما السلام بہویدائی رسیدند خارق عادت
حساب کنند واز خوارق دیگر کہ بصورت دیگر خلاف صورتہای مذکورہ ہویدا شدند انکار ورزند
محض تعنت وجہل بود کہ با وصف وجود خرق عادت در صورت دیگر ہم آن خارق را خارق نداستن
نشان دہد از نادانی منکر وآشکارا کند تعنت وراست پوشی او وقولہ والاشتراک الجمیع تا آخرہ دلیلے
است دیگر یعنی ہرگاہ مطلوب یعنی صدق دعوی از ہر صورت حاصل شدن می تواند تخصیص را چہ سود
واختصاص را چہ کار اُردو اور نیز ہم دیکھتے ہین مختلف اور جدا گانہ طور سے پیدا ہونا انبیاء
علیہم السلام کے معجزونکا ایسا کہ یقین کرتی ہے عقل خاص ہونیکو اور سوا اسکے بسبب مشترک ہونے
سب معجزون کے مطالب کے فائدہ دینے مین اور سوا اسکے یعنی جب ساری خارق عادتون سے
نبی ہونا مدعی نبوت کا سمجھا جاتا ہو تو تخصیص کی حاجت کیا ہے مترجم کہتا ہے کہ مثلاً مسیحی عالم کہے کہ
صرف مردے کا زندہ کرنا یا اندہی کو سوانکھا بنانا اور مبروص کو چنگا کرنا اور اسیطرح دوسرے
معجزے جو حضرت مسیح علیہ السلام سے صادر ہوئے معجزے ہین اور دوسری قسم کے خارق عادات
معجزے نہین تو لازم آتا ہے کہ لکڑی کو سانپ بنانا یا دوسرے معجزے کہ حضرت موسی سے واقع
ہوئے اور حضرت مسیح سے اونکا ظہور نہین ہوا وے معجزے نہون پس اس صورت مین موسی
علیہ السلام مسیحیون کے نزدیک نبی نہوئے اور حال یہہ کہ یہہ لوگ یعنی مسیحی مذہب والے موسی کی

نبوت کے بھی قائل ہین اور توریت کو آسمانی مقدس کتاب مانتے ہین اور اس کتاب کے مندرجات
کو سوای اون کئی کامون کے جنکی تکمیل کے بابت حضرت مسیح نے ترمیم فرمائی واجب العمل جانتے
ہین بموجب حکم اپنی انجیل کے پس اس تقریر سے معجزہ کی تخصیص ساتھہ ایک فن خاص یا طریق خاص
کے باطل ہوئی اور تعمیم ثابت ہوئی عربی والثانی ان حصول العلم بکونه معجزة انما
یتصور بوجهین احدهما کون الشخص من اهل تلك الصنعة والحرفة ککونه ساحرا
من السحرة بالنسبة الی ما صدر عن موسی علیه السلام من المعجزات او کونه طبیبا من
الاطباء بالنسبة الی غالب ما صدر عن عیسی علیه السلام او کونه عالما بفن الموسیقی
بالنسبة الی ما صدر عن داؤد علیه السلام فارسی یعنی دویمی از آن سه امور این است
که هر آئینه حاصل شدن علم بمعجزه بودن آن خارق عادت بدو وجه متصور میشود یکی ازین بودن
کسی از اهل آن صنعت و حرفت یعنی بودنش جادوگری از جادوگران بنسبت انچه که از موسی
علیه السلام از معجزات ظاهر شده یا بودنش طبیبی از جمله طبیبان نسبت غالب معجزات عیسی علیه السلام
یا بودنش دانا و ماهر بعلم موسیقی و نغمه سرای بنسبت انچه که صادر شد از داؤد علیه السلام و همین
سان مترجم گوید مرادش اینست که چنین ماهران هرگاه مدعی رسالت را بنگرند که کاری از قبیل صنعت
و حرفه آنان بکار آورد و کسی دیگر از اهل آن صنعت و خود شان هم از آوردن مثل آن زبونان
و ناتوانان هستند این کار او را معجزه دانند اما ناآگاهان آن صنعت و جاهلان آن حرفه باین کار
پی بردن نتوانند اردو یعنی دوسرا امر اون تینون امرون مین سے جنسے مطلب ظاہر ہوتا ہی
یہہ ہے کہ معجزہ کو معجزہ جاننا سوا اسکے نہین کہ دو وجہون سے متصور ہوتا ہے ایک تو اوس جاننے
والیکا ماہر اور عالم ہونا اوس صنعت اور حرفت سے جسکی جنس سے وہ معجزہ گمان کیا جاتا ہو جیسے
ساحر ہونا بنسبت اون معجزون کے جو موسی علیہ السلام سے صادر ہوے یا طبیب ہونا بنسبت
غالب معجزون حضرت مسیح کے یا راگ کے فن کا ماہر اور عالم ہونا بنسبت اوس معجزہ کے جو صادر
ہوا حضرت داؤد علیہ السلام سے مترجم کہتا ہے کہ کسی معجزہ کا دیکھنے والا جبتک عالم نہوگا تو وہ قادر
نہونا اس صنعت اور حرفت کے عالمون کا ایسے کام پر جو نبی سے صادر ہوا کیونکر سمجھیگا اور جب
ایسا نہ سمجھیگا تو ایسے کام عجیب کو معجزہ کیونکر تصور کریگا عربی وثانیهما ان یعلم ذلك باتفاق

اہل الفن مثلاً اذا لم یکن الشخص ساحراً فقد حصل له العلم باتفاق السحرة یکون ذلک
مما لا یمکن ان یحصل بفن السحر فان جعل العصا حیة انما یعلم کونه معجزة لا سحراً اما للسحرة
فلعلمهم بالسحر واما لغیرهم فلاقرار السحرة بحیث یمنع وعادة تواطوء هم علی الکذب
انه لیس من فن السحر والا فمع قطع النظر عنهما کیف یمکن الفرق بینهما اذ الجاهل بالسحر
یحتمل کون کل معجزة سحراً اذا کان من جنس التغیر فی الصور وکذا الجاهل بالطب
یحتمل کون کل معجزة طباً اذا کانت من فن التصرف فی الابدان وہکذا فلو اتی بالسماء الی
الارض او رفع الارض الی السماء فلا یرفع عنهما هذا الاحتمال عند الجاهل بالفن
فارسی یعنی دویمی آن دانسته شدن آن خارق عادت است باتفاق اہل فن مثلاً اگر شخصے
خود ساحر نبود پس او را حاصل میشود علم بالمعجزیت بسبب متفق شدن ساحران برانکه این کار از آن
قبیل ست که ممکن نبود حصول آن بفن سحر پس عصا را افعی ساختن ہر آئینه معجزه بودن و سحر نبودن
دانسته میگردد ساحران را بسبب علم آنان بسحر وغیر ساحران را بسبب اقرار کردن ساحران باین که
انکار از فن سحر نیست بروشیکه عادةً ممتنع بود سازوار و متفق بودن آن ہمگنان بر کذب ورنه
با قطع نظر ازین دو طریق یعنی یکے بسبب علم خود دانستن و دویمی باقرار ماہران این فن شناسا آمدن
و عالم شدن بود چگونه ممکن بود فرق کردن درین دو یعنی معجزه را از جادو جدا دانستن زیراکه ناآگاه
از فن سحر محمول خواہد کرد ہر معجزه را بر سحر ہرگاه آن معجزه از قبیل دگرگون کردن صورتها خواہد بود
و ہمچنین نادان فن طب ہر معجزه را محمول خواہد کرد بر طب ہرگاه خواہد بود آن معجزه از قبیل تصرف
کردن در بدنها و ہمین سان پس اگر بیارد یعنی صاحب معجزه آسمان را سوی زمین و یا بر فراز
برد زمین را تا آسمان دور نخواہد شد ازین دو یعنی از سحر و طب این احتمال نزدیک جاہل فن اُردو
اور دوسرا امر معجزہ پہچاننے کا یہہ ہے کہ ایسی خلاف عادت عجیب کام کو معجزہ جان لین اوس فن
کی جس فن کی جنس سے وہ معجزہ صادر ہوا ہو عالمون اور ماہرون کے اقرار کرنے اور بالاتفاق کہنے
سے کہ یہہ کام بیشک معجزہ ہے کسی صنعت اور حرفہ سے نہین مثلاً جب کوئی شخص خود ساحر نہو تو
اوسکو یہہ جاننا حاصل ہوگا ساحرون کے اتفاق کرنے سے کہ ایسا کام سحر کے فن سے ممکن نہین
پس بالتحقیق عصا کا سانپ بنجانا معجزہ سمجھا جاویگا اور سحر نجانا جائیگا ساحرونکو تو اپنے عالم اور ماہر

ہونے کے فن سحر سے اور غیر ساحرونکو اقرار کرنے سے ساحرون کے اس امر پر کہ یہہ عجیب کام سحر
نہین اسواسطے کہ عادۃ ممتنع ہے ایک چھوٹی بات پر متفق ہوجانا ایک گروہ کثیر کا یعنی سلیم عقل
اسبات کو تسلیم نہین کرتی اور جب ان دونون کامون سے قطع نظر کرین یعنی ان دونون امرون
مین سے ایک کو بہی نہ مانین تو سحر اور معجزہ مین فرق کرنا ممکن نہوگا اسواسطے کہ جو شخص سحر کے
فن سے ناواقف ہوگا وہ تو ہر معجزہ کو سحر ہی سمجھیگا جب وہ معجزہ متغیر اور متبدل ہوجانے صورتون
کے جنس اور قبیل سے ہوگا اور ایسے ہی علم طب کا نجاننے والا ہر معجزہ کا طب ہی سے ہونا گمان
کریگا جب وہ معجزہ ہوگا جنس تصرف فی الابدان سے یعنی تصرف کرنا بدنون مین جیسے چنگا کرنا مجذوم کا
یا شفا دینا تپ زدہ کا یا زندہ کرنا مردہ کا اور ایسے ہی اور معجزہ پس اگر صاحب معجزہ آسمان کو
زمین پر لے آوے یا زمین کو آسمان تک اوٹھا لیجاوے تو اوس فن کے جاہل اور ناواقف سے
یہہ گمان ہرگز دور نہوگا عربی نعم اذا کان الشخص ساحرا او طبیبا مثلا فقد حصل
له العلم بکون ما اتی به معجزة لا سحرا ولا طبا بلا کلفة ومشقة وکذا اذا اجتمع علیه
جمع من السحرة والاطباء بحیث لا یحتمل تواطؤهم علی الخطاء واقروا له بذلك فقد
حصل له العلم ایضا فارسی یعنی ہرگاہ آن شخص خود مثلا ساحر یا طبیب خواہد بود حاصل
خواہد شد او را بلا کلفت و بی مشقت علم بمعجزہ بودن و سحر و طب نبودن امریکہ بیارد آنرا مدعی معجزہ
وہمین سان ہرگاہ مجتمع و متفق شود گروہی از ساحران و طبیبان بروشیکہ محتمل نبود اتفاق کردن
آنان بر خطا و اقرار کنند آنان باین سحر و طب نبودن و معجزہ بودن آن کار پس حاصل خواہد شد
او را یعنی جاہل ونا آگاہ را نیز علم اردو یعنی ہان اگر وہ شخص خود ساحر یا طبیب ہو مثلاً تو بے مشقت
اور بے کلفت جان لیگا کہ یہہ کام جو مدعی رسالت لایا ہے معجزہ ہے سحر یا طب نہین اور ایسیطرح
جب اسقدر ساحر کہ جنکا متفق ہوجانا خطا پر احتمال نرکھتا ہو متفق ہوجاوین یعنی متفق الکلمہ
سب ایک ہی بات کہین اور اقرار کرین کہ یہہ کام سحر اور طب سے نہین بلکہ معجزہ ہے تو اوس
صورت مین بہی ناواقفون کو علم حاصل ہوگا اوس معجزہ کے معجزہ ہونے پر عربی ولیس
الطریق الاول باقوی من الثانی فی افادة العلم بل لك منهما جهة قوة لیست للآخر
اذ الاول من حیث کونه ناشیا من اتفاق جمیع کثیر وجم غفیر لا یحتمل اتفاقهم

علے الخطاء لکون اقوی من الاول وعلم غیر السحرۃ والاطباء بنبوتہما من قبیل الثانی
فارسی طریق اول یعنی معجزہ را از سحر وطب جدا دانستن ماہران فن قوی ترنیست در افادۂ
علم از طریق دویمین یعنی پی بردن غیر ماہران باعجاز آن کار بسبب دریافتن اتفاق ماہران
برین کہ اینکار از سحر وطب نیست ہمانا معجزہ است بلکہ ہریکے را ازین دو طریق جہتے از قوت است
کہ آن جہت قوت دیگر طریق را نیست زیراکہ طریق اول بسبب دانستہ شدن بیواسطہ دیگری
قوی تر است از طریق دویمین کہ بواسطہ اتفاق ماہران علم آن حاصل شود و دویمین از جہت
حاصل شدن این علم بسبب متفق ومجتمع شدن جمع کثیر وجم غفیر کہ متفق شدن آنان بر خطا احتمال
ندارد پس این دویمین اقوی بود از اول وعلم غیر ساحر وغیر طبیبان بہ نبوت آن دو یعنی حضرت
موسی وعیسی علیہم السلام از قبیل ثانی است مترجم گوید زیراکہ ہرگاہ کاملان فن سحر بالاتفاق وبالاجتماع
اقرار نمودند کہ مار ساختن عصا وہمین سان آیات دیگر کہ از موسی علیہ السلام بظہور درآمدند از قبیل
سحر نیستند وہمچنین جمع کثیر از ماہران فن طب زبان کشادند کہ احیاء میت از باب علم طب نیست پس
اینک ناآگاہان فن سحر وناواقفان فن طب را علم بالمعجزہ از اقرار ساحران وطبیبان حاصل میشود
اردو پہلا طریق یعنی اوس صنعت اور حرفہ کے ماہر اور عالم کا معجزہ کو معجزہ جاننا قوی ترنہین
دوسرے طریق سے یعنی ماہران فن کے متفق الکلمہ کہدینے سے بلکہ ہر ایک کو ان دونون طریقون
مین سے ایک طرحکی قوت کی جہت حاصل ہے جو دوسرے طریق کو وہ جہت حاصل نہین اسواسطے
کہ اول قوی تر ہوگا دوسرے سے بسبب حاصل ہونے اوسکے علم کے بدون واسطہ غیر کے اور دوسرا
قوی تر ہوگا پہلے سے بسبب حاصل ہونے اس علم کے ایک بڑی جماعت اور کثیر گروہ کے متفق الکلمہ
کہنے اور اقرار کرنے سے جنکا خطا پر متفق ہوجانا احتمال نہین رکہتا پس یہہ دوسرا اس جہت سے
زیادہ قوی ہوگا اس پہلے سے پس غیر ساحرون اور غیر طبیبون کا واقف اور عالم ہونا ان دونون
یعنی حضرت موسی اور عیسی کی نبوت سے دوسرے طریق سے ہوگا یعنی اس بنا پر کہ یہہ گروہ کثیر
بالاتفاق اقرار کرتے ہین کہ یہہ کام معجزہ ہے سحر یا طب سے نہین اور ایسے گروہ کثیر کا خطا پر ہونا
محتمل نہین ع.بی فانا لما علمنا اجماعا اتفاق السحرۃ والاطباء علے ان ما صدر عنہما
لیس بسحر ولا بطب فجزمنا بنبوتہما ولولا ہذا العلم اجماعا لاحتملنا کونہما ساحرا و

طبیبًا لکما احتملنا بنبوتہما **فارسی** یعنی ہر آئینہ ہرگاہ دانستیم اجمالاً متفق شدن ساحران و طبیبان
برینکہ ہرچہ صادر شد ازان دو یعنی موسی و عیسی علیہما السلام جادو و طب نیست پس یقین کردیم
بہ نبوت آن ہردو و اگر این علم اجمالی مارا نمی بود ہر آئینہ احتمال میکردیم بساحر و طبیب بودن آن
ہردو و آنچنانکہ احتمال میداشتیم ما بہ نبوت آن ہردو مترجم گوید کہ درین صورت یعنی در صورت تساوی ہردو
احتمال نبوت آنان و ساحری و طبابت آنان در پایۂ احتمال تساوی داشتی اقرار بالنبوۃ و جزم
بآن صورت نمی بست چہ مارا میرسید زبان کشادن باین کہ عالم بالسحر و ماہر بالطب نیستیم و سخن ماہران
و اتفاق علمار آن فن را باور نمی داریم درین صورت سبیل تصدیق چہ سان پدید آمدی **اُردو**
پس ہمنے جب جان لیا متفق ہوجانا ساحرون اور طبیبونکا اس بات پر کہ جو کام صادر ہوئے اون
دونون سے وہ سحر اور طب سے نہین یعنی عصا کا سانپ بنجانا حضرت موسی سے سحر کے فن سے
نہین بلکہ معجزہ ہے اور برص والے کو فی الفور چنگا کرنا عیسی کا طب سے نہین بلکہ معجزہ ہے پس ہمنے
یقین کی اون دونون کی پیغمبری اور جو ایسا علم اجمالی ہمکو نہوتا تو ہمکو احتمال ہوتا اونکے ساحر اور
طبیب ہونے کا جیسے کہ احتمال ہوتا اونکے پیغمبر ہونیکا مترجم کہتا ہے کہ جب دونون احتمال برابر ہوتے
تو اونکی پیغمبری اور رسالت بالیقین اور بالجزم معلوم نہوتی ہم ان دونون احتمالو نمین ڈانواں
ڈول اور مذبذب رہتے کبھی تو کہتے کہ یہ سانپ بنجانا عصا کا حضرت موسی سے بسبب سحر کے ہے اور
چنگا کرنا مسیح علیہ السلام کا برص والے کو اور سوانکھا کرنا اندہی کا طب سے ہے اور کبھی کہتے کہ
شاید معجزہ ہے درینصورت انکی نبوت ہمارے نزدیک یقینی اور جزمی نہوتی **عربی** فلولا ان
آمن السحرۃ بموسی علیہ السلام اولا بعد ملاحظۃ البینات عنہ فلا تتم حجۃ اللہ تعالیٰ
علی فرعون ولا یستحق العذاب لا فی الدنیا ولا فی الاخرۃ بانکار ما جاء بہ موسی علیہ
السلام لاحتمال السحر فی نظرہ لکن لما آمن السحرۃ بہ اولا فعند ذلک قد تم حجۃ
اللہ تعالیٰ علیہ اذ لا یحتمل العقل کون اتفاقہم علی الاقرار بالمعجزۃ من باب الاتفاق
علی الخطاء فاستحق العقاب فی الدارین لذلک **فارسی** یعنی اگر نمی بود ایمان آوردن
ساحران بر موسی علیہ السلام پس از دیدن معجزات ظاہرہ از آن علیہ السلام ہما نا تمام نمی شد حجت
الٰہی جلشانہ بر فرعون و او مستحق عذاب دنیا و آخرت نمی گشت بانکار کردن آنچہ کہ موسی علیہ السلام

آورد یعنی معجزات باہرہ بنمود بسبب احتمال سحر داشتن این معجزات در نظر فرعون ولیکن ہرگاہ کہ
ساحران اول ایمان آوردند بموسی علیہ السلام پس اینوقت ہرآئینہ تمام شد حجت الٰہی جلشانہ بر فرعون
از بہرآنکہ احتمال نمیکند عقل متفق بودن آن ہمگی ساحران بر اقرار کردن معجزہ از قبیل اتفاق کردن
آنان بر خطا رپس مستحق شد فرعون عذاب دارین را از بہر ہمین ارد و پس اگر ساحر لوگ اول
بعد دیکھنے ایسے ظاہر نشانون اور معجزون حضرت موسی علیہ السلام کے اونپر ایمان نہ لاتے تو خداوند
تعالیٰ کی حجت فرعون پر پوری نہوتی اور وہ دنیا اور آخرت مین عذاب کا مستحق نہوتا بدلے انکار
کرنے اپنے کے اون کامون سے جو موسی علیہ السلام لائے بسبب محتمل ہونے سحر کے اوسکی نظر مین
لیکن جب ساحر ایمان لائے موسیٰ علیہ السلام پر اول تو اسوقت پوری ہوئی اللہ تعالیٰ کی
حجت فرعون پر اسواسطے کہ احتمال نہین رکہتا تہا اون سبکا متفق ہوجانا خطا ر پر معجزہ کے اقرار
کرنے مین اسواسطے فرعون دونون جہانین عذاب کا مستحق ہوا ع.ب والثالث ان یعلم
ان عادۃ اللہ تعالیٰ لم یجر فی اظہار المعجزۃ علے ایدی الانبیاء بالاکتفاء علی القسم
الاول والا فقد وجب علے الانبیاء الاتیان بالمعجزۃ لکل احد من جنس فنہ وحرفتہ
فلا تثبت نبوۃ موسی بتلک المعجزات الا للسحرۃ ولا نبوۃ عیسی بہا الا للاطباء اذا
کان مبعوثین علے غیرہما من اصناف الخلق فلا بد لہما من الاتیان بالمعجزۃ لکل ذی
فن من جنس فنہ ولیس کذلک فقد علم ان اللہ تعالیٰ اکتفی فی استنبائہ معجزۃ الانبیاء
بما یحصل العلم بہ سواء کان بدون الواسطۃ او بواسطۃ العالمین بہ لعدم الفرق
بینہما فیما ہو المقصد من البعثۃ و ہو العلم بکون فاعلہ نبیا لا متنبیاً وماجاء بہ
معجزۃ لا صنعۃ ولا حرفۃ ولا شک ان علم الاغلب بالمعجزۃ انما ہو من القسم الثانی
فارسی سویمین امر از سہ گانہ امور کہ ظاہر میشود مطلب مگر باظہار آن این ست کہ دانستہ شود
کہ ہرآئینہ عادت اللہ جاری نشدہ در ظاہر کردن معجزات بر دستہاے انبیا بکفایت کردن بر قسم
اول یعنی صرف دانستن ساحران معجزہ موسی را کہ بر صورت مار ساختن عصا بود و دانستن طبیبان
معجزہ عیسی علیہ السلام را بزندہ کردن مردہ ورنہ یعنی اگر بر ہمین اکتفا رفتی پس ہرآئینہ واجب
میشد بر انبیا علیہم السلام آوردن معجزہ بر ہر گروہی از جنس فن آن وحرفت آن مترجم گوید

مثلاً بر آہنگران معجزہ آہنگری و بر مغنیان و سرود سرایان معجزہ فن موسیقی و بر اہل انشا و شعر
غواصی فن بلاغت و دیگر فنون متعلقہ آن و ہمین سان بر طوائف اہل فنون کہ لا تعد و لا تحصی اند
پس ثابت نمی شد نبوت موسی علیہ السلام مگر بر ساحران و نیز ثابت نمیشد نبوت عیسی علیہ السلام مگر بر
طبیبان و ہرگاہ این ہر دو علیہما السلام مبعوث بودند بر غیر آن دو یعنی ساحران و طبیبان نیز
از اصناف خلق اللہ پس ناگزیری میبود این ہر دو را آوردن معجزات بر ہر صاحب فن از جنس
فن او و چنین نیست یعنی این ہر دو علیہما السلام معجزات از سراسر صنائع و حرف نیاوردہ اند
پس دانستہ شد کہ ہر آئینہ ایزد تعالے اکتفا فرمود در ہویدا کردن معجزہ انبیا علیہم السلام بر آن
وجہ کہ حاصل شود آن علم بالمعجزیت برابر ست کہ آن علم بدون واسطہ بود یعنی ہمچو دانستن خود
ساحران و طبیبان چنین اعجاز را بذوات خود یا بی وساطت دیگری یا بوساطت دانندگان آن
یعنی بسبب متفق الکلمہ بیان کردن مثلاً ساحران و طبیبان کہ این کار از قبیل سحر و طب نبودہ
ست بلکہ معجزہ ست بسبب فرق نبودن درمیان این ہر دو یعنی علم بلا واسطہ و علم بالواسطہ
در انچہ کہ مقصود و مطلوب بود از بعثت انبیا علیہم السلام و آن علم بود بہ نبی بودن آن معجزہ
آرندہ و متنبی نابودن او یعنی دعوی نبوت بدروغ کنندہ نبودن آن معجزہ نما و معجزہ بودن
آن نمائیدہ شدہ و صنعت و حرفت نبودن آن کار و شک نیست کہ علم اغلب بالمعجزہ از قسم ثانی
میباشد یعنی با قرار و اعتراف کردن کاملان فنی کہ معجزہ از قبیل آن فن گمان بردہ شود باینکہ معجزہ
ہست حرفت و صنعت نیست مترجم گوید کہ راز در اغلبیت طریق ثانی یعنی حصول علم بالاعجاز بشنیدن
از زبان جم غفیر کہ بسبب مہارت خودشان در صنعتی و حرفتی کہ چنین معجزہ از جنس آن گمان
کردہ شود دبر راست بودن معجزہ پی بردہ و بصدق آن تصدیق کردہ باشند اینست کہ حضور ہمہ
کسان از مبعوث علیہم در مجلس ظہور معجزہ دشوار بل محال پس غیر حاضرین را علمی کہ حاصل میشود بشنیدن
از زبان حاضرین ماہرین این فن بہرہ میگردد و ہمچنان بعد انقراض قرون و انقضای دہور
نو آمدگان عرصہ ہستی را علم بالمشاہدہ محال صرف علم بالسمع کہ از جم غفیر حاصل شدہ باشد
مورث تصدیق میگردد اُردو یعنی تیسرا امر جس سے مطالب ظاہر ہو جاوے یہ ہے کہ جانا جاوے
کہ ہر آئینہ عادت الٰہی جل شانہ جاری نہین ہوئی معجزون کے ظاہر کرنے مین جو پیغمبرون کے ہاتھ

سے ظاہر ہوتے ہین اوپر کافی ہونے کے قسم اول پر یعنی اوس صنعت اور حرفت کے جاننے پر
علم اور تصدیق معجزہ کا منحصر ہونا نہ دوسری قسم یعنی ماہرون کے اقرار سے جان لینے پر اور نہین
تو ہر آئینہ واجب ہوتا اوپر نبیون کے معجزون کا دکہانا ہر ایک گروہ کو اون فن والون مین سے
کہ جس جنس سے وے معجزے گمان کیے جاتے مثلاً لوہارونکو معجزہ لوہاری کا اور سنارون کو
معجزہ سناریکا اور موسیقی جاننے والونکو معجزہ موسیقی کا اور اسیطرح ہر قسم کے فن اور ہنر والون
کو جدا جدا معجزہ دکہایا جاتا او صنعتین اور حرفی اور ہنر بیشمار ہین پس اس سبب سے دکہانا اونکا
دشوار بلکہ محال در نصورت حضرت موسی علیہ السلام کی نبوت ثابت نہوتی مگر ساحرون پر اور نہ عیسی
علیہ السلام کی نبوت مگر طبیبون پر اور جبکہ وے دونون مبعوث ہوئے تہے طرف غیر ان دونون
کے بہی یعنی موسی علیہ السلام مبعوث تہے طرف ساحرون اور غیر ساحرون کے اور عیسی علیہ السلام
طرف طبیبون اور غیر طبیبون بلکہ مختلف مخلوق مین سے تو اس صورت مین یا تو ایسی دشوار بلکہ
محال کام کرنے اونکو واجب ہوتے یا نبوت اونکی ناتمام رہتی اور ایسا نہین ہوا یعنی ہر ہنر اور صنعت
اور حرفے کی جنس سے جو دنیا مین ہین معجزے نہین دکہلائے پس بیشک جانا گیا کہ ہر آئینہ اللہ تعالے
نے ظاہر ہوجانے معجزون انبیا علیہم السلام مین اسی امر پر کفایت کی جس سے علم اور تصدیق حاصل
ہوجائے درباب معجزہ ہونے اوس خارق عادت کے جو مدعی نبوت ظاہر کرے برابر ہے کہ بدون
واسطہ کے ہو یعنی اوس فن کے ماہر کو خود معلوم ہوجانا کہ یہہ کام اس فن کا نہین بلکہ معجزہ ہے یا
بالواسطہ ہو یعنی اوس فن کے عالمون کے اقرار کرنے اور متفق الکلمہ کہدینے سے کہ یہہ کام صنعت
اور حرفہ سے نہین بیشک معجزہ ہے کسواسطے کہ ان دونون طریقون یعنی بے واسطہ معلوم ہوجانے
یا بالواسطہ دریافت ہونے مین کچہہ فرق نہین درباب حاصل ہونے اوس کام کے جو مقصود ہوتا ہے
بعثت انبیا علیہم السلام سے یعنی اوس معجزہ کے فاعل کا نبی معلوم ہوجانا نہ متنبی یعنی جہوٹا دعوی
کرنیوالا نبوت کا کچہہ شعبدے منتر دکہا کر اور یہہ جاننا کہ جو کام یہہ شخص نبوت کا مدعی لایا ہے معجزہ
ہے حرفہ اور صنعت نہین اور شک نہین کہ اغلب علم بالمعجزہ اسی دوسری قسم سے متعلق ہوتا
ہے یعنی ماہرون اوس فن کے بالاتفاق اقرار کرنے سے کہ یہہ کام معجزہ ہے مترجم کہتا ہے کہ غلب
ہونا اس دوسرے طریق کا اس سبب سے ہوتا ہے کہ جب اوس نبی کا زمانہ گذر جاتا ہے اور اوس زمانہ کے آدمیون

مین سے جنہون نے بسبب مہارت اور اپنے علم کے اوس معجزہ کا معجزہ ہونا جان لیا ہو جو کچھہ باقی رہجاتے
ہین تو ان پچھلون کو ان ہی اگلون سے یہہ علم اور تصدیق حاصل ہوتی ہے بلکہ خود نبی کے
زمانہ مین بروقت ظہور معجزے کے سارے آدمی جنکی طرف وہ نبی مبعوث ہوتا ہے مجلس معجزہ مین
موجود نہین ہوتے پس بالضرورغیر حاضرین کو ان ہی حاضرون کے بیان اور اقرار سے معجزون
کی تصدیق حاصل ہوتی ہے جس سے اوس نبی پر ایمان لاتے ہین ومنہ یظہر انہ ینبغی ان تکون
معجزۃ کل نبی من جنس ما ھو الشائع المتعارف فی امثال تلک الازمان کما ھو الواقع
علی ما قیل فجعل معجزۃ موسی علیہ السلام من جنس ما یحتمل کونہ سحرا لغلبۃ السحر
وشیاع فنہ فی زمانہ اذ الفرق بین تلک المعجزات وبین السحر انما یحصل للسحرۃ لعلمہم
بالسحر وللغیر بتصدیق ھؤلاء العلماء فقد تم حجۃ اللہ علی الناس جمیعا العالم منہم
والجاھل بخلاف ما لو لم یکن فی السحر شائعا فی زمانہ فلا یحصل من تلک العلم بکونہا
معجزۃ لا سحرا لاحد حتی تثبت نبوۃ ومثلہ یقال بالنسبۃ الی معجزات عیسی علیہ السلام
ولو عکس الامر فجعل معجزات موسی علیہ السلام لعیسی ومعجزات عیسیٰ لموسی فلا
ینفعہما فی زمانہما ولا یمکن لہما اثبات نبوتہما بہا علی احد من الناس بحیث یجزم
بہا فی الواقع ونفس الامر فلا یتم حجۃ اللہ علی احد فارسی یعنی وازان ہویدا میشود کہ
سزاوار ست بودن معجزہ ہر نبی از جنس انچہ کہ شائع ومتعارف بود در چنان اوقات انچنانکہ واقع شد
پس گردانیدہ شد معجزہ موسی علیہ السلام از جنس انچہ کہ احتمال داشت سحر وجادو بودن آن بسبب غالب
وشائع بودن فن سحر در زمان موسی از بہر آنکہ فرق درمیانہ معجزات ودرمیانہ سحر جز این نیست کہ
ہویدا میشود مر ساحرانرا بسبب عالم بودن آنان بسحر امام غیر آنانرا بسبب تصدیق کردن عالمان آن
فن پس ہر آئینہ تمام شد حجت الٰہی جلشانہ بر سراسر مردمان ہم بر عالمان آنان ہم بر جاہلان آنان بخلاف
آنکہ اگر در آن زمان سحر را شیوع نمی بود کسی را بسحر بودن یا معجزہ بودن انیکاری یعنی عصا را بصورت
حیۃ ساختن علم حاصل نمی شد تا نبوت موسی علیہ السلام ثابت شود وہمین سان گفتگو کردہ آید نسبت
معجزات عیسی علیہ السلام واگر کار برعکس شدی کہ معجزات موسی بہر عیسی ومعجزات عیسی بہر موسی
برساختہ شدی آن ہر دو را در زمان خودشان نیز سود بار نیامدی مترجم گوید مرادش آنکہ

اگر معجزہ انقلاب عصا بصورت حیۃ کہ در ظاہر از قبیل سحر گمان کردہ میشود بہ عیسی علیہ السلام دادہ شدی چونکہ در زمان این حضرت سحر را شیوع و غلبہ نبود مر این معجزہ او را معجزیت دریافتہ نمیگشت زیرا کہ تمیز بین السحر والمعجزہ وابستہ میباشد بکمال مہارت در سحر و آن زمان غلبہ سحر نبود پس تمیز مفقود بودی و معجزہ سود ندادی و ہمین سان اگر معجزہ احیاء موتی بموسی علیہ السلام دادہ شدی پس بسبب عدم شیوع فن طب در زمان آن علیہ السلام فرقی درمیان معجزہ و طب پدید نمی شد و مقصود از معجزہ کہ ثبوت صدق رسالت بود بہ پیدائی نمی کشید لہذا مؤلف فرمود کلا ینفعہما و ممکن نبود آن ہر دو را ثابت کردن نبوت خود ہا پس تمام نمی شد حجت ایزد تعالے بر کسی از مردمان بروشنی کہ جزم و یقین کردی بآن فی الواقع و مطابق نفس الامر گردد و اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر نبی کا معجزہ اون کاموں کی جنس سے ہوتا ہے جو شائع اور بہت مشہور اور متعارف ہوتے ہین اون زمانون مین جیسے کہ واقع ہوئے اور کہا گیا یعنی سابق اس سے پس قرار دئے گئے موسی علیہ السلام کے معجزے اوس جنس سے جس سے سحر ہونا معجزہ کا محتمل تہا بسبب غالب ہونے سحر کے اور شائع ہونے اس فن کے اون کے زمانہ مین اسواسطے کہ معجزون اور جادوون مین فرق حاصل ہوتا ہے ساحرونکو بسبب علم سحر کے جسکے وے ماہر اور عالم ہوتے ہین آور غیرونکو یعنی اون آدمیونکو جو اوس صنعت اور حرفت سے واقف اور ماہر نہین ہوتے بسبب تصدیق کر لینے اور اقرار کرنے ان عالمون اور ماہرون کے اس بیان سے کہ یہہ کام معجزہ ہے اونکے فن مین سے نہین پس پوری ہو جاتی حق تعالے سبحانہ کی حجت سبہونپر اونین سے عالمونپر اور جاہلون پر بخلاف اوسکے کہ سحر کا فن اونکے زمانے مین شائع اور مشہور نہوتا تو معجزہ ہونے اور سحر نہونے کا علم کسیکو بہی حاصل نہوتا یعنی کوئی بہی بالیقین نجانتا کہ یہہ سانپ بنجانا عصا کا سحر سے ہے یا معجزہ ہے تاکہ موسی علیہ السلام کی نبوت ثابت ہوجاوے اور ایسے ہی کہا جاوے بہ نسبت معجزون عیسی علیہ السلام کے اور اگر بالعکس ہوتا یعنی موسی کے معجزے عیسی کو دئے جاتے اور عیسی کے معجزے موسی کو تو یہہ امر اون دونون کو نفع نہ دیتا خود اون ہی کے زمانون مین اور ممکن نہوتا اون دونون کو اپنی نبوت کا ثابت کرنا کسی آدمی پر ایسا کہ بالیقین اور بالجزم مطابق واقع اور موافق نفس الامر کے تصدیق کر لیتا پس حجت الہی جلشانہ پوری نہوتی کسی پر عربی واذا علم تلک المقدمات فنقول قد جاء رجل من العرب وادعی النبوۃ

وجعل معجزة الاتيان بكلام عجز الخلق عن الاتيان بمثله اما بفصاحة وبلاغة بهر فتيه او
بهما او لغيرهما فحيث قلنا بعدم اختصاص المعجزة بفن دون فن مما يليق بشان الانبياء
فلا باس بجعله معجزة تثبت به نبوت وحيث قلنا ان العلم بالمعجزة انما يحصل اما
من العلم بهذا الفن او باقرار اهل الفن على العجز عن الاتيان بمثله وقلنا بعدم الاكتفاء
في العلم بالاعجاز بالقسم الاول فقد ثبت بنوته على العرب والعجم والترك والديلم اما
على العرب فلعلمهم بلسان العرب ومعرفتهم فنون الفصاحة والبلاغة فلو كان ما جاء
به من تلك الفنون لامكن لهم الاتيان بمثله ولاتوه مع كثرة فصحائهم وبلغائهم وخطبائهم
وشهرة نفثها في زمانه بينهم وغاية عداوتهم له كما هو العادة في مدعيها واما على
غير العرب فلاقرار اهل الفن واعتراف فصحاء العرب وبلغائهم مع كثرتهم وسعة
مملكتهم وكثرة امصارهم وبلادهم بالعجز عن الاتيان بمثله بحيث لم يحدث عن
احد منهم الاتيان بمثله منذ الف ومائتي عام مع نداء فقهاء الاسلام طرا ابا على
اصواتهم في كل زمان على وجوب تحدي القرآن على كل احد لئلا يتكلون على غير العلم
في امر النبوة وانه لابد من العلم فيه فقد حصل لهم العلم على اكمل الوجوه لعدم تقدم
الناس بالاتيان بمثله لما ادعاه صلى الله عليه وسلم فيه ثبت نبوته على العرب فارسي

یعنی وهرگاه دانسته شد این سه مقدمه پس میگویم که هر آئینه آمد بر ما مردی از عرب و دعوی نبوت
کرد و معجزهٔ خود قرار داد آوردن خود کلامی که عاجز باشد همه خلق از آوردن بچون آن کلام یا از
بهر فصاحت و بلاغت آن صرف یعنی صرف فصاحت یا صرف بلاغت یا هر دو یعنی فصاحت و بلاغت
یا غیر آن هر دو مترجم گوید که علاوه از کمال فصاحت و غایت بلاغت اشاره است بسوی تشریع
شرائع خردپسند رفاه بار مصئون از خلل و زلل و نوامیس سرمایه انتظام امور جهان و رهبر
توحید خالص و تمجید محوض و مسالک حسنات و رهروش طاعات و مناهج احتراز از سیئات
و مصالح دافعه مفاسد حال و مآل و همچنین سان قوانین الهیه که در قرآن مجید مذکور و مسطور اند
و معهذا اخبارات بالغیب که سراسر و سربسر بی تفاوت بظهور رسیدند و فرقی عیان نشد و معهذا غرائب
مضامین قرآنی و روائع تلمیحات فرقانی که فائتة الحصر و خارجة الاحصاء هر لحظه هر زمانی که دیده

شوند هوش افزا و دلربا میباشند اما بهر چنین دیدن نظری باید بجالی توفیق یزدانی و لوامع ورخشنده
بار روحانی بتابش کشیده و بروشنی در آورده شده ورنه کور چشمان تیره درونش ننگرند دیده بر
بستگان چگونه نگاه بسویش کشادن توانند که چشم بینا و دل دانا ندارند هر که توفیق باری بیاری
بود آشکارا بیند و هویدا برکشاید فقط پس هرگاه قائل ایم بمختص نبودن معجزه بفنی بی فن دیگر از انچه
که در خور بود بشان انبیا پس با کے وحرجی و مضایقه نیست در قرار دادن آن معجزه که ثابت
شود بآن نبوت آن مرد عرب مدعی نبوت و هرگاه گفتیم که هر آئینه علم بالمعجزه جز این نیست که حاصل
میشود یا بسبب علم باین فن یا بسبب اقرار اهل فن بر عاجز شدن از آوردن مثل آن و هرگاه قائل
ایم بعدم اکتفا و عدم انحصار علم بالاعجاز در قسم اول پس هر آئینه نبوت آن علیه الصلوة والسلام
ثابت شد بر عرب و عجم و ترک و دیلم لیکن بر عرب پس بسبب عالم بودن آنان بزبان عرب و معرفت
آنان بفنون فصاحت و بلاغت پس اگر انچه که آورد آنرا یعنی قرآن مجید از ین فنون می بود هر
آئینه توانش می بود آنانرا بر مثل آن آوردن و هر آئینه می آوردند آن را بسبب کثرت فصیحان
و بلیغان و خطیبان آنان و مشهور بودن این هر دو فن یعنی فن فصاحت و بلاغت در زمان آن
مدعی نبوت در میانه آنان و نیز غایت عداوت آنان با وی چنانکه عادت است درباره مدعی آن
یعنی هر مدعی نبوت مترجم گوید که رسم مستمره است که گروها گروه از مردمان زمان با هر نبی عداوتها ساز
میکنند لیکن بر غیر عرب ثابت شدن این نبوت بسبب عاجز شدن اهل فن یعنی اعتراف کردن
فصیحان عرب و بلیغان آنان با وصف کثرت آنان و فراخی ملک آنان و کثرت امصار و بلاد آنان
بعاجز بودن خود ها از آوردن مثل آن کلام بر و شکیه گفتار در روایت نکرد کسی از آنان از کس
باظهار آوردن کسی مثل چنین کلام یعنی از کسی منجمله بلیغان و فصیحان عرب تا زمان دوازده صد
سال با وجود بانگ زدن و ندا کردن سراسر علمار اسلام با واز بلند خودها در هر زمان بر وجوب تحدی
قرآن بر هر یکے تا که نباشد آنان بر غیر علم در امر نبوت و هر آئینه ناگزیر یست علم در آن پس هر آئینه
حاصل شد آنانرا علم بالکل وجوه بسبب قادر نبودن و توانش نداشتن سراسر مردم زاد با وردن مثل
آنچنانکه دعوی کرد آنرا آنحضرت صلی الله علیه وسلم پس باین بیان ثابت شد نبوت آنحضرت علیه الصلوة
والسلام بر غیر عرب نیز اُردو اور جب یہہ تینون مقدمے معلوم ہو چکے تو ہم کہتے ہین کہ ایک مرد

عرب سے آیا اور نبوت کا دعوی کیا اور اپنا معجزہ بنایا ایسا کلام کہ جسکے مثل لانے سے خلق اللہ عاجز ہوئی یا تو اوسکی فصاحت اور بلاغت سے ہر واحد سے یا دونون یعنی فصاحت اور بلاغت کے آپسمین ملنے سے یا سوای ان دونون یعنی اور امر سوای فصاحت اور بلاغت کے جیسے خبار بالغیب یعنی پیش گویان وغیرہ پس جب ہم قائل ہین کہ معجزہ مختص اور خاص نہین ہوتا ایک فن کے ساتھہ اوس قبیل سے جو انبیا علیہم السلام کی شان کے لائق ہو پس مضائقہ اور خوف نہین ایسے کلام کے معجزہ قرار دینے مین جس سے مدعی نبوت کی نبوت ثابت ہوجاوے اور جب ہم کہہ چکے کہ معجزے کا جان لینا حاصل ہوتا ہے یا تو اوس فن کے ماہر اور عالم ہونے سے یا اوس فن کے ماہرون کے اقرار کرنے سے اپنے عاجز ہونے اور قدرت نرکھنے سے ویسے کام کے لانے پر اور ہم کہہ چکے کہ کافی اور منحصر نہین معجزہ کو معجزہ جان لینا اوپر قسم اول کے یعنی صرف اوس فن کے ماہر اور عالم ہونے پر بلکہ ناواقف اور ناآگاہ کو اوس فن کے عالمون کے اقرار کرنے اور اپنی عاجزی بیان کرنے سے کہ وے اپنے اوس فن سے ایسا کام ہرگز نہین کرسکتے معجزہ ہونے کا علم حاصل ہوتا ہے پس تحقیق ثابت ہوئی نبوت اونکی یعنی نبوت مرد عرب علیہ الصلوۃ والسلام کے اوپر عرب اور عجم اور ترک اور دیلم کے عرب پر تو اونکے عالم ہونے سے زبان عرب پر اور فنون فصاحت اور بلاغت کے عارف اور ماہر ہونے سے اس سبب سے کہ وہ یعنی وہ کلام اگر ان فنون فصاحت اور بلاغت سے ہوتا تو اونکو بھی قدرت ہوتی اوسپر ویسی ہی کلام لانے کے اور بیشک وے لاتے اوسکو یعنی اوس کلام کے مثل کو بسبب کثیر ہونے اونکے فصیحون اور بلیغون اور خطیبون کے اور نیز بسبب مشہور ہونے فنون فصاحت و بلاغت کے اوس زمانے مین درمیان اونکے اور بسبب نہایت عداوت اونکی کے ساتھہ اون مدعی نبوت کے جیسی کہ وہ عادت ہے درباب مدعی نبوت کے یعنی ہر زمانے مین ہر نبی کے اکثر آدمی دشمن ہوجاتے ہین کسواسطے کہ نبی اونکو تعلیم کرتا ہے توحید اور تمجید خداوندکی اور وے عادت کردہ ہوتے ہین شرک کے جو کہ شیطان کے دہوکہ دینے سے اونکے دلونمین بہت مستحکم اور مضبوط ہوجاتا ہے اور نیز ہدایت کرتا ہے ترک کرنے رسمون کفر اور فسق و فجور کے اور ایسی بد رسمین اونکی مانوس اور مالوف ہوجاتی ہین اور نیز بیشتر بے عقل آدمی اپنے گمراہ باپ اور دادون کی لکیر پیٹتے ہین اور اونکی نامعقول

پیروی کو اپنی سعادتمندی گمان کرکے اوسکا چھوڑنا ہرچند وہ بدرسم صریح بے عقلی اور گمراہی سے جاری ہوئی ہو شاق اور سخت جانتے ہین اس سبب سے کم آدمی جنکو اللہ تعالے نے نیک سمجھ اور ازلی سعادت سے بہرہ مند کیا ہو نبی کو مان کر اپنے جان و مال و فرزند سے زیادہ دوست رکھتے ہین لیکن بہت سے آدمی اونکے دلی دشمن بنکر ہر وقت اونکے زیان بلکہ جان کے خواہان ہو جاتے ہین اسواسطے مؤلف صاحب رحمہ اللہ تعالے نے فرمایا بقولہ کما ہو العادۃ فی مدعیہا لیکن غیر عرب پر یعنی ثابت ہوتی ہے اوسکی نبوت اوپر عجم کے بسبب اقرار اور اعتراف کرنے عرب کے فصیحون اور بلیغون کے باوصف اونکی کثرت اور اونکے ملک کی وسعت اور اونکے شہرون اور بلدون کے کثیر ہونیکے ایسا اقرار کہ وے عاجز ہین ایسے کلام کی مانند لانے سے اس حیثیت سے کہ کسی نے روایت اور حدیث نہین کی کہ کوئی اونمین سے کبھی مثل اس خداوندی کلام کے لایا ہو بارہ سو برس سے یعنی ابتک کہ یہہ رسالہ تالیف کیا جاتا ہے باوصف یکہ قرآن نے اسلامی عالمون کے سر بسر اور سراسر بڑی آواز سے ہر زمانے مین کہ واجب ہے لانا مثل قرآن کے یعنی جسکو قرآن مجید کے معجزہ ہونے اور اوسکی منزل من اللہ ہونے مین شک ہو وہ اپنی تشفی کرلے اور یہ واجب ہے کہ اگر اپنے آپ کو اس امر پر قادر جانتا ہو تو مثل اس کلام کے بنالاوے تاکہ امر نبوت کا جاہل نہ رہے کہ ناگزیر اور ضروری ہے حاصل ہونا علم کا اسمین پس تحقیق حاصل ہوا انکو یعنی اہل عجم کو کامل ترد ہونے کے ساتھ قدرت نرکھنے سارے آدمیون کے ایسے کلام کی مثل لانے پر جیسی کہ دعوی کیا اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ظاہر کیا قول الٰہی جلشانہ اس معانی اور عبارت سے وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ یعنی اگر ہو تم شک مین اوس سے کہ ہم نے اوتارا اپنے بندہ پر یعنی حضرت خاتم الانبیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پس تم بھی ایسا ہی کلام لاؤ وان لم یاتوا ولن تاتوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ یعنی پس اگر نلاسکو اور ہرگز نہ لاوگے پس ڈرو اوس آگ سے کہ ایندہن اوسکا آدمی اور پتھر ہین پس اس سے ثابت ہوگئی نبوت اون صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر عرب پر بھی عربی ولیس لھم ان یقولوا انہ ادعی الاعجاز فی فنون لسنا عالمین بھا فانہ ادعی فی فنون الفصاحۃ والبلاغۃ فی لسان العرب و نحن من الاعاجم فلا تثبت معجزۃ بالنسبۃ الینا لانا نجیب عنہ اولا بالنقض بانکم

كما لا تعلمون لسان العرب ودقائقه كذلك لا يعلم غير الطبيب صنعة الطبابة وفنونها
فله ان يقول لعل ما اتى به عيسى عليه السلام فى مقام التحدى من علاج الابرص
والاكمه واحياء الاموات يكون من الطب لا من المعجزة وعدم اتيان غيره من الاطباء
لا ينافى هذا الاحتمال لجواز كونه اعلمهم فلا يقدر عليه غيره لذلك وكذا نقول مثله
فى شان موسى عليه السلام ومعجزاته فلا تثبت نبوتهما عليهم بتلك الاعمال وقد
جعل الله تلك الاعمال برهانا لاثبات نبوتهما على العموم **فارسی** ونيست آنان را يعنى نمیتوانند
گفت كه هر آئينه آن مدعى رسالت صلى الله عليه وسلم دعوى اعجاز كرد در فنيكه ما عالم آن نيستيم پس
هر آئينه آنحضرت دعوى كرد در فنون فصاحت وبلاغت زبان عرب وما از ملك عجم هستيم پس نسبت
بما معجزه چنين مدعى رسالت ثابت نمى شود از بهر آنكه يعنى ازين سبب گفتن نمى توانند منكران اعجاز
قرآنى كه ما جواب گوئيم اولا بر طريق نقض والزام باينكه هر آئينه آنچنانكه شما نميدانيد زبان عرب
ودقائق آن همين سان غير طبيب صنعت طبابت وفنون آن نميداند پس او مى تواند گفت كه شايد
هرچه كه عيسى عليه السلام درمقام تحدى ودعوى اعجاز آورد از به كردن ابرص وشفا دادن مجذوم
وبينا كردن كور مادرزاد وزنده كردن مردگان از فن طبابت بود نه از قبيل معجزه ونياوردن كسى
ديگر از طبيبان چنين كار اين احتمال را منافى نيست زيرا كه آن عليه السلام داناترين طبيبان زمان خود
باشد ازين غير او برين كارها توانا نشد وهمين سان در شان موسى عليه السلام ومعجزات او گفتار آغاز
پس ثابت نشود نبوت آن هر دو عليهما السلام بر آنان يعنى بر غير ساحران وغير طبيبان باين كارها و
حالانكه ايزد تعالى همين كارها يعنى معجزات آنان را برهان قرار داد بهر ثابت كردن نبوت آنان على العموم
يعنى بر ساحران وغير ساحران وطبيبان وغير طبيبان **اردو** اور نہین پہونچتا اونکو يہہ کہنا کہ تحقيق
اون مدعى نبوت صلى الله عليه وسلم نے اعجاز کا دعوى کيا اون فنو نمین جنکے ہم عالم نہین پس تحقيق
اونہون نے دعوى کيا زبان عرب کى فصاحت اور بلاغت کا اور ہم تو عجمى ہين يعنى خود عرب
کى زبان بہى نہين جانتے دقائق اوسکے کيونکر جانين پس ہمارى نسبت اونکا معجزہ ثابت نہين ہوتا
اسواسطے کہ ہم جواب دينگے بر سبيل نقض اور الزام کے اس تقرير سے کہ جيسے تم نہين جانتے عرب کى
زبان ويسے ہى جو شخص کہ نہين جانتا طبابت اور اوسکے فن وہ کہہ سکتا ہے کہ جو جو کام حضرت عيسى نے

کے جیسے برص والے اور کوڑہی کا اچھا کرنا اور مادرزاد اندہے کو سوانکھا بنانا مردے کو زندہ کرنا
شاید وے سب طب سے ہون معجزہ سے نہون اور کسی دوسرے طبیب کا ایسے کام نلانا یعنی عاجز
ہونا ایسے عجیب کامون سے اس احتمال کا منافی نہین اسواسطے کہ ممکن ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام
اون سب طبیبون سے زیادہ تر عالم اور ماہر ہون پس اس سبب سے دوسرا قادر نہوا ایسے کام کرنے
پر اور ایسا ہی کہہ سکتا ہے حضرت موسی علیہ السلام اور اونکے معجزون کے باب مین پس اون دونون
کی نبوت نہین ثابت ہوتی ان کامون سے ایسے آدمیون یعنی ناواقفون فن طبابت اور فن سحر
پر اور حال یہ کہ خداوند تعالے نے ان ہی کامونکو برہان اور حجت ٹھرادیا انکی نبوت کیواسطے علی العموم
وثانیا بالحل بان المقصود من الاتیان بامثال تلك الاعمال اثبات النبوة والعلم بكون تلك
الاعمال من قبل الله تعالے لا من باب الاكتساب كما يحصل بفنون الفصاحة والبلاغة بعد العلم
باصل اللغة كذالك يحصل باقرار الفصحاء والبلغاء طرا وهم علماء الفن بكونه معجزة لا
فصاحة ولا بلاغة علم الايراتيه شك لعلمنا معجزات سائر الانبياء بلا تفاوت بل هذا اقوى
لكون اعجازه بالنسبة الينا كما اذا كنا حاضرين مجلس المعجزة لعدم زوال تلك المعجزة بل هي باقية
الى الابد كما كانت فى الصدر الاسلام بخلاف معجزات سائر الانبياء اذ ليس لنا منها الا الحكاية
عنها بان موسى مثلا فعل كذا وعيسى كذا فى سنة كذا وليست الحكاية كالعيان **فارسی** ودویمین
جواب بطریق حل یعنی واشگاف اصل حال بدون تعرض الزام این است کہ مقصود از چنین کارہا یعنی معجزات آوردن
ثابت کردن نبوت میباشد ودانستن این معنی کہ این کار از جانب ایزد تعالے است واز باب اکتساب نیست آنچنانکہ حاصل
میشود علم فصاحت وبلاغت بعد حصول علم باصل لغت ہمین سان حاصل میشود باقرار کردن فصیحان وبلیغان سراسر وحالانکہ
ایشان علمای آن فن میباشند باین کہ ہر آئینہ چنین کلام معجزہ است فصاحت وبلاغت نیست واین علم کہ باقرار علمای
آن فن حاصل میشود علمی میباشد جازم کہ شک نزدیک آن نمی آید ہمچو علم بالمعجزات سراسر پیغمبران
بی تفاوت بلکہ این یعنی علم باعجاز قرآن قوی تر میباشد بسبب بودن اعجاز آن نسبت ما بروشیکہ
گویا ہستیم از حاضران مجلس نزول معجزہ بسبب زائل نشدن این معجزہ بلکہ این معجزہ باقی ماندہ بود
تا ابد وجاویدان جاوید بدانسان کہ بود در آغاز اسلام بخلاف معجزات دیگر انبیا علیہم السلام از بہر آنکہ
نیست نزد ما از آن جز حکایت کردن از آن باینکہ موسی چنین کرد وعیسی چنین در فلان سال وحالانکہ

حکایت مانند چشم دید نمیباشد مترجم گوید کہ حکایات و روایات بسبب تداول ازمنہ و از دیگری حلول اغلاط و عروض نسیان و زیادت و نقصان را مظنہ و محل میباشد لهذا در اعتبار همسنگی معاینہ کہ در آن براہ شبہات بربستہ و سبیل تصرفات روات مسدود میباشد چگونہ در ترازوی قیاس برسنجند از در برخلاف عیان کہ خود نفس الامری حال خود را حاکی و راوی میباشد اُردو دوسرا جواب بطریق حل کے یعنی واقفگان اصل حال بدون تعرض الزام و اعتراض کے کسی پر ایسا ہے کہ مقصد اصلی ایسے کامون کے لانے یعنی معجزے ظاہر کرنے سے نبوت کا ثابت کر دینا ہوتا ہے اور یہہ جاننا کہ یہہ عمل خارق عادات یعنی قرآنی معجزہ اللہ تعالے کیطرف سے ہے کچھ کسی فن سے بنایا ہوا نہین ہے جیسا کہ حاصل ہوتا ہے فصاحت اور بلاغت کے جاننے سے بعد جاننے اصل لغات کے ویسا ہی حاصل ہوتا ہے فصیحون اور بلیغون کے اقرار کرنے سے اس امر پر کہ بیشک معجزہ ہے فصاحت بلاغت کے فن سے بنایا ہوا نہین ہے اور یہی فصیح بلیغ عالم ہوتے ہین اوس فن کے اور یکو یہہ علم جازم ایسا حاصل ہوتا ہے کہ شک اوسکے پاس بہی نہین جاتا مثل علم ہمارے کے نسبت معجزون دوسرے پیغمبرون کے بے تفاوت بلکہ یہہ جاننا یعنی قرآنی اعجاز کی تصدیق توی تر ہو دیتی ہے اسواسطے کہ اسکا اعجاز تو ہماری نسبت ایسا ظاہر اور برابر ہے کہ گویا ہم مجلس معجزہ کے حاضرون مین سے ہین اسواسطے کہ یہہ معجزہ زائل نہین ہویگا بلکہ ہمیشہ ہمیش باقی ہے یعنی تا قیامت انشاء اللہ تعالے ویسا ہی جیسا کہ تہا آغاز اور اول اسلام مین برخلاف معجزون دوسرے پیغمبرین کے اسواسطے کہ اون معجزون سے ہمارے پاس کچہہ بہی باقی نہین سوای ان حکایت اور روایت کے کہ موسیٰ علیہ السلام نے ایسا کیا فلانے سن و سال مین اور حکایت مثل معاینہ اور مشاہدہ کے نہین مترجم کہتا ہے کہ حکایتون اور روایتون مین جنکا مدار صرف سُننے پر ہوتا ہے تصرفات ہوتے ہین اسواسطے کمی بیشی اور غلطی سے محفوظ نہین رہتے اور بسبب اختلاف بیانی راویون کے اصل حال کے منکشف ہونے کی صورت غیر متصور برخلاف معاینہ اور مشاہدہ کے کہ ہر دیکہنے والا دیکہکر اپنی تسلی اور تشفی کر سکتا ہے مثلاً قرآن مجید موجود ہے اور اسکا اعجاز کمال بلاغت وغیرہ امور سے متعلق اور یہہ سب امور بالفعل موجود ہیں اسکے معجزہ ہونے مین کیا شک عربی بل نقول ان معجزات سائر الانبیاء مع ضعفها بالنسبة الی تلك المعجزة کما ذکرنا تکون کلما طال الزمان وبعد عهدها ازداد

ضعفها اذ بطول الزمان تضعف الحکایة و ان معجزة القرآن علی عکس ذالک اذ بطول الزمان یصیر الفصحاء و البلغاء اکثر مع اعترافهم بالعجز عنه و وجود اصل المعجزة کما کان صار السلف فیصیر الجزم به اقوی فارسی بلکه میگوییم که هر آئینه معجزات همه انبیاء علیهم السلام با وجود ضعیف بودن خود ها به نسبت این معجزه قرآنی آنچنانکه ذکر کرده اند هر قدر که زمانه دراز خواهد کشید و عهد بعید خواهد شد ضعف اینها افزون خواهد شد یعنی اول خود در اصل ضعیف اند بمقابله این دائمی معجزه موجوده قرآنی دوم بدراز کشیدن روزگار ضعف آنرا افزایش بکار خواهد رسید از بهر آنکه بدراز کشیده شدن زمانه حکایت ضعیف میشود اما معجزه قرآن بر عکس اینست از برای آنکه به درازی زمانه فصیحان و بلیغان بسیار میشوند و بر تقدیر کثرت بلیغان و اقرار کردن شان بعجز و ناتوانی خود ها از آوردن کلامی مماثل چنین خداوندی کلام و معهذا موجود بودن اصل معجزه بر انسان که در نخستین هنگام بود جزم و تصدیق استوار تر خواهد شد مترجم گوید که تفاوت در میانه معجزات انبیاء گذشته روزگار و این معجزه اعجاز آشکار که گفتار خداوندگار باشد دیدنی و بترازوی انصاف و مقیاس خرد سنجیدنی ست که یکی بگذشت روزگاری ناتوان تر شود و دومین بدراز کشیده شدن روزگاران روزگار استوار تر پدید آید درین حال باعتماد معجزات زائله ضعیفه ایمان آوردن و از معجزه قویه موجوده رو برتافتن خواسته کدام انصاف و فرمان کدامین خرد ست اردو بلکہ ہم کہتے ہین کہ البتہ معجزے سارے پیغمبرون علیہم السلام کے با وجود ضعیف ہونے کے نسبت اس معجزہ کے جیسے کہ ذکر کیا گیا جسقدر کہ زمانہ کھچتا جاویگا انکا ضعف بڑہتا جاویگا اسواسطے کہ زمانے کے کھچنے سے حکایت ضعیف ہوتی جاتی ہے لیکن قرآن مجید کا معجزہ اسکے برعکس ہے اسواسطے کہ زمانے کے کھچنے اور دراز ہونے سے فصیح بلیغ بہت ہوتے ہین یعنی اگلے بلیغون کی تصنیفات پڑہکر اور جبکہ بہت سے بلیغ اقرار کرتے ہون کہ فن بلاغت سے ایسا کلام لانا ممکن نہین سب بلیغ اور فصیح اس سے عاجز ہین اور سوا اسکے معجزہ جو موجود ہو ویسا ہی جیسا کہ اول تھا تو یقین اور تصدیق اسکے اعجاز کی قوی تر ہوتی جاویگی مترجم کہتا ہے کہ درمیان معجزون پہلے پیغمبرون کے اور درمیان اس معجزہ دائمی قرآنی کے جو تفاوت کہ ہے قابل دیکھنے کے اور انصاف کے اور عقل کے پیمانہ مین تولنے کے قابل ہے

کہ ایک یعنی انبیاء گذشتہ کے معجزے زمانہ کے دراز کھینچنے سے ضعیف ہوتے جاوین وسرکھنی اوراس معجزہ
کے جسقدر زمانہ گذرے اور وقت کھینچے استواری زیادہ ہو درین صورت قوی ہوا یہ معجزہ
موجودہ اور ضعیف ہوئے گذشتہ معجزے دوسرے پیغمبرون کے پس گذشتہ ضعیف اور معجزون
کو سچا مان کر اون معجزات والون پر ایمان لانا اور دائمی معجزہ موجود حال کو جسکا اعتماد اور جزم
جسقدر کہ زمانہ گذرے بڑہتا جاوے اپنا رہبر اور راہنما قرار نہ دیکر گمراہی مین رہنا کونسی عقل کا
مقتضا ہے اور کونسے انصاف کا حکم عربی ومن هنا یظهر سر کون هذا النبی صلے الله
علیه وسلم خاتم النبیین دون غیره من الانبیاء اذ بُعدُ عهدهم سببٌ لضعف معجزاتهم
الی ان ینتهی الی زمان لا یحصل العلم عن معجزهم فوجب علی الله تعالی ارسال
نبی اخر ومعجزة اخری کیلا یکون للناس علی الله حجة بعد الرسل بخلاف
هذا النبی صلعم وهذه المعجزة فانها باقیة الی یوم القیامة کما کان اولا بل
اقوی فلا حاجة الی نبی اخر ومعجزة اخری الی الابد الآباد فلیس هذه المعجزة
کمعجزة سائر الانبیاء ومن انکر اعجازه فهو کمن انکر اعجاز سائر المعجزات بعد ان راه
بعین العیان بل اقوی کما عرفت فارسی واز همین جا هویدا میشود و بر میکشاید نهان
راز که این نبی صلی الله علیه وسلم چرا خاتم النبیین شد و پیغمبری دیگر چرا باین پایه نرسید پس
دانسته باد که دوری زمان آنان سبب میشود مر ضعیف شدن معجزات آنرا تا اینکه
منتهی میشود بروزگاریکه دران حاصل نماند علم بمعجزات آنان یعنی از معجزات آنان نشانی جز
حکایت باقی نمانده است وحکایت به تمادی زمان وطول آوان روز بروز ضعف وناتوانی
می پذیرد وآخر این ضعف را کار بجای میکشد که مردم آن روزگار را آگاهی نمی [illegible] بمعجزات آنان
پس واجب شود بر ایزد تعالی فرستادن پیغمبری دیگر ونازل کردن معجزه آخر تا مردمان را
حجت تمام نشود بر ایزد تعالی بعد از رسولان یعنی اگر او تعالی رسول نفرستد و بر تصدیق
چنین رسول معجزه نه برگزیند مر ترا عذری وحجتی پدید آید که خداوندا اگر رسولی از تو بر ما رسیدی
شرک وکفر بکار نمی گزیدیم آن فرستاده تو ما را بتوای خداوندگار راه نمود چون تو پیغمبری که ما را
بتو راه نماید نفرستادی بشرک وکفر در شدیم غرض باین سبب سلسلہ نبوت متسلسل بود بخلاف

این نبی واین معجزه پس هر آئینه باقی ست تا روز قیامت آنچنانکه اول بود یعنی زمان نزول بلکه استوارتر پس حاجت نبود بسوی ارسال رسولی دیگر وانزال معجزهٔ آخر تا جاویدان جاوید پس این معجزه یعنی معجزهٔ قرآنی همچو معجزه دیگر پیغمبران نبوده است و کسیکه اعجاز این معجزه را منکر شود پس بودن آن کس مانند کسی که انکار بکار آرد از اعجاز سراسر معجزات پس از آن که دیده باشد آنرا بچشم ظاهر بلکه قوی تر آنچنانکه بشناختی مترجم گوید که قول مولف رحمه الله بل اقوی کما عرفت خواهان لختی بسط کلام است چنانکه گویم بتوفیق الله تعالے به پنهانی نماناد که مراد حضرت مولف رحمه الله تعالے همین ست که اگر راست پوشی از راه در یابش بدور افتاده چنین معجزهٔ قرآنی را که بوضوح براهین موجوده و ظهور دلائل مشهوده اعجازش هنوز مشهود دیدهٔ ادراک و مرئی بچشم دریابش ست واز بد اتها بین ست بسوی حکایت کسی افتقاری واحتیاجی و بروایت متنفسی نالشی و نیازی ندارد دیدهٔ و دانسته انکار کند همانا بیگمان در شماره آن کسان برشمرده گردد که معجزات پیشین پیمبران را خود بچشم صورت بین می دیدند وانکار می ورزیدند از بهر این که این معجزهٔ موجوده قرآنی و آن معجزهٔ باستانی در نفس معجزیت اشتراک دارند چه هر دو از آن قبیل اند که دیگران جز مدعی نبوت از آوردن مانند آن فرماندگان و زبونان بودند و معهذا در اصل معاینه و مشاهده هم مشترک از بهر آنکه آنچنان که آن معجزات ماضیه را بچشم حسی دیدند همچنین این معجزه را بدیده عقلی نگریستن میتوان فرق همین ست که آن دیدن طرفة العینی بود که پس از ساعتی نشانش پدید نماند همچو اژدها شدن عصای موسی و زنده شدن مرده باعجاز عیسوی واین دیدن هر زمان موجود از زمان نزول قرآن الی الآن همان اعجاز نمائی و راست بر گشائی دل و دیده بجیرت اندازد اولی الالباب ست پس بالضرور و بالبدیة موجود اقوی میباشد از معدوم و مسموع و فرق دیگر آنکه ادراک معجزات ماضیه پیشین پیغمبران تعلق داشت بحواس ظاهری چون دیدن انقلاب عصا بصورت ثعبان و همچنین دیدن شفا یابی مبروصان و عمیان و دریابش معجزهٔ قرآنی متعلق بکمال عقلی و خود ظاهر که معقول اشرف و اقوی میباشد از محسوس که بشائبهٔ اوهام حکم کردنش در نخستین پایهٔ تصدیق و اذعان برشمرده نمیگردد بر خلاف حکم عقل که در اولین مراتب اذعان جای همه استوار دارد پس باین هر دو لحاظ فرمود بل اقوی احتیاج آن محول کرد بذکر فیما سبق که بمراد دور کرد

مشقت تامل وکلفت احتیاج بہ پیشین برگزارش خلاصہ اش برکشادیم باری دانا و توانا خداوند ما رد و
اور اسی سے کھلتا ہے بعد خاتم النبیین ہونے حضرت سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
نہ کسی دوسرے پیغمبر کا پیغمبرون علی نبینا وعلیہم السلام مین سے اس بیان سے کہ دور اور بعید ہوتے جانا
پیغمبرون کے زمانون کا اونکے معجزون کے ضعیف ہونیکا سبب ہوتا ہے یہانتک کہ ایک ایسا زمانہ
آتا ہے کہ جسمین بالکل اونکے معجزے نامعلوم ہو جاوین یعنی طول مدت کے سبب سے یاد ہی نرہین کہ
کوئی معجزہ کسی پیغمبر سے ظاہر ہوا تھا یا نہین اور جب وے معجزے یاد سے جاتے رہتے ہین تو نبوت
کی دلیل کہان اس حالت مین واجب ہوتا ہے اوپر سبحانہ تعالے کے یعنی بوجوب تفضیلی بھیجنا دوسرے
نبی کا اور اوتارنا دوسرے معجزہ کا تاکہ آدمیونکو حجت پیدا نہو اوپر اللہ تعالے کے ان رسولون
کے بعد یعنی جب اگلے پیغمبرون کے معجزے جو تھوڑی سی دیر یعنے بعد نزول کے صرف حکایتین
اور روایتین اونکی رہجاتی ہین اور وے بے نشان ہو جاتے ہین یاد سے جاتے رہین اور نبوت
کی دلیل بے نشان ہو جاوے اور شیطان کے بہکانے سے پچھلے زمانیکے آدمی مشرک کافر بدکار بنجاتے
تو درینصورت اللہ سبحانہ وتعالے نے بمقتضاے رحمت اور فضل اپنی کے اپنے اوپر واجب کیا دوسرے
رسولونکا بھیجنا اور اونکی نبوت کی تصدیق کیواسطے اور معجزون کا اوتارنا کسواسطے کہ اگر ایسا نہو یعنی
نہ کوئی اور رسول بھیجا جاوے اور نہ کوئی معجزہ اوتارا جاوے تو بیشک آدمیونکو حجت پیدا ہوسکتی
ہے اوپر خداوند تعالے جلشانہ کے کہ بسبب نہونے کسی پیغمبر راہنما کے ہم توحید اور نیک کرداری سے
محروم رہے اور شرک اور بدکاری مین پھنسے پس براہ اتمام حجت اور باقی نرکھنے عذر کے ایک رسول
کے بعد دوسرے رسول کا بھیجنا قرار پایا ہے اور اونکی نبوت اور رسالت کی تصدیق کیواسطے ہر ایک
نبی کے زمانے مین معجزہ کا ظاہر ہونا برخلاف ان نبی یعنی حضرت سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور نیز بخلاف اس معجزہ قرآنی کتاب فرقانی کے کہ بیشک یہہ باقی ہے قیامت کے دن تک
انشاء اللہ تعالے جیساکہ تھا اول یعنی آسمان سے اوترنے کے وقت بلکہ زیادہ قوی پس حاجت نہین
طرف دوسرے نبی کے بھیجنے اور دوسرے معجزے اوتارنے کیطرف یعنی جب حجت خداوندی یعنی
قرآنی معجزہ ابتک ویسا ہی موجود ہے جیساکہ اپنی اعجاز نمائی مین اول تھا سو اسواسطے نبوت موجود یعنی
نبوت عامہ اور رسالت کافہ درینصورت اگر اللہ سبحانہ وتعالے جو حکیم حقیقی ہے باوجود موجود ہونے

ہدایت نبوت اور تعلیم رسالت عامہ کے دوسرے رسول بھیجے اور اوس رسول کی رسالت کی تصدیق
کیواسطے دوسرا معجزہ اوتارے توظاہر ابے فائدہ کام متصور اور حکیم حقیقی سے بے فائدے کام
کاظہور خلاف حکمت پس اس سے صاف ظاہر کہ جب تک یہہ قرآنی معجزہ باقی ہے کسی معجزہ اور کسی
نبی کے تشریف لانے کی حاجت نہین اور یہہ معجزہ ہے ابدی دائمی پس ابد تک حاجت نہین
طرف کسی دوسرے رسول کے اور طرف کسی دوسرے معجزے کے پس یہی معنی ہین ختم نبوت
اور سیادت رسالت کے جسکے ساتھہ ہمارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ سبحانہ وتعالے کی
برگزیدگی سے اس منصب پر بالخصوص سرفراز ہوئے کسی دوسرے نبی ورسول کو یہہ منصب حاصل
نہوا یہہ مرتبہ نصیب نہوا پس اس تقریر سے کھل گیا بھید ختم نبوت کا پس یہہ معجزہ نہین مانند معجزون
دوسرے پیغمبرون کے یعنی وے معجزے موجود نہین یہہ موجود ہے اور غیر موجود کب برابر
ہوسکتا ہے ساتھہ موجود کے قولہ ومن انکر یعنی جو کوئی ناسمجھہ یا سمجھہ دار نا انصاف اس موجود
معجزے کی معجزیت سے انکار کرے تو وہ ہو مانند ایسے آدمی کے جس نے انکار کیا ہو سارے
معجزون سے بعد اپنی آنکھونسے دیکھنے کے جیساکہ تونے پہچان لیا مترجم کہتا ہے کہ مولف رحمہ اللہ
کا یہہ قول بل اقوی کما عرفت چاہتا ہے تھوڑا سا بسط کلام مناسب مقام جیساکہ مین کہتا ہون
اللہ سبحانہ وتعالے کی توفیق اور عنایت وہدایت سے پوشیدہ نہہے کہ مراد حضرت مولف رحمہ اللہ
تعالے کی یہہ ہے کہ اگر کوئی بے سمجھہ یا سمجھہ دار اپنی ہٹ دہرمی سے ایسے معجزے موجود کے
معجزہ ہونے سے انکار کرے اور اوسکے اعجاز بلاغت اور کمالات کو جو آفتاب سے زیادہ ظاہر
ہین اور چونکہ خود بذاتہا ظاہر اور آشکارا ہین کسی روایت اور حکایت کی حاجت نہین کہ جس سے
اسکی معجزیت بیان کیجاوے نا دیدہ نا دانستہ شمار کرے وہ توایسا ہے جیساکہ اوس نے اگلے
پیغمبرون کے معجزون کو دیکھکر انکار کیا ہو کسواسطے کہ دیکھے جانے مین یہہ معجزہ قرآنی اور دوسرے
معجزے اگلے زمانے کے برابر ہین فرق اتنا ہی ہے کہ اون اگلے معجزونکا دیکھا جانا ایکساعت
کا تھا کہ بروقت ظہور اور نزول کے چند آدمیون نے جو وہان حاضر ہونگے دیکھہ لیا اور پھر
دم بھر کے بعد وہ بے نشان ہوگیا دیکھنا کہان جیسے کہ سانپ بنجانا حضرت موسی کے عصا کا
کہ اوسی مجمع کے حاضرون نے اپنی آنکھون سے دیکھا وہ بھی ایک ساعت سے کم پھر جب وہ

عصا ویسا ہی ہوگیا جیسا کہ تھا سانپ کیصورت نرہا تو اس معجزہ سے سوائے حکایت اور روایت
کے باقی نہین اور ایسے ہی اور دوسرے معجزے یعنی تسعہ آیات جیسے ٹڈیونکا آنا اور قبطیون
کے کہیتون کو کہا جانا اور ایسے ہی مینڈکونکا عاجز کرنا قبطیونکو اور باقی دوسرے معجزے جو
آنی اور ساعتی تہے اور علی ہذا القیاس حضرت عیسی مسیح علیہ السلام کا اندہے کو سوانکہا کرنا جذامی
کو چنگا کردینا مردے کو زندہ کردینا کئی آدمیون نے دیکہا بلکہ بعضے معجزونکو تو اون حضرت کے
ایک دو حواریون کے سوا نہایت دس گیارہ تک اور کسی نے ندیکہا الغرض باوجود شرکت ان
دونون کے دیکہے جانے مین بل توی تر ہونے اس معجزہ موجود حال کے جسکو لاکہون کروڑون
اہل عقل انصاف دوست خود ظاہر دیکہہ رہے ہین اسکا انکار کرنا اور اون معجزون بے نشان
کا اقرار کچہہ معنی نہین رکہتا بلکہ ایسے منکر کے حال سے معلوم ہوتا ہے کہ اون معجزون کو بہی اگر اپنی
آنکہہ سے دیکہتا تو اون سے بہی انکار کرتا جیسے کہ اس موجود معجزہ کو دیکہتا ہے اور اوسکی
معجزیت کا منکر ہے چونکہ اون معجزون کی حکایتین سنی ہین یا درہی ہین اسواسطے اون کا
اقرار کرتا ہے اور آنکہہ سے دیکہے ہوئے کا انکار یہہ امر عجیب ہے ومنہ یظہر ایضاً لزوم
کون معجزۃ خاتم الانبیاء بالکلام لاغیر للزوم بقائہا ومابقی نوعہ منحصر فی ہذا
الفرد اذ غیرہ فی معرض الزوال فلا یصلح لکونہ معجزۃ فہذا ہو السر فی کون معجزۃ
من غیر جنس معجزۃ سائر الانبیاء وان ہذہ المعجزۃ لاتصلح لغیرہ والا کانوا خاتم
الانبیاء ولا معجزۃ الغیر یصلح لہذا النبی والا لم یکن خاتم الانبیاء فاعتبروا یا اولی
الابصار فانہ حجۃ اللہ تمام علیکم الی یوم القیامۃ فارسی وازہمین ہویدا میشود از
لازم بودن این کہ معجزہ خاتم الانبیا از جنس کلام بود نہ از غیر کلام از بہر لازم بودن بقای چنین وانچہ
کہ باقی ماند نوع آن منحصر است درین فرد از بہر آنکہ غیر کلام در معرض زوال میباشد پس آن غیر
کہ در معرض زوال بود صلاحیت ولیاقت ندارد از بہر معجزہ شدن برای خاتم انبیاء وہمین راز
پنہان ست در قرار یافتن معجزہ حضرت خاتم الانبیاء از غیر جنس معجزات ہمہ انبیاء علیہ وعلیہم السلام
وہر آئینہ آن ہم ہویدا میشود کہ ہر آئینہ این معجزہ یعنی معجزہ متعلق بالکلام صلاحیت وشایستگی
ندارد بانیکہ معجزہ قرار یابد بہر نبی دیگر غیر خاتم الانبیاء ورنہ یعنی اگر برای نبی دیگر غیر خاتم الانبیاء

قرار داده شود باید که آنان یعنی انبیاء دیگر غیر خاتم الانبیاء شوند و این هم هویدا گردید
که معجزهٔ دیگر پیغمبران یعنی آنچه از جنس کلام نبوده صلاحیت ندارد معجزه شدن را بهر این نبی یعنی
خاتم الانبیاء ورنه یعنی اگر هیچ معجزهٔ دیگر پیغمبران معجزهٔ خاتم الانبیاء بود پس این خاتم الانبیاء خاتم الانبیاء
نباشد پس هوش پذیر پیدای با بینشان پس هر آئینه آن حجت خداوند تعالی بر شما تمام شد تا
روز رستاخیز مترجم گوید که خلاصهٔ کلام همین است که آنچنان که ختم نبوت را استمرار معجزه لازم است
یعنی هرگاه حکمت ایزدی جلشانه اقتضا کند سلسلهٔ نبوت یک نبی خاص تا دامان قیامت دراز
کشد و بعثت نبی دیگر منتهی گردد درینصورت چنین نبی را که خاتم الانبیاء قرار باید معجزه دهند
که سپری نشود و زائل نگردد و هر زمان مستمر ماند تا آنکه رستاخیز روز برسد تا در هر زمان بدیدن
آن معجزهٔ موجوده سپری ناشده بتصدیق رسالت و ادعای نبوت چنین خاتم الانبیاء سعادت
یاب گردند پس این معجزه دائمی الوجود ندهند جز خاتم الانبیاء را چنانکه کلامی که دیگری از کاملان
فنون فصاحت و بلاغت با وصف تحدی و معارضه و کمال عداوت بر آوردن همچو آن کلام قدرت
نداشت و ندارد معجزه قرار یافت بهر حضرت محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم یعنی قرآن مجید که
فصحاء عدنان و بلغاء قحطان با وصف یگانهٔ روزگار شمرده شدن آنان در جادهٔ کلامی و
غایت بغض و عداوت آنان با حضرت خیر الانامی از آوردن مثل آن همه زبون شدند و سراسر
درماندند و الی الآن بهمان اعجاز کشای است که بود و الی پیرامونش نگشته تغیری راه بپویش
نگشاده همچنین استمرار معجزه را ختم نبوت لازم است چه در صورت موجود بودن معجزهٔ مصدقهٔ رسالت
وجود رسالت ناگزیر و بر تقدیر وجود رسالت رسولی لا سیما رسلی برسالت عامه بعثت رسول دیگر
ظاهراً منافی حکمت و دانا خداوندگاری نکند که مخالف و مباین حکمت تصور کرده شود پس هویدا
شد تلازم در میانهٔ استمرار معجزه و ختم رسالت و ازین تلازم خود پدیدار آمد که معجزهٔ حضرت خاتم النبیین
راس المرسلین محمد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم همین قرآن بود که دائمی و مستمر در هر زمان موجود است
و چون این معجزه مستمره است ناگزیر آنحضرت علیه الصلوة والسلام خاتم النبیین بود و برین تقدیر و باین
تقریر اهل ایمان را بسوی معجزات دیگر سوای قرآن مجید که بشماره الوف مردم نژاد صدور و
ظهور آن ازین خلاصهٔ عالم و عالمیان برگزیده ترین پیغمبران زمان صلی الله تعالی علیه علیهم

وسلم دائمی نمایند حاجت نیست چه آن معجزات ہمچو معجزات انبیاء سابقین سپری شدند واین خود
موجود ست این نقد بگیر واز آن کہین گشتہ ونابود شدہ دست بدار اُردو اور اس سے
یہہ بہی ظاہر ہوتا ہے کہ ضروری اور ناگزیری ہے کہ خاتم الانبیاء کا معجزہ کلام ہی کی جنس
سے ہو نہ دوسری جنس سے تاکہ وہ معجزہ ہمیشہ باقی رہے اور وہ معجزہ جسکے نوع باقی ہے
کلام ہی ہے اس فرد مین منحصر ہے اسواسطے کہ جو غیر کلام ہوتا ہے وہ تو زوال کے معرض مین
رہتا ہے اسواسطے ایسا معجزہ خاتم الانبیاء کا معجزہ نہین ہوسکتا ہے بسبب زوال پذیر
ہونے معجزہ کے باوصف دائمی ہونے رسالت عامہ کے پس ایسا معجزہ زوال پذیر صلاحیت
اور قابلیت نہین رکہتا خاتم الرسالت کے معجزہ ہونے کے پس یہی بہید ہے معجزہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونے مین غیر جنس سے اون معجزون کے جو تہے واسطے سارے
پیغمبرون کے یعنی کلام کے جنس سے معجزہ نہین دیا گیا کسی پیغمبر کو سوائے حضرت خاتم الانبیا
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نیز یہہ بہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ معجزہ کلامی دائمی صلاحیت نہین
رکہتا معجزہ ہونے کیواسطے غیر خاتم الانبیاء کے اور نہین تو وے خاتم الانبیاء ہوتے ورنہ
غیر خاتم النبیین کا معجزہ صلاحیت رکہتا ہے واسطے خاتم الانبیاء کے اور نہین تو یہہ خاتم الانبیا
نہون پس ہوش پکڑ وائے ہوشمند دبس تحقیق حجت الٰہی تمہارے اوپر پوری ہوئی قیامت
تک مترجم کہتا ہے کہ خلاصۂ کلام یہہ ہے کہ ختم نبوت اور معجزہ کلامی مین تلازم کی نسبت ہے یعنی
ایک دوسرے کو لازم اس تفصیل سے کہ دائمی اور مستمر الوجود معجزہ نہین دیا جاتا مگر اوس نبی
کو جسکی نبوت قیامت تک باقی رکہین خداوند تعالے کو منظور ہوا اور جس نبی کی نبوت دائمی نہو
اوسکو یہہ دائمی معجزہ نہین دیا جاتا اب دوسری طرف سے قیاس کرنا چاہیئے کہ جس نبی کو خاتم
الانبیاء قرار دینا منظور ہوتا ہے اوسکو ایسا معجزہ نہین دیتے جو زوال کے معرض مین ہو یعنی معجزہ غیر
دائمی کسواسطے کہ اگر خاتم الانبیاء کا معجزہ ایسا ہو تو قابل زوال ہو پس درصورت زوال کے نشان
اور مصدق اوسکی رسالت دائمی اور نبوت عامہ کا کیا ہوا اسیواسطے خداوند تعالے نے حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا معجزہ مرحمت کیا جو موجود ہی اور قیامت تک انشاء اللہ
تعالے باقی رہیگا اور یہہ معجزہ دوسرے کسی نبی کو نہین دیا کسواسطے کہ سوائے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کسی نبی کی نبوت قیامت تک باقی رکھنی منظور اور مقتضای حکمت الٰہی
نہ تھی پس اس سے صاف ظاہر ہوا کہ اگرچہ اور بھی ہزارون معجزے حضرت خاتم النبیین صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے اوس جنس سے ظہور مین آئے جس سے جو معجزے تھے اور پیغمبرون کے مگر مصدق
نبوت دائمی اور برہان رسالت عامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی دائمی ہمیشہ تا قیامت
موجود رہنے والا معجزہ یعنی قرآن مجید ہے اور اثبات نبوت اور دعوی رسالت مین یہی
معجزہ کافی ووافی اور دوسرے معجزات صادرہ کیطرف حاجت نہین جسکے دلکی آنکھین کھلی
ہون وہ دیکھے جسکے کان سننے کے ہون وہ سنے جسکا دل غفلت کی نیند اور نا انصافی کے
نشہ سے ہوشیار ہوا اور بیدار ہو وہ سمجھے بوجھے اور اصل تو یہہ ہے کہ جسکو اللہ تعالے سیدھا
راستہ بتاوے وہی شخص راہ پاوے ع ۔ بلی واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم ۔۔
وغایة جوابکم ا لانعلم اتفاق العرب وفصحائهم علے عدم امکان الاتیان
بالمثل ففیه اولا النقض بأن الجاهل بالسحر والطب ایضا لا یعلم اتفاق السحرة
والاطباء علے العجز عن الاتیان بمثل ما اتیا به وثانیا انه یکفی للعلم اتفاق من یجزم
العقل بعدم تواطئهم علے الکذب کما یکفی ذلك فی حق الاولین ایضا وذلك
یحصل بفحص قلیل فعلیکم بالفحص حتی یحصل لکم العلم مع ان صدق هذا
القول عنا مستفید فان لجاج طباع العرب اظهر من الشمس وبلاغ فقهاء الاسلام
بوجوب تحدی القرآن علے کل احد ابین من الامس ومع ذلك اتفقوا علے الایمان
به بهذه المعجزة فکیف یبقی الشك فیکم ایها الناس فاتقوا الله لعلکم تفلحون فارسی
در پایان جواب شما این بود کہ ما نمیدانیم یعنی آگاہ نیستیم متفق شدن عرب وفصیحان آنان بقدرت
نداشتن خود ہا برآوردن کلامی مثل این کلام یعنی قرآن مجید پس دران یعنی در جواب شما
اول بطور نقض والزام باین تقریر کہ نا آگاہ از فن سحر ونادان از فن طب نیز نمیدانند
اتفاق کردن ہمہ ساحران یعنی در معجزات موسوی ونیز اجماع واتفاق ہمہ طبیبان یعنی
در معجزات منسوبہ بسوی عیسی علیہ السلام بہ عاجز شدن خود ہا از آوردن مثل انچہ کہ آن دو
یعنی موسی وعیسی علیہما السلام آوردند خلاصہ جواب این ست کہ شما بہ نبوت حضرت موسی و

نیز بہ نبوت حضرت عیسی ایمان دارید داستدلال شما در اثبات نبوت این ہر دو علیہما السلام ہمین است کہ از ایشان کارہا بظہور رسید کہ دیگران جز این ہر دو از آوردن مثل آن زبون شدند پس بنقض این استدلال گفتن می توان کہ مارا معلوم نیست کہ ساحران آن زمان سراسر عاجز و زبون شدہ باشند از تقلیب عصا بہ پیکر حیہ یا ہمہ طبیبان آن عصر زبون شدہ باشند از زندہ کردن مردہ پس جواب شما چہ باشد و دو ہمین جواب بر سبیل حل و کشف حال چنین کہ اتفاق کردن گروہی کہ بر دروغ متفق نشدن آنان عقل بالجزم میداند بسند ہست و کفایت میکند بر حصول علم بصدق نبوت آنچنان کہ کفایت میکند ہمین در حق آن دو اول یعنی موسی و عیسی علیہما السلام و این حاصل می تواند شد باندکے از پژوہش و جستجو پس بر شما ست جستجو کہ بکارش گیرید تا شمارا ہم علم حاصل شود باانکہ راستی این گفتار از شما فائدہ بخش ست کہ ہر آئینہ منشرع باصرار و درشتی ست ہویدا تر از خورشید و ببانگ بلند آوازکردن دانشمندان اسلام بواجب بودن معارضہ بالقرآن یعنی بر تقدیر شک و انکار پیدا تر ست از دیر روز گذشتہ بر ہر کسی و با این ہمہ متفق شدند بر ایمان آوردن بآن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہمین معجزہ پس چگونہ باقی ماند شک در شما اے مردمان از خدائے تعالے بترسید تا کہ فلاح یابید مترجم گوید کہ گفتار مولف رحمہ اللہ تعالے متضمن ہست سہ گانہ جواب را نخستین بر سبیل الزام و دو دیگر بر سبیل حل یکے باین تقریر کہ خود از قول شما ست کہ عرب درشت منش و باصرار اند پس خود ظاہر ست کہ مردم درشت طبع تا و قتیکہ خود بہ بن بود از و ماہیت کار ہی سخنی نمی رسند تصدیق نمیکنند و آنان بدیدن چنین معجزہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان آوردند پس حقیت این معجزہ ظاہر شد و بر تقدیر حقیت معجزہ صدق رسالت و نظر بوجود شہود و استدامت معجزہ ختم نبوت و عموم رسالت پیدا و ہویدا شد جواب دیگر انکہ خود ہمہ میدانند و سراسر آشکار ست کہ علماء اسلامیہ در ہر زمان و ہر اقلیم ببانگ بلند ندا میکنند کہ ہر کرا در اعجاز قرآن مجید انکار یا شکی بودہ باشد او معارضہ و تحدی پیش آرد و اقصر سورہ مثل قرآن مجید در غایت درجہ بلاغت و احتوا مقاصد جمہ و احاطہ مصادر و مآرب عالیہ کہ کفیل خوبی ہر دو جہان تواند شد بیارد و کس نمی آرد پس ازین ہم صدق رسالت و حقیت معجزہ ہمہ ہویدا شد زیرا کہ ہر کہ دلیل خود را استوار نمی داند چنین بی باکانہ در معرض تحدی مخالفان دین را کہ اطفاء نور قرآنی در سر داشتہ باشند نمیخواند بل نظر بہ ضعف مستدل بر خود مخالفانہ گفتار میکند پس ہمین دلیل انیست از کلام کہ بر سبیل حل پس از الزامی گفتہ شد اُردو غایت مرتبہ جواب تمہارا یہ ہوگا کہ ہم نہیں جانتے کہ عرب اور ان کے فصیح بلیغ متفق ہو کے

هون اس امر پر که وے عاجز هین ایسے کلام لانے سے پس اسمین جواب اول تو او پر طریقه الزام اور نقض کے
یهه هے که ناواقف سحر کے فن سے اور ناآگاه طب کے علم سے بهی نهین جانتا که سارے ساحر اور سارے
طبیب عاجز هوئے تهے لانے سے ایسے کامون کے جیسے که وے دونون یعنی حضرت موسی وعیسی لائے
یعنی ایسا شخص کهه سکتا هے که اگر همکو بالیقین معلوم هو جاوے که زمانے مین موسی علیه السلام کے سارے
ساحر عاجز هو گئے تهے سانپ کو اژدها بنانے سے یا زمانے مین حضرت عیسی کے سارے طبیب عاجز هو گئے
تهے مادرزاد اندهے کو سوانکها کرنے سے اور اونهون نے بالاتفاق بیان کیا تها اپنا عاجز هونا ایسے
کامون کے لانے سے اور اقرار کیا تها که یهه کام سحر یا طب کے فن سے تعلق نهین رکهتے تو مین ان دونون
پر ایمان لاتا هون لیکن مجهے معلوم نهین که سب ساحرون اور طبیبون نے اپنا عجز ظاهر کیا تها دریصورت
مین کیونکر ان دونون پیغمبرون پر جنکی نبوت کے تم قائل هو ایمان لا سکتا هون پس جو تمهارا جواب هوگا
اس شخص کو وهی جواب هوگا همارا انکو فقط اور مین جواب بر سبیل حل کے اول بقوله انه یکفی یعنی ایسے اور
اسقدر آدمیونکا که جنکی نسبت عقل حکم جزمی کرتی هے جهوٹ پر متفق نهونے کا اتفاق کرنا جیسا که کفایت
کرتا هے اون دونون کے حق مین ایسا هی کفایت کرتا هے اخیر کی یعنی رسول الله صلی الله علیه وسلم کے
حق مین اور یهه امر حاصل هو سکتا هے تهوڑی سی جستجو سے پس تم کرو جستجو یعنی جب همکو معلوم هو جاوے
که لاکهون آدمی اهل عقل خدا پرست سچے متفق هین اس امر پر که سارے عرب اور اونکے کامل البلاغه تمام
هو گئے ایسے کلام لانے سے جو مثل هو قرآن مجید کے پس یهه اتفاق اونکا همکو علم جزمی دیتا هے اوپر صدق
اس امر کے که بیشک سارے عرب اور اوسکے فصیح و بلیغ عاجز هو گئے ایسے کلام لانے سے جیسے که مسیحیون
نے بهی ایسے هی تواتر سے دریافت کیا سچا هونا موسوی اور عیسوی معجزون کا مع اسکے که یهه امر تم
هی سے همکو فائده دیتا هے که عرب کے باشندے سخت طبیعت هوتے هین یعنی جبتک آپ خوب سمجهه بوجهه
نهین لیتے نرم طبعی سے کسی بات کو قبول نهین کرتے اور عرب نے جب تک خوب سمجهه بوجهه نهین لیا ایمان
نه لائے هان جب یهه دائمی معجزه دیکها تب صاحب معجزه پر ایمان لائے پس یهه بهی دلیل هے اوپر صدق
اس معجزے اور سچے هونے دعوی نبوت کے اور پهر یهه جواب دوسرا هے بقوله وندا رفقها ر الاسلام یعنی
ایک یهه بهی دلیل هے که علماے اسلامی هر زمانے مین اور هر ملک مین بلند آواز سے پکار کر کهتے هین که
جسکو شک اس دائمی موجود معجزے کے معجزه هونے مین هو اوسپر واجب هے معارضه اور تحدی کرنا

یعنی لانا کوئی سورہ مثل اس قرآن کے ہین باوجود ایسی ندا رمام کے جبکہ کوئی شخص اسلام کے مخالفون
مین سے باوصف تحصیل فنون بلاغت کے اور سرسبزی اور غلبہ چاہنے اپنی آئین کے جو تقلید قبول
کی ہو تحدی کے مقام مین اور معارضہ کے میدان مین اگر نہین کھڑا ہوتا یہہ بہی بڑی دلیل حقیت اس
دائمی معجزہ کی ہے اور یہہ دونون امر یعنی عرب کا ایمان لانا باوجود لجاجت طبع کے اور ندا کرنا علماے
اسلامیہ کا آفتاب سے زیادہ روشن اور کل گذرے ہوئے سے زیادہ ظاہر اور متحقق ہے پس کیونکر
باقی رہ سکتا ہے تم مین شک اے آدمیو اللہ تعالے سے ڈرو تاکہ تم فلاح پاؤ **عربی** وایضاً معجزۃ
هذا النبی لا یکون الا من العقلیات وادراکات العقل عند اهلها بخلاف معجزتهما فان
معجزتهما متعلقة بالامور الحسیة والتصرف فیها عند اهلها وبالجملة لیس لمعجزاتهما
جهة قوة الا من جهة ان الف العوام بالمحسوسات اکثر من الفهم بالمعقولات لکن لا شك
ان الف الخواص ونظرهم فی المعجزات المعقولة اقوی من المحسوسة فمعجزات الاولین
اقوی فی نظر العوام ومعجزات الاخیر اقوی فی نظر الخواص واذا قد ثبت قوة معجزة
القرآن بالنسبة الی معجزات سائر الانبیاء من وجوه شتی فلو لم یکتف بها بعض الظالمین
طلباء للاتیان بامثال معجزات سائر الانبیاء فاولئك الذین یستبدلون الخیر بالذی
هو ادنی وهم بالاعراض عنهم اجری لما اذا اعرض عنهم النبی او علق مطلوبهم علی مشیة
اللہ تعالے فلا حرج علیه اذ مثلهم کمثل الذی استقتاء بنور السراج فی رابعة النهار و
ما کان غرضهم الا التحکم وتعنت علی اللہ تعالے بل انه تعالے لو اعطاهم مطلوبهم فهم
لا یومنون ولا یعتبرون بل کانوا یطلبون ثالثاً ورابعاً وهلم جرا مع انه لا فائدة فلا یفعله العاقل
فضلاً عن الحکیم علی الاطلاق **فارسی** ونیز معجزۂ این نبی صلی اللہ علیہ وسلم نیست مگر از عقلیات
و دریافت خردہا و تعقل معقولات نزدیک اہل خود ست یعنی معقولات را وقعی و اعتباری ہست بر
ارباب عقول عالیہ بر خلاف معجزہاے آن دو یعنی حضرت موسی وعیسی علیہما السلام پس ہر آئینہ معجزات
آن ہر دو متعلق اند باموری حسی یعنی کا ہا ئیکہ بحواس ظاہری چون دیدن و شنیدن و شمیدن و چشیدن
و لمسا دیدن وابستگی دارند و تصرف در آن نزدیک اہل آنست و بالجملہ بر معجزات آن دو راجہتی ہیہ
قوت نیست مگر ازین جہت کہ انس والفت عوام الناس باموری محسوسہ بیشتر میباشد از اندیشیدن و

دریافتن عقلیات یعنی از برای آن که نفس را که بتصور عقلیات ممارست و مهارت هم نرسانیده باشد
هنگام تفکر و تعقل عقلیات کلفتی بهم میرسد و مشقتی در میگیرد بخلاف حسیات که عقل در یابش و قوه مفکره
را دقتی و صعوبتی پیش نمی آید و لیکن شک نیست که انس و الفت خواص الناس یعنی ارباب هوش و
اصحاب عقل و نظر آنان در معجزات عقلی استوارتر میباشد از معجزات محسوسه یعنی از بهر آن که ارباب عقول
در عقلیات بترتیب نقائض و عکوس و نتائج آن مایه وقتها بکار می برند و موشگافیها به بیدا می آرند
که خطای در آن واقع نمی شود حقائق نفس الامریه برگشاده میگردد پس اصل حال استوارتر پیدا و هویدا میشود
پس معجزات آن دو یعنی معجزات موسوی و عیسوی قوی تر اند در نظر عوام از بهر آنکه دریابش آنان خود
منتهی میباشد بدریافتن کارهای که بحس تعلق دارند همچو دیدن مردم عصای موسوی را که یکایک به پیکر
مار پیکر بسته نمودار شد پس بصورت اصلی خودش باز آمد و همین سان دیدن مردمان بینا ساختن
مسیح علیه السلام کور مادرزاد را پس همین چشم دید خود را یا شنیده را از جم غفیر همه استوارتر در راستی
گمان برده بدل می پذیرند و معجزات اخیر یعنی حضرت خاتم الانبیا صلی الله علیه وسلم قوی تر اند در
فکر و نظر خواص الناس یعنی ارباب عقول زیرا که پس از ترتیب مقدمات و ادراک عقم و انتاج اشکال قوم تش
باستواری می آرند و هرگاه بالتحقیق ثابت شده قوی بودن معجزهٔ قرآنی نسبت معجزات همه انبیا
علیهم السلام بوجوه متعدده متفرقه یعنی بوجه بقای این معجزه و عدم تغیر آن از زمان نزول الی الآن
و همین سان از باب عقلیات بودنش و جز آن دیگر وجوه که مذکور شده درینصورت اگر کسی از ظالمان
یعنی کفار ستم روا دارندگان بر نفسهاے خود باین عقلی دائمی معجزه بسند نکرده معجزات دیگر حسیه مانند
معجزات همه پیغمبران پیشین زمان طلب کرده باشند پس چنین ظالمان آنان باشند که بدل میکنند خوبی و
بهتری را بکمترین یعنی کمترین چیز را خواستاران میشوند و بهترین را از دست می دهند پس چنین کسان سزاوار
اند برو برتافتن از آنان پس اگر نبی صلی الله علیه وسلم از ایشان رو برتافته یا مطلوب آنان را به
مشیت ایزدی و ارادت او تعالی محول کرده باشد درین حرجی و مضائقه نیست از بهر آنکه مثل آنان
همچو مثل کسی ست که هنگام نیمروز روشنی پژوهش گردد از چراغ و غرض آن ظالمان از چنین پژوهش نبود
مگر تحکم بر خداوند تعالی و تعنت یعنی زیان دیگری خواستن بکاری که در آن این زیان خواه را نیز
زیان منطوی و مندرج بود بلکه ایزد تعالی اگر این خواستهٔ ایشان می بخشید باز هم ایمان نمی آوردند

واز خواست شست و قانع نمیشد نه دوم بار و سوم و چهارم و همین سان خواست خود با بدرازی میکشید ندرین صورت فائده مترتب نمیشد پس مرد باخرد چنین نمیکند چه جاے دانا حکیم علی الاطلاق مترجم گوید که بایضاح قول مصنف رحمه الله تعالے بانکه معجزه هذا النبی لایکون الامن العقلیات شمالی فرانمودن باظهار مآرب عقلیه و مطالب غامضه ناگزیرست تا که نگرندگان این رساله عجاله را سودی بخشد انشاء الله تعالے بناء علی هذا گوییم که برخردمندان یزدان پژوه که دل بانوار خرد رخشان وطبع بلمعات قدس تابان دارند روشن تر از خورشید در نیمروزست که خواسته از بعثت انبیاء و مقصود از رسالت رسولان راستی برکشا همین میباشد که از ناسزا و لاینبغی برکنار بوده نیک اندیشه و پاک کردار و ستوده گفتار آفریدگار خود را نماز ند و نیایش کنند و فرمان برند که از آن گیتی را آرایش داد انتظام جهان پدید آید همه راست ستوده کردار یزدان پرستار مانند و هرگاه برسیدن اجل مقدر و معهود این خاکی نشیمن بگذارند بفراز این جهان در پاک مینو جاویدان جاوید شادمان زیند و این مقصود حاصل نشود مگر آنکه حضرت انبیاء و رسل علی نبینا و علیهم الصلوة والسلام نخستین مبعوث فیهم و مرسل الیهم یعنی امت خود را از خشم خداوند شدید العقاب ترسانند که از آن از شرک و کفر و دیگر سیآت و قبائح برکنار مانده از رذائل که ناستوده خوها باشند و نیز ناپسندیده اعمال بدور مانند و آئینه دل از زنگ قوای شهویه و غضبیه که محرک بسوی ارتکاب ناستوده کردار و گفتار و نازاست اندیشه میشوند پاک نمایند و برجاے این رذائل نزائله فضائل و شمائل رضیه برنشانند که از آن اصدار اعمال حسنه همه آسان شود و بعد ازاله رذائل اخلاق و قبائح اعمال و قوت عاقله یکی نظریه دویمین عملیه را پیرو شوند پس بوساطت قوت نظریه عقاید حقیه که از زبان نبی بشنوند بر دل نقش بندند و بوساطت عاقله عملیه انسته را بکار کرد آرند از حسنات و طاعات و چنین آموزش و اقتدای توتین میسر نشود جز به تبعیت فرستادگان هستی خداوند و تصدیق آنان و راست دانستن آسمانی وحی که در آن احکام و اوامر و معارف و دیگر اسرار که از ان بنده بخداو عابد بمعبود هستی آرا برسد مذکور باشند الحاصل بالاجمال والاشاره گفته شد و رنه تفصیلش را صحفه پیشیده شماره و کتب طویله الاذیال هم آنچنانکه باید برگزاردن نیارند لیکن در قرآن مجید چنین مطالب عالیه و مقاصد غامضه در آیات چند علی سبیل الاستیعاب والاحتواء بروشنی در آورده شده اند که تا بکجا که برنگافند استخراج لطائف و استنباط رموز و غوامض ممکن چنانکه انموذجاً یعنی بروش

نمونه ونمایه دوسه آیه ذکرکنم میفرماید جل جلاله عربی الٓمٓ ذٰلك الكتاب لاریب فیه هدی للمتقین
الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰة ومما رزقناهم ینفقون فارسی یعنی این کتاب
شک نیست در آن راهنمائیست از بهر پرهیزگاران واز خدا ترسندگان آنانکه ایمان می آرند بغیب
وراست می کنند نماز واز انچه که ماروزی دادیم آنان را صرف میکنند گویم که متقین جمع ست مرمتقی را
وآن عبارت ست از کسیکه از خدای تعالی جلشانه ترسیده نفس خود را از زیان دنیا وآخرت پاسیده
ماندن درخواهد بترک سیآت ودور بودن از منهیات که سرآمد آن شرک وکفر ودیگر اعمال زشت وکارها
مدباشند وترک چنین قبائح مستلزم ست مرتحصیل اضداد آنرا چنانکه بترک شرک توحید وبترک کفر ایمان و
بترک فسق وفجور عفت وبترک ابلهی وبی خردی حکمت وهمین سان فضائل وحسنات دیگر پس در یک
کلمه متقین اشاره شد بسوی این همه مذکور وتفاصیل آن که اسفار حکمیه وصحف نوامیس وکتب سماویه مطالع
این انوار ومکامن این اسرار اند پس انچه که در صحف واسفار توان یافت اینجا در یک کلمه بعد از آن فرمود
الذین یؤمنون یعنی در الکتاب قوة عاقله نظریه میکوشند قوله یقیمون الصلوٰة یعنی آنان کبیر
از حصول عاقله نظریه عملیه را هم بکار می آرند که راس الحسنات که نماز باشد بجای آرند ستایش که بنده را
ناگزیر پرستش بجناب مولای خودش رساجی آرند واین هست نفع لازمی وباز برین نفع لازمی هم بسند نکرده
نفع متعدی که اتفاق بود در روی آرند که از آن سپاس خداوند ومشوره بجا آرند وهم گوهران خود را که
مسکینان وناتوانان ودرماندگان باشند از مریضان وجسمانی آفت رسیدگان چون کوران و
لنگان ومجذومان وجز آنان ونیز بیوگان ویتیمان وپیران به بینوائی زبون شدگان وامثال آنان
از جسمانی تکلیف برکران دارند واز ین دو کار خداوند غنی مطلق خود را که نیایش پسند واز زانش دوست
از خود بخوشنودی آرند ورضوان من الله اکبر یعنی یک اندک رضای خداوند تعالی از همه چیز کلان تر ست
ودر قوله تعالی ومما رزقناهم تعمیم ست اشاره وارشاد بمردمان بانواع دستگیریها گوناگون وانحا اعانت
درماندگان واهل حوائج یعنی سود رسانیدن دیگران از انچه که ایزد تعالی او را بخشیده واز زانش فرموده باشد مثلا مال
بخشیده را بزکوٰة وصدقات ودیگر خیرات بسته کارها را کار برآوردن ودرماندگان را چاره پیدا ساختن واگر علم
داده است متعلمان دانش پژوه را نیز آموزگاری بکار بردن واگر در سلطنتی یا ریاستی وجاهت و
وقع بهره اوست بشفاعت حسنه ارباب حوائج را کامران شدن الحاصل درکلمات قلیله موجزه مطالب را

دریا سارست پس اگر این عقلی معجزہ نیست دیگر چیست وقولہ فلولم یلتفت بہا بعض الظالمین باین انصاح کہ مشرکان قریش بہیرہ دستی حسد کہ بوادید نبوت حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بسوز درونی وحسد جنانی برتا بغم می سوختند وباوصف تصدیق خود باآسمانی کلام بودن قرآن مجید محض بتقاضاے تعنت وسرتابی برزبان میدادند چنانکہ در سورہ بنی اسرائیل مذکورست ولقد صرفنا فی هذا القرآن من کل مثل یعنی ہر آئینہ بگردانیدیم وبکرر وارد کردیم بمراد زیادت توضیح وافزونی ہویدائی درین ہر گونہ مثل فابی اکثر الناس الا کفورا پس سر برتافتند بیشتر مردمان مگر کفران و ناسپاسی را وقالوا لن نؤمن لک حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا یعنی وگفتند کہ زینہار ایمان نخواہیم آورد تا زمانی کہ بشگافی از بہر ما از زیر زمین چشمہ ساری ومنبعی او یکون لک جنۃ من نخیل وعنب فتفجر الانہار خلالہا تفجیرا یعنی یا بود مرترا باغی از خرمابن وانگور پس شگافی درونہ آن نہرہا روان کردن وشگافتن مرد باہمت دانشو مند بسوی درون ہمتی چنین حاسدان پی بردن میتواند کہ بہیرہ دستی حسد وعناد درونی چشم از دیدن چنین تابان فروغ بکوری کشیدہ وچنین کم بہا سبک زوال چیزہا را کہ باغی ونہری بود درمی خواستند پس خواست اینان شایش وقابلیت آن نداشت کہ بشنیدنش گوشی فرامی توان داشت پذیرفتن وبکار بربستن خود امر دیگرست اُردو اور یہی معجزہ ان نبی صلعم کا نہین مگر عقلیات سے یعنی معجزۂ قرآنی عقلی ہے یعنی عقل سے اسکا اعجاز ظاہر ہوتا ہے حسی اور محسوسی نہین کہ ان ظاہری حواس سے دریافت ہو اور عقلی ادراکات ہوتے ہین اون کے اہل اور لائقون کے پاس یعنی اہل عقل ورارباب دانش کے نزدیک اوسکا وقع اور اعتبار ہوتا ہے اور بخلاف معجزون اون دونون یعنی حضرت موسی ورعیسی علیہما السلام کے پس بالتحقیق اونکے معجزے تعلق رکہتے ہین ساتہہ کامون حسیہ کے اور تصرف اونین یعنی امور حسیہ مین نزدیک اہل اوسکی کے ہوتا ہے یعنی حسی کامونکو وہی آدمی جو صرف محسوس کام سمجہہ سکتے ہین معقول سے اونکو کام نہین ہوتا ہے پسند کرتے ہین اور معتبر سمجہتے ہین اور بالجملہ ان دونون علیہما السلام کے معجزونکو کوئی جہت قوت کی نہین مگر یہی جہت کہ عوام الناس کا مالوف ہونا اور مالوف ہونا ساتہہ حسی کامون کے زیادہ ہوتا ہے عقلی مطلبون کے سمجہنے سے لیکین شک نہین اسمین کہ خواص الناس یعنی ارباب عقل واصحاب فہم کی نظر عقلی معجزون مین قوی تر اور استوار تر ہوتی ہے حسی معجزون سے یعنی عقلی معجزونین اہل عقل قدرت

رکہتے ہین کہ نقیضین اور عکس اور شکلون قیاس سے نتیجے بناکر خطا اور صواب مین تمیز کرلین اور نفس الامر
اور مافی الواقع کو سمجہہ بوجہہ کر اپنے دلمین ایسا باندہین کہ مٹ نسکے اور دوسری سمجہہ والونکو اسی طرح
سمجہا دین کہ شک اور گمان کا راستہ اونکے دلمین ایسا بند ہوجاوے کہ پہر نکہل سکے اسواسطے
عقلیات مین انکا ثابت مستحکم اور ٹہیک ہوتا ہے پس اون دونون علیہما السلام کے معجزے تو عوام الناس
کی نظر مین زیادہ قوی ہین اور ان اخیر صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزے خواص الناس کے نزدیک بلکہ
خواص الخواص کی عقل مین قوی تر ہین اور جب بالتحقیق ثابت ہوچکی قوت قرآن کے معجزے کی
بہ نسبت معجزون سارے پیغمبرون کے وجہون متفرقہ یعنی بہت سی وجہون سے جیسی زائل
ہونا اون معجزونکا اور باقی نرہنا اونمین سے سوائے روایت اور حکایت کے اور نیز حسی کامونمین
سے ہونا اور حال یہہ کہ محسوس کام ضعیف ہوتے ہین عقلی کامون سے اور سوا اسکے اور وجہین جو
مذکور ہوچکین اور نیز بیان کیجاسکتی ہین اور موجود اور دائمی ہونا اور عقلی ہونا قرآنی معجزہ کا جو
خود ظاہر ہے پس اگر بعضے ظالمون یعنی مشرکون قریش نے جنہون نے اپنے ہی اوپر خود ظلم کیا ہے انکار
کرنے نبوت سے کہ اپنے آپکو دوزخ مین ڈالا بہشت سے محروم رکہا اسی موجود معجزے پر کفایت نکی
اور دوسرے معجزون مثل معجزون دوسرے پیغمبرون کے طالب ہوئے یعنی حسی معجزے چاہے پس
وے آدمی تہے دیسی جو اچہی چیزون کے بدلے مین بُری چیز لینا چاہین پس ایسے آدمی لائق ہوتے
ہین اس امر کے کہ ان سے موہنہ پہیر اجاوے درینصورت اگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انسے اعراض
کیا یا انکی خواہش کو معلق اور وابستہ کیا اوپر ارادہ الٰہی جل شانہ کے تو اسمین کیا ہرج ہے اور کون
نقصان اسواسطے کہ انکی مثل ایسے آدمی کی ہے جو دن دوپہر چراغ سے روشنی ڈہونڈے اور اونکی
غرض نتہی سوائے تحکم اور تعنت کے یعنی اللہ تعالےٰ کے اوپر حکم چلانا کہ جو جو معجزے وے چاہین وہی
نازل کرے اور نیز اپنی پندار اور گمانمین ضرر اور زیان چاہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا باوجود
جاننے اپنے ضرر کے یعنی یہہ بہی جانتے تہے کہ انکی نبوت سچی ہے درصورت انکار جہنم واصل ہوسکتے
ہین مگر پہر بہی اس گمان سے کہ ہماری تکذیب اور ایسی ایسی خواہشون سے نبوت حضرت خاتم الانبیاء
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور نہین پکڑ سکتی بلکہ اگر اللہ تعالےٰ اونکی یہہ خواہش قبول فرماکر یہہ مطلب اونکا
دے بہی دیتا تب بہی ایمان نلاتے اور اپنے ایسے کامون سے باز نرہتے بلکہ تیسرا جو تہا اور اسی طرح

یعنی پانچوان جتنا اور جہانتک کہ گن سکتے طلب کرتے باوجودیکہ اسمین یعنی انکی مطلب کے دیدینے مین فائدہ
تہا پس ایسا کام یعنی اس حال مین اونکی خواہش کے موافق کام کرنا تو کوئی عقلمند آدمی بہی نہین کرتا یہ جاہل
حکیم مطلق جل شانہ مترجم کہتا ہے کہ مراد واضح کرنے اس قول مؤلف رحمہ اللہ تعالے کے و معجزہ ھذا النبی
لا یکون الا من العقلیات ایک مثال لانا اس مراد سے کہ دانشمند باانصاف کو بخوبی دلنشین ہوجاوے
کہ قرآن مجید کہ بیشک ایسا عقلی معجزہ ہے جسمین مقاصد عالیہ اور مطالب نامعدنہ ایسے ہین کہ جنکے دریافت
ہونے سے سعادتمند باہوش آدمی دونون جہانکی خوبیون سے آگاہ ہوسکتا ہے اور یہہ مطالب عالیہ
غایت درجہ کی رشاقت اور خوبی عبارت سے بیان ہوئے ہین اسطرح سے کہ اس قدر ہدایتین اور
تعلیمین کہ طویل الذیل کتابین اونکے بیان کیواسطے کافی ووافی نہین صرف ایک دو آیتون مین ذکر
کی گئین بلکہ بعض جگہہ صرف ایک دو کلمون ہی مین چنانکہ بعد ختم اس ترجمہ کے مین مترجم ایک ضمیمہ
اور ملحقہ اسی خاص امر مین یعنی تفسیر بعض آیتون کی جس سے ہر ایک کو معلوم ہوجاے کہ بیشک ایک
ایک قطرے مین لاکہون دریا سماے ہین تالیف کرکے اسی رسالہ کا خاتمہ قرار دونگا انشاء اللہ تعالے
اسوقت بہت مختصر بیان سے اس آیہ کریمہ کا ترجمہ مع مختصر سے توضیح اور تفسیر کے لکہتا ہون واللہ
المستعان فرمایا اللہ تعالے جل شانہ نے الٓمٓ ذالك الكتاب لا ریب فیه یعنی الم حروف فواتح قرآن
مین سے ہین جیسے نٓ والقلم وقٓ والقرآن والٓمٓ والمٓرٰ وغیرہ انکا بیان بہت طویل ہے تفسیر کی
کتابون مین مفصل مذکور ہیہ مقام تفصیل کا نہین ہے لیکن مراد تیمن صرف تہوڑی سی عبارت
شیخ عارف کامل محی الدین بن العربی قدس اللہ تعالے سرہ کا ترجمہ اسکے باب مین مذکور ہوتا ہے
اشارہ کیا ان تین حرفون سے طرف کل وجود کے اس حیثیت سے کہ وہ کل ہے آ اشارہ ہی طرف
ذات اول الوجود یعنی حضرت موجود حقیقی موجد تحقیقی جل شانہ کے اور ل اشارہ طرف عقل فعال
مسمی بجبرئیل کے جو اوسط الوجود ہے کہ فیض لیتا ہے حضرت مبدا اعلے جل شانہ سے اور فیض دیتا
ہے منتہی کو اور م اشارہ ہے طرف محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو آخر الوجود ہین اور اونہین
کے وجود سے دائرہ تمام اور پورا ہوتا ہے اور متصل ہوتا ہے آخر اس دائرہ کا اپنے اول سے اور
اسی اتصال سے ختم ہوا دائرہ وجود کا اور فرمایا کہ گردش کی دائرہ نے مانند اپنے ہیات کے
کہ پیدا کئے اللہ تعالے نے آسمان اور زمین مترجمہ یہہ کتاب شک نہین اسمین ھدی للمتقین

ہدایت ہے واسطے پرہیزگارون کے الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما
رزقناھم ینفقون یعنی ایسے متقی جو ایمان لاتے ہین ساتھہ غیب کے یعنی اون کامون پر جو
آنکھون سے پردہ مین ہین جیسے خداوند تعالےٰ اور فرشتے اور قیامت وغیرہ اور سیدہے اور
ٹہیک پڑہتے ہین نماز اور اوسمین سے کہ جو ہم نے اونکو دی ہین خرچ کرتے ہین - ترجمہ تمام ہوا اب
تہوڑے لطیفے سننے چاہئین مخفی نرہے کہ پیغمبرون کے مبعوث ہونے اور رسولون کے بہیجے جانے سے
یہی مقصود ہوتا ہے کہ آدمی جو بسبب غلبہ قوت شہوی یعنی وہ قوت کہ جو چاہتی ہے اور کہینچتی ہے
وے چیزین جنکو اس تن کے باقی رہنے اور آفتون سے بچا رہنے کیواسطے مناسب اور ضروری
سمجہی ہے اور نیز بسبب غلبہ قوت غضبی یعنی اوس قوت کے جو چاہتی ہے دفع کرنا اون چیزون کا
جسکو اس جسمانی بقا کا مخالف اور منافی تصور کرتی ہے اس چندروزہ دنیا کے کامون اور ناپایدار
ہوسون مین ایسا مبتلا اور گرفتار رہتا ہے کہ جب سے ہوش پکڑتا ہے اور جبتک مرتا ہے سواے
لذتون جسمانی اور تن پروری کے اوسکو اور کام علی الخصوص مہمات اخروی جس سے ہمیشہ کی
زندگی اور دائمی عیش اور آرام نصیب ہو پسند نہین آتی اسواسطے اپنے مبدا اعلےٰ یعنی خداوندگار
جل شانہ کا خیال بہی اوسکے دلمین اور نہین آتا آخرت کے مواخذہ اور بازپرس سے اوسکو کچہہ خوف
نہوکر ہمیشہ حاصل کرنے مین جسمانی لذتون اور خام ہوسونکے اور باطل امیدون کے رہتا ہے یہانتک
کہ اجل مقدر سر پر آکہڑی ہوتی ہے زبردستی سے گھسیٹ کر لیجاتی ہے ہمیشہ کی حیات اور جنت
کی لذات سے محروم اور ناکام جہنم نصیب ہوتا ہے اور کبہی جو اوسکو اس جسمانی کامون کے اندیشون
سے کچہہ رمقی فرصت حاصل ہوتی ہے تو شیطان کے بہکانے اور گمراہون کی تعلیم سے شرک اور کفر
اور فسق وفجور مین پڑکر اوس غفلت سے بدتر مصیبت مین مبتلا ہوکر جاودانی عذاب سے معذب
رہتا ہے پس خداوند دانا مہربان جل شانہ نے بمقتضاے اپنی رحمت کاملہ اور عنایت شاملہ کے راستہ
ہدایت کا کہولا اور آدمیون ہی مین سے ایک گروہ جنکو اوس نے پسند کیا معزز فرمایا منصب رسالت
اور نبوت پر کہ وے طرف ایک خاص گروہ کے برتقدیر نبوت خاصہ کے یا طرف ساری اولاد آدم
کے برتقدیر نبوت عامہ اور رسالت کافہ کے جاکر خدائی پیغام پہونچاوین اور اونکو ایسی ٹہیک اور
درست تعلیم کرین کہ جس سے اپنے مبدا اعلےٰ جلشانہ کو اوسکی کامل صفتون کے ساتھہ پہچان کر اوسی

پاک اکیلے خدا کو عبادت کرین اور اوسکی حکم کو جو دنیا اور آخرت کی خوبی اور حیات ابدی کے کفیل
اور دنیا اور اخری کے عذابون اور جہنم کی عقوبتون سے نجات پانے کی دلیل ہون بجالاوین
اور جن جن عقیدون اور کامون سے اوس نے منع فرمایا ہوا وس سے بچین اور جیسی کہ اوس توانا
خدا کو رحیم و رحمن و کریم سمجہین ویسے ہی شدید العقاب ذی البطش بہی جانکر اوسکے مواخذہ سے
ترسان و لرزان رہین اور اوسکے حکم کے خلاف نکرین کہ جس سے دنیا مین نیک نام اور عقبی مین شاداں
رہین بہشت مین ہمیشہ ہمیش کمال خوشی اور عیش اور آرام کے ساتہہ بسر کرین اور چونکہ خداوند
جل شانہ نے بہشت مین پہونچنے نفس انسانی کا رستہ عبادت اور نیکیونکا قرار دیا ہے کہ جس سے
نفس انسانی کدورت اور ناپاکی سے پاک ہوکر اوس پاک ہمیشہ کے گہر یعنی بہشت مین رہے کسواسطے
کہ ناپاک کو پاک گہر مین آنے نہین دیتے اور عبادت اور نیکیونکا حاصل ہونا وابستہ کیا ساتہہ
درستی عقیدونکے جس سے شیطانی اغواسے بچکر شرک اور کفر اور زندقہ اور الحاد مین نہ پڑجاوین
اور اسیطرح ٹہیک طرح سے جاننے اون باتونکا جنکا ضرور ہے پس یہہ جاننا اگر صرف جاننا اور یقین
کرنا ہو تو اوسکو نظر کہتے ہین جیسے جاننا کہ بیشک خداوند تعالے ایک ہی خدا ہے اوسکے سوا کوئی
اور خدا نہین اور وہ حی قیوم علیم حکیم ہے اور علی ہذا القیاس دوسرے عقائد اور جو یہہ جاننا اسطور
پر ہو کہ اوسکو جانکر جاننے کے موافق کام مین لاوین جیسے جاننا فرضیت صلوۃ اور زکوۃ کا کہ
انکو مفروض جانکر نماز پڑہین اور زکوۃ دین پس اسکا نام ہے عمل پس یہہ قوت ادراکی کہ جس سے
نظر پیدا ہو قوت عاقلہ نظریہ کہلاتی ہے اور وہ قوت کہ جسکے ساتہہ عمل تعلق رکہتا ہے اوسکو قوت عاقلہ
عملیہ کہتے ہین اور نیز اول کے جاننے کو حکمت نظری کہتے ہین اور دوسرے کے جاننے کو حکمت عملی اور
حکمت نظری عبارت ہے درمیانی مرتبہ اور اوسط درجہ کے حاصل ہونے سے جو محمود اور پسندیدہ
ہے اور کم و بیشی کی دو طرفین ناپسند اور مذموم کمی کی طرف کا نام ہے تفریط اور بیشی کیطرف کا
نام ہے افراط اور اوساط کا نام ہے اخلاق فاضلہ اور ہر فضیلت کی دو طرفین ہوتی ہین اور
ایک وسط دونون طرفین مذموم اور وسط محمود جیسی فضیلت شجاعت کی دو طرفین ہین ایکتو افراط
کیطرف جسکو تہور کہتے ہین یعنی بیجا اور بے محل دلیری کرنا اور دوسری کمی کی جانب جسکا نام جبن
اور نامردی ہے یعنی جہان دلیری کرنا عقلاً اور شرعاً پسندیدہ ہو وہان نادلیر ہونا اور اون کے

درمیانین درجہ ہے وسط کا یعنی بموقع اور مناسب جگہہ جہان شریعت اور عقل حکم دین دلیری کرنا
جیسے جہاد مین پس یہہ محمود اور پسندیدہ ہے اور علی ہذا القیاس دوسری فضیلتون کا حال جنکی تفصیل
بہت طویل ہے بالجملہ دین اور دنیا کی خوبی وابستہ ہے اوپر درست اور صحیح عقیدون اور پاکیزہ خلاق
اور اچہے کامون کے اور ان مقصدونکا حاصل ہونا وابستہ ہے اوپر زائل اور دفع کرنے انکی ضدون
کے یعنی دور کرنا وہمی اور نادرست عقیدون اور بری خصلتون اور ناپسندیدہ خلقون اور فسق
وفجور کا اس خاص مصلحت اور حکمت سے ایزد تعالے رسول بہیجتا ہے نبی مبعوث کرتا ہے اور اوسکو
آسمانی وحی سے تعلیم کرتا ہے کہ اپنی امت کو آسمانی احکام تعلیم کرے اور انبیاء علیہم السلام مین سے
بعضونکو آسمانی کتاب عطا فرماتا ہے جیسے توریت وانجیل وزبور وفرقان اور دوسری صحف جو
دوسرے پیغمبرون پر نازل ہوے جیسی ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام پس جبکہ یہہ مقدمہ بیان ہوچکا
تو اس آیہ کریمہ کی لطافت سنو کہ قولہ تعالے للمتقین متقین جمع ہے کلمہ متقی کی اور متقی کہتے ہین
اوسکو کہ جو اپنے پروردگار خداوندگار جل شانہ سے ڈر کر اپنے نفس کا دنیا اور دین کے زیان
اور نقصان سے محفوظ رہنا چاہے یعنی برے عقیدون شرک اور کفر اور برے کامون فسق
اور فجور اور برے خلقون جیسے بخل اور نادلیری اور ابلہی اور وہمی خیالون سے اور جب ان
رذائل سے محفوظ رہنا چاہیئے گا تو ضرور ہوگا اوسکو اچھے عقیدے سیکہنا نیک کام کرنا اچھی خصلتون
اور پسندیدہ خلقون سے تخلق ہونا پس اس ایک کلمہ مین اشارہ ہوا طرف مطالب عالیہ کے جنکی
تفصیل اور ایضاح سے طویل الذیل کتابین بہری ہوئی ہین علم کلام اور علم اخلاق اور علم فقہ
کے پس ایک کلمہ کو دیکہو اور ان مطالب عالیہ کثیرہ کو دیکہو پس یہہ معجزہ عقلی نہین تو کیا ہے اور
اسکے سوا یؤمنون بالغیب اشارہ ہے طرف حکمت نظری کے اور یقیمون الصلوۃ اشارہ ہے طرف
حکمت عملی کے اور خلاصہ اسکا یہہ ہوا کہ خداوند غنی مطلق نیایش پسند ارزانش دوست ہی اسواسطے
تمکو نیایش اور بندگی کیطرف بلاتا ہے اور پسند کرتا ہے اون بندونکو جو اوسکے آگے سر خاک پر دہرتے
ہین اور نہایت ادب اور تعظیم سے یہہ بندگی ادا کرتے ہین اسیواسطے فرمایا یقیمون الصلوۃ اور یہ
نفرمایا یصلون باوجودیکہ حرفون مین کم تہا اور جب نیایش اور عبادت کا ارشاد فرماچکا تو ہدایت
کی کہ درماندون اور اہل حاجت کی دستگیری کرو پس یہہ کلمہ ممارزقنا ہم کیسا عام ہے اس توضیح

سے کہ جنکو جو نعمت اللہ تعالے نے بخشی ہے اوسمین سے دوسرونکو بھی بقدر مناسب کے دے جنکو مال
دیاہے وے زکوۃ دین صدقہ دین قرض دین غرض حاجت مندونکی دستگیری کرین اور پہر یہہ بھی
اشارہ کیا کہ اپنا سب مال نہ دے ڈالین کہ جس سے خود محتاج ہوکر مانگتے پھرین اسیواسطے فرمایا
وممایعنی اوسمین سے کچھہ اور جنکو علم دیاہے وے پڑھا وین جنکو معرفت کا علم بخشا ہے وے
معارف الٰہی سکھاوین جنکو حکومت دی ہے وے حکومت کا نتیجہ یعنی عدل اور انصاف اور
زیردستونکا آفتون اور ظلمون سے بچانا پس اسی مختصر آیت مین کیسے ارشاد ہین کہ اگر اونکو اجمالی
بھی بیان کرون تو یہہ مختصر سا ترجمہ مطول کے برابر ہوجاوے درینصورت اس مختصر ترجمہ کے
دیکھنے والون کے ملال کا اندیشہ اور یہہ نمونہ کیواسطے کافی اب دوسرے قول کی توضیح کیجاتی
ہے مؤلف رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین فلو لم یکتف بہا بعض الظالمین یعنی اگر نہ کفایت کی ساتھ
اس دائمی معجزہ قرآنی کے بعضے ظالمون نے - یہہ اشارہ ہے طرف بعضے مشرکون قریش کے جیسے ابوجہل
اور ولید وغیرہ کہ باوجود سچا معجزہ جاننے قرآن مجید کے نہرون وغیرہ کے معجزے چاہتے تھے چنانکہ
سورۂ بنی اسرائیل مین مذکور ہے قولہ تعالے ولقد صرفنا فی ھذا القرآن من کل مثل یعنی بتحقیق
ہم نے گردش دی اور پہرائے یعنی مکرر کیا اس قرآن مین ہر مثل فابی اکثر الناس الا کفورا پس انکار
کیا اکثر آدمیون نے مگر کفران نعمت یعنی ناشکری وقالوا لن نؤمن لک حتی تفجر لنا من الارض
ینبوعا یعنی کہا اونہون نے کہ ہم تجہہ پر ہرگز ایمان نہ لاوینگے یہانتک کہ تو چیر نکالدے ہمارے
واسطے ایک منبع اور چشمہ او تکون لک جنۃ من نخیل وعنب فتفجر الانہار خلالہا تفجیرا یعنی
یا ہو تیرا باغ چہوارون اور انگور کا پس تو چیر کر بہادے اوسکے بیچ مین نہرین چیر کر بہادینا پس ایسے
حاسدون کم ہمتون بے عقلون کے قول کا جو ایسے معجزے عقلی کو جسکے سبب سے ہمیشہ کی سعادت اور حیات
جاودانی حاصل ہوسکے سارے پیغمبرون کے معجزون سے اعلے تر نہ سمجہے اور محض حسد کی زبردستی
سے ایسی ایسی ناپسندیدہ خواہشین کین کیا اعتبار ہے ع ولی وثانیا نقول علے سبیل التنزل
انا نقطع النظر عن المقدمۃ الثانیۃ والثالثۃ ونکتفی بالمقدمۃ الاولی فنقول لا شک ان
المعجزۃ لا تختص بفن دون فن ولا بشیٔ دون شیٔ بل کلما لا یقدر علیہ الغیر فھو معجزۃ اذا
کان مقرونا بالتحدی ولا شک ان ھذا الشخص ادعی النبوۃ واتی بکلام ادعی امتناع الاتیان

بمثله وغیر العرب لما لم یکن من اهل الفن فلا یطلع علی اعجازه فلا یکون حجة علیهم فلا یکون مبعوثا علیهم لکن حینئذٍ للمستدل ان یقول انه اتی بما لا یقدر علیه جمیع العرب و اعترفوا عن آخرهم بالعجز عن الاتیان بمثله فنعلم منه صدق دعواه و به ثبت نبوته علی العرب بخصوصه لتلك المعجزة واذا ثبت نبوته علی العرب ثبت نبوته علی الابیض و الاسود لقوله تعالی وما ارسلناك الا کافة للناس وغیره من الآیات الدالة علی وجوب اتباعه علی العموم اذ لا یحتمل الکذب فی کلامه بعد ثبوت نبوته فی الجملة لکن لا یخفی انه لو قطع النظر عن المقدمتین الاخیرتین لا یمکن اثبات النبوة لاحد من الانبیاء علی العموم الا بهذا النحو ای الا اذا تحقق نص متواتر بینهم وکان ثبوت النص المتواتر عن غیره یدل علی عموم نبوته فیشکل

فارسی سوم گویم بر سبیل تنزل یعنی بسند کردن بر مقدمه اولی اینکه قطع نظر کنیم از مقدمه ثانیه و ثالثه یعنی دویم مقدمه باین خلاصه که علم بالمعجزه بد در ش حاصل میشود یکے آنکه خود ماهر آن فن بود که معجزه از جنس آن فن گمان برده میشود همچو ساحر بودن نسبت بمعجزه موسوی دویم آنکه تصدیق بشنیدن از ماهران آن فن که آن معجزه را از آن فن بودن وانمایند امامقدمه سویمی این که عادت الله و سنت او تعالے جاری نشده است بانیکه صرف ماهران را علم بالمعجزه می شود نه غیر ماهران را بلکه عام است ماهران را العلم خود غیرماهران را باعتراف ماهران از عاجز و زبون شدن خود ـ پس ازین دو مقدمه قطع نظر کرده صرف بمقدمه اولی یعنی عدم تخصیص معجزه بفنی دون فنی کفایت کنیم پس گوئیم که شک نیست که هر آئینه معجزه مختص نمی باشد بفنی فی فن دیگر و نه یک چیز نه دیگر چیز بلکه هر چه که بر آن قدرت نداشته باشد غیر مدعی نبوت آنست معجزه هرگاه مقرون بالتحدی بود یعنی در معرض معارضه و تحدی درآمده باشد و شک نیست که آن شخص یعنی حضرت سید المرسلین صلی الله علیه وآله وسلم دعوی نبوت کرد و آورد کلامی و دعوی کرد که از دیگران آوردن مثل این کلام ممتنع ست و غیر عرب هرگاه از اهل آن فن نبودند یعنی بلغاء و فصحاء نبودند ازین رو بر معجزیت این معجزه آگاه شدن نمی توانند پس بر آنان حجت نبود پس برین تقدیر این مدعی نبوت مبعوث نبود بر آنان یعنی بر غیر عرب لیکن استدلال کننده را میرسد چنین گفتن که هر آئینه آن مدعی نبوت آورد کلامی که بر آوردن مثل آن کسی از عرب قادر نشد بلکه همه و سراسر آنان اقرار و اعتراف کردند بعجز و زبونی خود ها از آوردن مثل آن پس دانسته شد

راست بودن دعوی این مدعی نبوت پس باین دلیل ثابت شد نبوت او بر عرب بسبب خصوصیت معجزه و هرگاه نبوت او بر عرب ثابت شد بر غیر عرب از سفید و سیاه نیز ثابت شد باید دانست که سفید رنگ مراد از باشندگان ملکی که سفید فام باشند چون ایرانیان و فرنگستانیان و اسود کسانیکه سیاه فام باشند چون حبشیان و زنگیان و هندیان مراد ازان سراسر مردم زاد باشندگان گوی زمین باشد لقوله الله تعالی وما ارسلناک الا کافة للناس یعنی نفرستادیم ترا ای رسول الله مگر برسالت باز دارنده همه کس از اتباع بدین دیگر جز دین اسلام از برای همه مردم ـ و جز این دیگر آیات قرآنی که دلالت کنند بر واجب شدن اتباع آن صلی الله علیه وآله وسلم علی العموم از بهر آنکه کذب را احتمال نبود در کلام او بعد ثابت شدن نبوت آن مدعی نبوت فی الجمله یعنی در ملکی از ممالک مثلاً در عرب لیکن پنهان نخواهد ماند که اگر قطع نظر کرده شود ازین دو مقدمه اخیره ممکن نخواهد بود ثابت کردن عموم نبوت برای کسی از انبیاء الا همین روش که هرگاه متحقق شود بنص متواتر از آن انبیاء و خواهد بود ثابت شدن نص متواتر از غیر آن صلی الله علیه وآله وسلم آنچنان نص متواتر که دلالت کند بر عموم نبوت او مشکل ست پس مشکل خواهد بود عموم نبوت او مترجم گوید که خلاصه این استدلال همین است که هرگاه نسبت عرب بسبب اعتراف آنان بعجز خودشان از آوردن کلامی مثل این کلام معجز نبوت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ثابت و از نبی صدور کذب هرگز روا نبود و این نص متواتر یعنی ما ارسلناک مشعر بعموم نبوت و احاطه رسالت آن علیه الصلوة والسلام بر همه مردم زاد باشندگان گوی زمین را بخوبی ثابت پس عموم نبوت اش نیز ثابت و از پیغمبران دیگر چنین نص متواتر معقول نیست پس نبوت هر یکی از آنان صرف بر گروهی بود که آنان بمعجزه آگاه شده باشند بر گروه دیگر ساری نبود از بهر آنکه نصی متواتر از نبی از انبیاء جز حضرت سید المرسلین صلی الله علیه وآله وسلم منقول نیست و چون منقول نیست دیگران چه سان و بکدام دلیل زیر فرمان نبوت آنان آمدن توانند علی الخصوص اهل اسلام که بنی اسرائیل نیستند و بتائید این دعوی که حضرت مسیح جز قبائل بنی اسرائیل بسوی قومی دیگر مرسل و مبعوث نشده عبارت ترجمه انجیل متی مترجم علمای مسیحیه وارد کنم در باب دهم آیت پنجم انجیل متی آمده ست که یسوع یعنی عیسی علیه السلام هرگاه آنان یعنی حواریان خود را بهر دعوت و هدایت مبعوث نمودن می فرمود آنرا فرمان داده می گفت که شما بسوی قومهای دیگر مروید و در شهری از شهرهای

سامریان وفلسطینیان داخل نشوید بلکہ بالخصوص نزدیک گوسپندان راہ گم کردگان اسرائیل بروید
وگوئید کہ پادشاہی آسمان یعنی یوم الجزا نزدیک ست - پس اگر گفتہ شود کہ عیسی علیہ السلام بہر ہدایت
ہمہ مردم زاد باشندگان روی زمین از جناب ایزدی محکوم بود درینصورت یعنی بر تقدیر تخصیص
ہدایت بنی اسرائیل و بازماندن از ہدایت اقوام دیگر معاذ اللہ نافرمانی خدا از عیسی علیہ السلام متصور
پس بالضرور میتوان گفت کہ نبوت آن علیہ السلام مخصوص بود نہ بعموم وہمچنین نبوت ورسالت موسی
علیہ السلام کہ بجز ہدایت بنی اسرائیل کاری نداشت تا آنکہ وفات یافت بخلاف حضرت خاتم الانبیاء کہ
بملوک ممالک چون نجاشی پادشاہ حبشہ وہرقل فرمانفرمائے روم وشام وپرویز وغیرہ کہ برآنہا
نگاشت دہدایت نامہ ہا روان کرد وہمہ را سوی خدا میخواند پس عموم رسالتش ثابت **اردو**
یعنی تیسرا جواب ہم کہین گے بر سبیل تنزل یعنی ادنی درجہ پر اس تقریر سے کہ ہم دوسرے اور تیسرے
مقدمے سے جو اس سے پہلے مذکور ہوے کہ معجزے کا معجزہ جاننا دو صورت سے ہوتا ہے ایک
تو خود عالم اور ماہر ہونا اوس فن سے جس فن کی جنس سے یہہ معجزہ گمان کیا جاوے جیسی ساحر ہونا
نسبت موسوی معجزون کے اور طبیب ہونا نسبت عیسوی معجزون کے اور دوسری صورت
یہہ ہے کہ اگرچہ یہہ شخص خود اوس فن سے کچھہ بہی واقف نہین مگر اوس فن کے ماہرون اور عالمون
سے سن لیا ہو کہ اونکے فن سے نہین بیشک معجزہ ہے اور تیسرا مقدمہ یہہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالے
کی عادت نہین جاری ہوئی کہ معجزونکے ظاہر کرنے مین جو پیغمبرون کے ہاتہہ جاری ہوتے ہین
اول ہی قسم پر کفایت کیجاوے یعنی اوس فن کے عالمون ہی پر ثابت دوسرون یعنی غیر ماہرون پر
ثابت نہو - پس ان دونون سے قطع نظر کرکے صرف پہلے مقدمہ پر یعنی اسپر کہ معجزہ خاص نہین ہوتا
اوپر کسی خاص فن کے یعنی ایسا نہین ہوتا کہ جتنے معجزے پیغمبرون سے صادر ہون وے طبابت
کے فن سے گمان کیے جاوین یا جادو کی جنس سے سمجھے جاوین اور دوسرے فن کی جنس سے
نہون - کفایت کرین پس ہم کہین کہ بالتحقیق معجزہ کسی خاص فن کے ساتھہ مخصوص نہین ہوتا کہ
ایک فن سے ہو نہ دوسرے فن سے یا ایک چیز سے ہو نہ دوسری چیز سے بلکہ جسپر غیر ایسے مدعی کا
قدرت نرکہتا ہو وہ معجزہ ہوتا ہے جب تحدی اور معارضہ کے ساتھہ مقرون ہو اور شک نہین اسمین
کہ بیشک ان مدعی نبوت علیہ الصلوۃ والسلام نے نبوت کا دعوی کیا اور ایسا کلام لائے کہ جسکے بابت بہین

دعوی کیا کہ دوسرا کوئی ایسا کلام نہین لاسکتا پس غیر عرب یعنی عجم کے رہنے والے چونکہ اس فن
بلاغت کے آگاہ اور ماہر نہین اسواسطے اس معجزے کے اعجاز پر مطلع نہین ہوسکتے پس انکے
اوپر حجت بھی نہین ہوئی درینصورت انکی نسبت اب مدعی نبوت غیر مبعوث ہوا یعنی ایسا سمجھا
جاوے کہ اللہ تعالےٰ نے یہہ نبی ان پر نہین بھیجا لیکن اسوقت استدلال کرنے والے کو یہہ
کہنا پہونچتا ہے کہ جب ایسے مدعی نبوت وہ کلام لائے کہ جسکی مانند لانے پر کوئی بھی قادر نہوا
سارے عربون مین سے اور اون سبنے اقرار کرلیا اپنے عاجز ہونیکا ایسے کلام کے لانے
سے پس اس سے اون علیہ السلام کے دعوی کا سچا ہونا ثابت ہوا اور عرب پر نبوت انکی ثابت
ہوگئی بالخصوص اسی معجزہ سے اور جب عرب پر انکی نبوت ثابت ہوگئی تو سب گورون کالون
پر یعنی ساری زمین کے باشندون پر ثابت ہوگئی اس قول الٰہی جلشانہ سے وما ارسلناک
الا کافۃ للناس یعنی ہم نے تجھکو اے رسول خدا نہین بھیجا مگر ساتھہ رسالت عامہ کے جو بازر کھے
ہر کسیکو تابعداری کرنے سے دوسرے دین کے سوا دین اسلام کی۔ اور سوا اسکے اور
آیتین دلالت کرنے والین اوپر واجب ہونے تابعداری اور اطاعت اون علیہ الصلوۃ والسلام
کے علی سبیل العموم اسواسطے کہ اس کلام مین جھوٹ کا احتمال تو باقی ہی نہین بعد ثابت ہونے
اونکی نبوت کے فی الجملہ یعنی ایک گروہ ہی پر سہی یعنی عرب ہی پر بسبب اونکی واقفیت کے فنون
بلاغت سے مطلب یہہ ہے کہ نسبت ایسے مدعی نبوت کے نبوت تو ثابت کسی گروہ پر ہوا اور نبی جھوٹ
نہین بولتا کسواسطے کہ خود اونکے نبیونکے صحیفون مین علی الخصوص توراۃ مین موجود ہے کہ خداوند
تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو نبی ہمپر جھوٹ بناوے یعنی جو بات کہ اللہ تعالےٰ نے اوس سے نہین کہی وہ
اپنی طرف سے بناکے کہے تو ہم اوسکو مار ڈالین۔ اور جب یہہ مدعی رسالت مارے نہین گئے
تو بیشک ایسے نبی نے جھوٹ بنایا نہین تو سچ ہے کہ یہہ آسمانی کلام وحی ہے اور جب یہہ سچی وحی
ٹھہری تو عام ہونا ایسی نبوت کا ساری زمین کے باشندون پر ثابت اور متحقق ہوگیا۔ اور
جو ہم قطع نظر کرلین ان دونون مقدمون سے یعنی دوطرح سے حاصل ہونا علم بالمعجزہ اور
جاری نہونے عادت الٰہی جلشانہ وعم نوالہ کے اور پہلی ہی قسم پر کفایت کرین تو ممکن نہین۔
نبوت علی العموم کا ثابت کرنا کسی پیغمبر کی نسبت بھی مگر اسطرح سے کہ اوس پیغمبر سے کوئی نص

صریح متواتر جو دلالت کرے اس امر پر کہ اوسکی نبوت عام ہے نسبت سارے باشندون
روے زمین کے لیکن ایسی نص متواتر کا کسی نبی سے سواے حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا کے ثابت کرنا مشکل ہیں عموم نبوت اونکی مشکل - مترجم کہتا ہے کہ اس
تقریر کی توضیح و تبئین اسطرح سے ہے کہ جب ایک گروہ خاص پر کسی نبی کی نبوت ثابت ہوجاتی ہے
تو وہ نبی سچا نبی مانا جاتا ہے اور اوس سے جھوٹے کلام کا نکلنا محال سمجھا جاتا ہے اور دشوار
پھر اگر یہی نبی ظاہر کرے کہ خداوند تعالے نے مجھکو عام مخلوق کیطرف مبعوث اور رسول کیا ہے
اور یہہ اظہار اوس نبی کا متواتر نص سے ثابت ہوجاوے تو بیشک ایسا نبی سب گروہونکی طرف
مبعوث اور رسول خدا سمجھا جاویگا اور جس نبی کے باب مین ایسی نص متواتر پائی نجاوے
تو وہ نبی ہوگا مبعوث طرف خاص اوسی گروہ کے جنھین وہ مبعوث ہوا جیسے عیسی اور موسی علیہما السلام
کہ انکی نبوت کے باب مین علی العموم ہونیکی مظہر اور مثبت کوئی نص موجود نہین بلکہ حضرت عیسی
علیہ السلام کی نبوت کے خاص بنی اسرائیل پر منحصر ہونے کی نص متواتر ہے یعنی نصرانیونکی کتابین
چنانکہ انجیل متی اسوقت موجود ہے دسوان باب پانچوین آیت اس عبارت سے ہے ان بارہون
یعنی اپنے حواریونکو یسوع نے بھیجا اور انھین حکم دے کے کہا کہ غیر قومونکی طرف مت جاؤ اور
سامریون کے کسی شہر مین داخل مت ہو بلکہ خصوصا اسرائیل کے گھر کے کھوے ہوے بھیڑون کے
پاس جاؤ اور چلتے چلتے منادی کرو اور کہو کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آئی - اور اسیطرح
حضرت موسی علیہ السلام نے سواے بنی اسرائیل کے کسی اور قوم کی دعوت نہین کی اس سے صاف
سمجھا جاتا ہے کہ اگر یہہ دونون علیہما السلام نبوت عامہ کے ساتھ مبعوث ہوتے تو بیشک اور قومونکو
بھی خدا کیطرف بلاتے اور جب نہین بلایا تو بیشک وے نبوت عامہ اور رسالت کافہ پر مبعوث
اور رسول نتھے اور نہین تو لازم آتا ہے کہ معاذ اللہ ان دونون علیہما السلام نے اپنی نبوت
اور رسالت کا کام پورا نہین کیا بلکہ ادھورا کیا خداوند تعالے کے حکم کی فرمانبرداری ان سے
کامل نہین ہوئی اب لازمہ ایمان تو یہی ہے کہ کہین کہ یہہ دونون علیہما السلام خاص گروہ یعنی
بنی اسرائیل کے رسول تھے اور اون ہی کیطرف مبعوث ہوئے اور اونکو دعوت اور ہدایت کرکے
حجت الہی جلشانہ کی اونپر پوری کردی اور اپنے مالک کا حکم پورا پورا بجا لائے در حقیقت شریعۃ

موسی اور نیز شریعت عیسی ہمارے نسبت نہین کسواسطے کہ ہم بنی اسرائیل نہین بر خلاف شریعت محمدی علی صاحبہا الصلوة والسلام کہ وے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بموجب نص متواتر وما ارسلناک الی آخر الآیۃ اور نیز بموجب آیہ هو الذی ارسل رسوله بالهدى ودین الحق لیظهره علی الدین کله یعنی بہیجا خداوند تعالے نے اپنا رسول یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھہ ہدایت کے اور سچے دین کے تاکہ غالب کرے اوسی سچے دین کو اوپر سارے دینون کے مبعوث ہوئے طرف سارے اہل زمین کے اسواسطے عرب اور یہود اور نصاری اور صابئون اور ہندوون اور حبشیون اور ترکون اور دیلمیون وغیرہ قومونپر تبعیت اون علیہ الصلوة والسلام کی واجب ہے یہہ تہا تہوڑا سا بیان کہ براد ہدایت اور خیر خواہی اپنے ہم جنسون یعنی سارے آدمیونکی زبان پر آگیا براو اتمام افادہ کے تحریر ہوا واللہ یهدی من یشاء الی صراط مستقیم وهو اللہ الرحمٰن الرحیم عربی لا یقال اتفاق عموم العرب علی العجز عن الاتیان بالمثل غیر معلوم واتفاق خصوص المسلم غیر نافع اذ لا یعلم کونهم صادقین فی هذه الدعوی لانا نقول اولا بالنقض السابق فان اتفاق عموم السحرة والاطباء علی العجز غیر معلوم واتفاق من آمن فیهما غیر نافع فارسی یعنی گفتہ نشود کہ اتفاق کردن عامہ عرب بر عاجز شدن آنان از آوردن مثل قرآن معلوم نیست واتفاق کردن خاص مسلمانان عرب سودی نمیدہد از بہر آنکہ ما نمیدانیم آنانرا درین دعوی وگفتار راست گویندگان، از بہر آنکہ جواباً خواہیم گفت اولا بنقض والزام سابق باین تقریر کہ اتفاق کردن ہمہ ساحران وسراسر طبیبان با معلوم نیست واتفاق کردن کسانیکہ ایمان آوردند بآن دو سودی نمی دہد۔ وایضاح کلام چنین کہ این معنی کہ زمان اظہار معجزہ موسوی ایمن وسر بسر ساحران از آوردن کاری کہ موسی علیہ السلام آورد یعنی عصا را مار کرد و دریای نیل را بر شگافت زبون شدند و عاجز آمدند معلوم نیست و این کہ یہود کہ بہ موسی علیہ السلام ایمان آوردند چنین دعوی بر زبان دارند کاری بر نمیگشاید چہ احتمال دارد کہ بسبب ایمان آوردن خود چنین وامی نمایند وہمین سان دعوی نصاری خالی از شبہ نبودہ است کہ شاید بمراعات این کہ باین ہر دو علیہما السلام ایمان دارند این دعوی بر زبان می آرند ورنہ محتمل کہ اصل کار دیگر گون بودہ باشد اردو اور کہا نہ جاویگا کہ سارے عرب کے باشندونکا بالاتفاق کہنا کہ بیشک اوس زمانے کے سارے فصیح

بلیغ قرآن مجید کے مثل لانے سے عاجز ہوگئے معلوم نہین اور عربون مین سے صرف مسلمانونکا
کہنا کچھہ فائدہ نہین دیتا یعنی محتمل ہے کہ چونکہ کسی خاص سبب سے ایمان لائے ہون اور یہہ اسی غرض
سے یہہ دعوی کیا ہو کہ سارے فصیح بلیغ اسکی مثل لانے سے عاجز ہوگئے تہے اسواسطے کہ ہم ایسے
دعوی کرنے والون کو اس دعوی مین سچا نہین جانتے اسواسطے یعنی اس سببسے دین اسلام کے
مخالف یہہ بات کہہ نہین سکتے کہ ہم جواب دے سکتے ہین اونکے ایسے اعتراض سے اول تو بطریق
نقض اور الزام سابق کے اس تقریر سے کہ متفق ہوجانا سارے ساحرون کا اور ساری طبیبونکا
اس امر پر کہ وے عاجز ہوئے تہے لانے سے مثل اون کامونکے جو اون دونون علیہما السلام سے
ظاہر ہوئے تہے ہمکو معلوم نہین اور یہود کا دعوی مفید نہین بسبب ایمان لانے انکے کے موسی
علیہ السلام پر اور ایسے ہی دعوی نصرانیون کا جو ایمان لائے اوپر حضرت عیسی علیہ السلام کے
وثانیا یکفی اتفاق من یجزم العقل بعدم تواطئهم علی الکذب وان کان قلیل من المسلمین
منه اذ المقصود حصول العلم بالعجز عن الاتیان بالمثل فاذا جزمنا بعدم التواطی علی
الکذب فقد حصل الجزم من خبر المدعی منهم ایضا یعنی جواب دوم این ست که کفایت
میکند مسلمانرا اتفاق گروہی که عقل بالجزم حکم میکند بسازوار و متفق نبودن آنان بر کذب واگرچه
این گروہ کمتر شمارہ باشند از میانه آنان یعنی از جمله عرب زیرا که مقصود حاصل شدن علم ست
بعاجز بودن آنان از آوردن مثل آن یعنی کلامی مقابل قرآن پس ہرگاہ عقل بالجزم حکم میکند
بر عدم توافق و مواطات بر کذب نسبت این گروہ پس حاصل میشود مارا یقین از خبر مدعی از آنان نیز
اردو ترجمہ دوسرے یہہ کہ اتفاق کرلینا ایک ایسے گروہ کا کہ جنکی نسبت عقل بالجزم حکم کرتی ہے
کہ سارے کے سارے جھوٹی بات پر متفق نہین ہوسکتے کافی ہے اور اگرچہ ایک گروہ ہو عربکے
مسلمانون مین سے پس جس حالت مین کہ عقل نے بالجزم حکم کیا اونکے متفق نہونے پر اوپر ایک
جھوٹی بات کے پس ثابت ہوا سچا ہونا خبر اوس شخص کا جو مدعی یعنی مدعی نبوت ہوا اونمین سے
هذا مع اشتمال القرآن علی کثیر من الاخبار عن المغیبات کما لا یخفی علی المتتبع فیه
دابا دیوما کون القرآن من الله تعالی التفکر فیه والنظر فی رموزه ودقائقه من
العلم المرکوزة والحکم المشتمل علیهما مع النظر فی بیان الشریعة المتبنة وحاصل الشرایع

تعظیم الله تعالے والثناء علیه والانقیاد بطاعته وصرف النفس من حب الدنیا والترغیب
فی سعادة الآخرة ولا طریق الی الله تعالے الا من هذا الوجه **فارسی** واین که مذکور
شد پیوند بریده و یکجا شده است برشامل بودن قرآن مجید بر بسیاری از مغیبات یعنی خبر دادن
انا عاظم امور که هنگام اخبار نشانی از آن پدید نبود و بعد از آن بر طریق اصوب وسبیل احسن جلوه
فروش پیدائی شدند همچو قوله تعالے اولم یروا انا نأتی الارض ننقصها من اطرافها والله یحکم
لا معقب لحکمه وهو سریع الحساب در پارهٔ سیزدهم در رکوع اخیر سورهٔ رعد یعنی چه نمی بینند
آنان که ما زمین را کم میکنیم از سو هاے آن و ایزد تعالے حکم میکند و کسی پس انداز نده نیست فرمان
او را و او تعالی زود حساب است - باید دانست که این خبر دادن ست از مفتوح شدن ممالک
عجم از شام و روم و ایران و دیگر اقالیم که بر اسلام کشوده شد و زمانی که این آیت نازل شد جز
معدودی از کسانی که باسلام مشرف شده او مشرکان همه به بیم جان بودند پس انگاه کدام قرینه
بر تسلط اسلام و انتزاع ممالک وسیعه و در دست آوردن بلاد فسیحه پیدا بود و همین سان دیگر
اخبار بالمغیبات موجود اند ایراد آن در این مختصر بر نسزد آن چنانکه پژوهشگری که جاویدان در آ
روزگار درین پژوهش بود پنهان نخواهد ماند و اندیشیدن در مبانی و معانی قرآن مجید و
وا نشگافتن رموز و دقائق آن و حکمتهای که این آسمانی نامه بر آن مشتمل ست با نظر کردن در بنای
شریعت که درین مقدس کتاب جا یافته تائید میکند منزل من الله بودن آنرا و حاصل شریعت
تعظیم خداوند تعالے و ستایش آن یگانه خدا و طاعت کردن بفرمان آن داور دادار و باز
گردانیدن نفس ست از دنیا و راغب و خواهش کردن آن در حصول سعادت اخروی ست
که جز آن راهی بخدا رسیدن نیست - مترجم گوید که مقصود حضرت مؤلف رحمه الله تعالے از همین سست
کرد افزودن از بلوغ قرآن مجید باقصی مدارج بلاغت که بلغاء عدنان و فصحای قحطان و سائر
خطباء عرب را از آوردن مثل عاجز و درمانده کرد در قرآن مجید اخبار بالمغیب یعنی پیشین گوئیهان
اند که جز عالم الغیب والشهادة دانای نهان و آشکار دیگرے را بیرون از توانستن و خارج
از حیطهٔ مقدرت ست درین آسمانی کتاب موجود آن چنانکه انموذجی از آن مذکور شد معهذا هرچه
مقصود از رسالت و خواسته از نبوت بود یعنی اعراض و انشکراه از زخارف دنیا و اقبال

ورہ دآوردن سوی خداوند تعالےٰ تبکمیل حکمت نظری یعنی درستی عقائد حقہ وتہذیب اخلاق وتحسین اعمال وخجستگی افعال بجناب دارای سنی خداوند تعالےٰ نیایشگر پیاسازکردہ دلبستن و بہ بجاآورد فرمانہا وبازماندن ازناقرسودہ دیدہ کشادن وہنگام دوری گزیدن روان از کالبد خاکی بسوی پاک جاگزیدن وجاویدان جاوید درآن ستودہ ایوان فرخندگی سامان آرامش گزین آمدن بروی کہ گاہی وزینہار بیرون برآمدن ازچنین شادمانی کاشانہ جاودانی خانہ متصور نبود وبدیدار خدای ہستی وہمنشینی باسرشان پاک ودیگرستودگان وفرازین رتبتان گوی خاک کہ حضرت انبیاء ورسل علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام باشند ومعاشر صدیقان و شہیدان بشادمانی کہ گفتن آن بزبان راست نیامد وجز رسیدگان آن فرازین گاہ دیگری بآن راہ بردن وپی بود آن دریافتن نتوانند شادمانہ جاودانہ زیستن وہمزاد تکمیل این مقصود درین خاکی جہان آرامش وآسایش پدید آمدن بضبط قوانین عدالت بار ووضع ضوابط خرد آثار مصالح راپدید آمدن ومفاسد راپنہان گردیدن واساس برکندہ شدن ہمہ وسراسر درین خداوندی کتاب معجز خطاب میتوان دریافت بروشیکہ مقصودی ازمقاصد مقصودی ازمصائدازآن متروک نماندہ وبسوی کتابی دیگر کہ ازآسمان فرودآید ونیز بسوی پیغمبری از پیغمبران کہ چینی ازاحیان وعصری ازاعصار تاروز جزا بدرجہ رسالت ونبوت پاکشایدجائے نماندپس وجدان این مقاصد درین آسمانی نامہ مؤید تصدیق ست باین بیان کہ ہمانا این ہمایون نامہ خداوندی گفتار راس المعجزات ست نازل شدہ ازدرگاہ حضرت خالق کائنات رب الارض والسموات

اُردو اور ساتھہ اسکے یعنی ساتھہ کمال اعجاز قرآن مجید کے شامل ہونا قرآن مجید کا اوپر بہت سے اخبار عن المغیبات یعنی اون پیشین گوئیون کے کہ اول جنکا کوئی نشان ونشان وقرینہ موجود نتہا بلکہ کافرون اور منافقون اور مشرکون کے خیال مین بالکل محال عقلی اور ممتنع عادی سمجھے جاتے ہین قرآن مجید مین مذکور ہین اور پہر ویسے ہی ظہور مین آئے جیسے کہ جسوقت صرف چند آدمی ایمان لائے تہے کہ جنکی تعداد چالیس مرد وعورت سے زیادہ نہ تہی اور وہ بہی ضعیف وبمقابل مشرکون قریش کے کسی شمار مین بہی نہ تہے چہ جای دوسرے قبائل عرب کہ بت پرست اور بد دین تہے اور اکثر یہود ونصاریٰ اور مجوس کا تو ذکر ہی کیا ہے

اور کوئی سامان لڑائی کا اور سرمایہ غلبہ کا موجود نہ تہا آیت قرآنی نازل ہوئی اولم یروا انا ناتی الارض ننقصها من اطرافها واللہ یحکم لا معقب لحکمه وهو سریع الحساب یعنی کیا نہین دیکہا اونہون نے کہ ہم آتے ہین زمین پر جس حال مین کہ ہم کم کرتے جاتے ہین اوسکو طرفون سے اور اللہ تعالے حکم کرتا ہے اور کوئی اوسکے حکم کو پیچھے ڈالنے والا نہین یعنی ہم کیونکر طے کرتے ہین زمین مراد یہہ کہ زمین کی طنابین کہینچکر ہاتہہ مین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اون کے جانشینون رضی اللہ تعالے عنہم کے ہاتہہ مین دے دیتے ہین پس موافق اس اخبار عن الغیب یعنی پیشین گوئی کی صرف کئی برسون مین سارا عرب کا ملک اور شام اور مصر اور ایران کی سلطنت برباد ہوئی اور اسلام کے جوانمردون نے ایسے ایسے بادشاہون کے جنکے لشکرون اور خزانون اور سامانونکا کچھہ شمار اور حساب ہی نتہا باوصف دعوی جہان کشائی اور جہوٹے دعوی کشور گیری اور فرمانروائی کے جنکے پندار اور وہم مین پڑکر خدا سے غافل تہے اور اپنے آپکو مالک مین کا وہم کرتے تہے لاٹھیان مارکر مار ڈالا اور اونکے سارے سامان سلطنت اور اونکے خزانے اور دفینے سیکڑون اور ہزارون برسون کے لشکر اسلام کے مجاہدون حضرت خاتم الانبیاء علیہ وعلی آلہ وصحبہ الصلوة والسلام کے پیرورن کے نصیب ہوئے اونکے پردگیان مشکوی شاہی اسلام کے غازیون کی لونڈیان بنین تاریخی کتابین نصرانیون اور اسرائیلیون کی جو سراسر دلی دشمن ہین اسلام کے اور جراحت رسیدہ اور زبان کشیدہ ہین اسلامیون سے موجود ہین اور غزوات اسلامی جو علماء اسلامیہ نے بہت صحت اور سند کے ساتہہ ہوبہو بے تفاوت اور بدون کمی بیشی کے لکھے ہین بینہ ناطق اور شاہد صادق موجود ہے جسکو شک ہو وہ مخالفون کی تاریخین اور اہل اسلام کے غزوات اور جہادات کی کتابین دیکہہ لے کہ ان کتابون کی ہر سطر علی الخصوص نصرانی گروہ کی تاریخین گواہ ہین جہٹلانے والے کو جہٹلا کر علی رؤس الاشہاد یعنی سبکے روبرو برسر محکمہ عدالت جہوٹون کو جہوٹا اور سچونکو سچا صاف ظاہر کرتے ہین دوسری آیت هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله وکفی بالله شهیداً یعنی وہ خداوند ایسا ہے جسنے بہیجا اپنا رسول ہدایت کے ساتہہ اور دین کے ساتہہ تاکہ غالب کرے اوس دین کو سب دینون پر دیکہو جہادسنانی یعنی تلوارون اور نیزون کے زور سے اور جہاد لسانی یعنی سچی دلیلون اور قطعی برہانون سے جو قرآن مجید مین موجود ہین

یہ پاک دین کیسا جلد ساری جھوٹی آیتون اور گمراہی ملے ہوئے دینون پر غالب ہو گیا اور اس پیشین
گوئی نے کتنا جلد اور کیا خوب اپنی روشنی دکھائی سارے جھوٹے شیطانی چراغ اس نور کے غلبہ سے
بجھ گئے جسکو اللہ تعالے نے نیکی سمجھ دی تھی اور سعادت اور نیک بختی سے حصہ عنایت کیا تھا لاکھون
اس دین مین داخل ہوئے اور ولی اور قطب بنے اور جو نادان عقل سے بے نصیب تھے اور اون کا
جھنمی رہنا تقدیر آلٰہی مین تھا وے گمراہ رہے الحاصل ساری پیشین گوئیان قرآن مجید کی ایسی
ہی ہین چنانکہ مین مترجم اس رسالہ کا اپنے دوسرے رسالہ مین جو ابھی جلد انشاء اللہ تعالے برا
تفصیل ایسے ایسے اجمالون کی تالیف کرکے اسی ترجمہ کا ضمیمہ اور ملحقہ قرار دونگا اس سے زیادہ خبار
بالمغیبات صاف ظاہر کر دونگا کہ جس سے سوائے مرد نا انصاف متجاہل یا بے عقل جاہل کے اور
کسی دانشمند با انصاف کو قرآن مجید کے راس المعجزات اور منزل من رب السموات ہونے مین
شک نرہے آفتاب سے زیادہ روشن اپنی آنکھ سے دیکھ لین بتوفیق اللہ تعالے وحسن ارادت لپر
ایسے اخبار عن المغیبات موئد ہین جلیسے کہ پوشیدہ نرہیگا او پر ڈہونڈنے والے سچے کے اور نیز
تائید کرتا ہے اس آسمانی معجزہ قدسی خطاب کے منزل من اللہ ہونے کے اسمین فکر کرنا اور اسکے
رمزون اور دقیقون کو نظر کرنا اور اون علمون اور حکمتون کا جو اسمین رکھے گئے ہین اور جنکو
یہ آسمانی کتاب احاطہ کر رہی ہے دریافت کرنا اور اوسکے سوائے بیان شرائع اور نوامیس
جو اسکے کلمات مقدسہ مین ثابت اور راسخ ہین اسواسطے کہ حاصل شریعت کا تعظیم آلٰہی جل شانہ
اور اوسکی ثنا اور حمد اور اوسکے حکمون کے فرمان برداری کرنا اور نفس کو باز رکھنا دنیا کی محبت
سے اور رغبت دلانا طرف سعادت اخروی کے اور کوئی سبیل نہین اللہ تک پہونچنے کی سوائے
اسوجہ کے۔ مترجم کہتا ہے کہ مقصود حضرت مولف کا یہ ہے کہ اللہ سبحانہ تعالے حکیم مطلق ہے
اور حکیم کوئی ایسا کام نہین کرتا کہ حکمت اور مصلحت سے خالی ہو اس نظر سے بنظر دقیق اور فکر
عمیق ظاہر ہوا کہ نبوت اور رسالت سے مقصود یہی ہوتا ہے کہ اللہ سبحانہ تعالے نوع انسان مین
سے ایک خاص گروہ کو برگزیدہ کرکے درمیان اپنے اور درمیان اپنے بندون کے واسطہ او
وسیلہ قرار دیتا ہے تاکہ یہ خاص برگزیدگی دوسرے بندونکو جنکی راہنمائی اور ہدایت کے
واسطے بھیجے گئے ہون اونکی مصلحتون سے جو دنیا اور دین مین مفید ہون واقف اور آگاہ کرکے

اونکو نجات کا راستہ بتاوین اور دوزخ کی آگ سے بچاوین اور جنت کے رہنے والے اونکو
بتاوین اور یہہ امر حاصل نہین ہوتا بدون اسکے کہ پیغمبرون کی تعلیم سے اچھے اخلاق اور فضائل
جیسے حکمت اور پرہیزگاری اور دین کے کامون اور اپنے حفظ ناموس اور مال کیواسطے دلیری
کرنا اور عدالت اور میانہ روی کام مین لانا اور ان فضائل کی ضدون سے جنکو رذائل کہتے ہین
برکنار رہنا یعنی وہمی اور بے عقلی کے ناپاک عقیدون سے بچنا اور فسق وفجور اور دنیا کے بیہودہ
کامون اور اوسکی محبت سے جو ساری خطاؤن اور سربسر گناہونکی جڑ ہوتی ہے پرہیز کرنا اور
شرائع اور عبادتون کے طریقے اور معارف کی رمزین سمجھنا اور ہر کام مین اور ہر حال مین اوسی
ایک خدا بے مثل اور بے ہمتا کا شناسا ہونا اور کفر اور شرک اور بدکاری اور ناپاک گفتگوون سے
محترز اور مجتنب رہنا کہ جس سے بروقت پہونچنے مقدار اجل کے جوہر جاندار کیواسطے ناگزیری
اور ضروری ہوتی ہے اس خاکی گہر سے پاک صاف جانا اور پاک بہشت مین جو پاکون کے
واسطے ہمیشہ کا ٹہکانا ٹہرایا گیا ہے ہمیشہ ہمیش خوش رہنا - پس یہہ سب باتین قرآن مجید مین ایسے
کامل بیان اور شامل تقریر سے مذکور ہوئے ہین کہ اہل عقل انکو سمجہکر صاف دلسے ایمان لاتے ہین
چنانکہ مین ہیچ نیرز خاکسار مترجم اس رسالہ کا انشاءاللہ تعالے اپنے ضمیما ور ملحقہ مذکورہ مین چند
آیتین قرآن مجید کی ایسی تفسیر اور بیان سے وارد کرونگا جس سے ثابت ہوجاوے کہ قرآن مجید
مین سے اگر اسیقدر آیتین نازل ہوتین تو اہل ایمان کیواسطے دنیا اور دین مین کافی اور وافی
ہوتین مگر عادت الہی جلشانہ بمقتضاے حکمت بالغہ جسکے کنہ اور بہید سے وہی غیب دان حکیم مطلق
آگاہ ہے ساتہہ کمال تفصیل اور توضیح کے جاری ہوئی ہے کہ جس سے بندے تفصیل و اجمال و ابہام
و تصریح مکرر سہ کرر سمجہلین اور اللہ سبحانہ تعالے کی حجت بخوبی تمام ہوجاوے اور جو اپنی بدبختی
اور شیطان لعین کے بہکانے اور دوسرے گمراہون کے اغوا اور گمراہ کرنے سے نمانین اون کو
بروقت سزا و جزا اور پیش ہونے اعمال کے کوئی عذر اور حجت باقی نرہی اور اسکے سوا چند آیتون
کی رمزین اور دقائق اسرار بہی بیان ہونگے انشاءاللہ تعالے ع و لی ھذا ابا النسبۃ الی
المعجزۃ التی جعل ھذا النبی اصلا لاساس الاسلام فارسی این ہمہ کہ گفتہ شد نسبت
آن معجزہ است کہ این نبی علیہ الصلوۃ والسلام آنرا بنیان قرار داد بہر کاخ اسلام یعنی قرآن مجید

اُردو اور یہ کلام بہ نسبت اوس معجزہ کے ہے جسکو ان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصل اور بنیاد ٹھرایا واسطے اسلام کی عمارت کے عربی واما سائر معجزاتہ وخوارق عاداتہ میتاو حیا صغیرا وکبیرا فھی اکثر ان تحصی حتی ضبطھا بعض علمائنا الاعلام فی اربعۃ آلاف واربعمائۃ واربعین وبعضھم ضبطوا خصوص المعجزات فی الف لا انقص وکادان یبلغ بعضھا حد التواتر کانشقاق القمر وتسبیح الحصی فی یدہ واجراء الماء من اصابعہ وتکلم الحیوانات معہ وتظلمھا بحضرتہ واشباع جمیع کثیر بطعام قلیل الی غیر ذلک الا ان الانصاف ان شیئا منھا لا یبلغ حد التواتر بحیث تطمئن بھا النفس ولعل السر فی عدم انضباطھا من قدماء الاصحاب عدم اعتنائھم بھا لوجود القرآن العظیم بینھم وتنزیلہ یوما فیوما فلا یلتفتون معہ الی ماھو دونہ فی نظرھم فان الاصحاب کلھم فصحاء العرب وکلھم آمنوا باعجاز القرآن لعلمھم برموز الفصاحۃ ودقائق البلاغۃ فکل آیۃ لھم برھان متین وکل سورۃ فی نظرھم ثعبان مبین وکل قصۃ وحکایۃ عندھم بیضاء للناظرین فکانوا یھتمون فی امر القرآن واھتمام الوحی بہ غایۃ الاھتمام کما نقل ان کاتب الوحی منھم جمع کثیر ولا یشعرون الی انہ سیاتی اقوام من الاعاجم وغیرھا غیر متدبر لاعجاز القرآن فلو ضبطوا غیرہ من المعجزات لکان النفع لھم مع انہ لا یکون ضبط سائر معجزاتہ بانقص من ضبط معجزات سائر الانبیاء کما ستطلع علیہ اذا سائر مشترک فی عدم بلوغہ حد التواتر فان ضابط معجزات عیسی علیہ السلام لا یکون الا اثنین او ثلثۃ ولم یبق من الیھود فی زمان بخت نصر من یحصل من خبرھم العلم بالنسبۃ الی معجزات موسی علیہ السلام وغیرھما من الانبیاء حالھم معلوم منھا فارسی اما سائر معجزات وخوارق عادات آنحضرت صلعم صادرہ زمان وفات شریف وہم حین حیات مبارک کودکی ہنگام وکلانی زمان بیس آن بیش از آن اند کہ احصار وشمار کردہ شوند تا اینکہ بعضی از علماء نامور ما در چار ہزار و چار صد وچہل منضبط کردند وبرخی خصوص معجزات را در یکہزار بی کم ازین بحیز ضبط آوردہ اند وبعضی ازین معجزات قریب بحد تواتر رسیدہ اند ہمچو دو پارہ شدن ماہ وتسبیح خواندن سنگریزہ در دست مبارک آنحضرت صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وروان شدن آب از انگشتان

آن والاجناب وگفتار کردن جانوران باآن علیه الصلوٰة والسلام و دادخواستن جانوران از آن جناب
قدسی رتبت وسیر کردن جماعتی کثیر را بطعامی قلیل وجزازین مگر انصاف اینست که چیزی از آن بحد
تواتر نرسید بروشیکه نفس را بآن طمانینت پدید آید وشاید سر پنهان درازنهان در منضبط نشدن
معجزات از قدما را اصحاب رسول الله صلعم ورضی الله عنهم توجه نداشتن آنان بآن معجزات باشد
بسبب موجود بودن درمیان آنان معجزهٔ قرآن مجید ونازل شدن آن روز بروز پس آن بزرگان
التفات نداشتند سوی انچه که کم ازان یعنی کم از قرآن مجید بوده اند در نظر آنان پس هر آئینه صحابه
والامقام سراسر وبالتمام فصیحان عرب بودند وایمان آوردند باعجاز قرآن مجید بسبب آگاه بودن
خودشان از رموز فصاحت ودقائق بلاغت پس هر آئینه از بهر آنان بر هانی بود همه استوار وهر
سوره در نظر آنان ثعبان مبین یعنی چون معجزهٔ موسیٰ علیه السلام که چوبکی اژدها بیکر شد و هر قصه و
حکایت نزدیک آنان ید بیضای بود از بهر نگرندگان یعنی ودیمی معجزه موسیٰ علیه السلام پس اهتمام
داشتند در کار قرآن مجید ومنضبط ماندن وحی اهتمام کلی وتوجه وافی آنچنان که منقول ست که
ازمیانه صحاب کرام نویسندگان بسیار بودند وآگاه نبودند ازین که نزدیک ست که عجمیان و
دیگران جزاین عجمیان تادریابندگان اعجاز قرآن مجید خواهند بود پس اگر افزون از قرآن مجید
دیگر معجزات راهم منضبط میکردند بها ناسودبار ترآمدی از بهر آنان یعنی اعجام وبااین همه منضبط شدن
همه معجزات آنحضرت صلعم کم نیست از منضبط شدن معجزات همه انبیاء علیهم السلام آنچنانکه تو
بر آن آگاه خواهی شد زیرا که همه آن معجزات مشترک اند در نارسیدن بحد تواتر یعنی آنچنانکه معجزات
سراسر انبیاء علی نبینا وعلیهم الصلوٰة والسلام بحد تواتر نرسیده اند همچنین معجزهٔ حضرت خاتم الانبیاء
صلعم بحد تواتر نرسید جز معجزهٔ اعلےٰ راس المعجزات یعنی قرآن مجید که از حد تواتر فراتر آمده
خود عیان ست پس هر آئینه ضبط کنندگان معجزات حضرت عیسیٰ علیه السلام نخواهند بر آمد مگر دو یا سه
کس وازیهود در زمان بخت نصر چنین کسی باقی نماند که ازو حاصل شود علم نسبت معجزات موسیٰ
وجزاین هر دو علیهما السلام دیگر انبیاء را حال معلوم ست ازین هر دو - مترجم گوید غفر له الله تعالےٰ
که انچه مولف رحمه الله می فرماید بقوله اذ الساير مشترک فی عدم بلوغه حد التواتر یعنی معجزات انبیاء
پیشین ونیز معجزات حضرت خاتم النبیین صلعم سواے معجزهٔ قرآن مجید همه شترک اند در نارسیدن

بحد تواتر گفتاریست که بروش مسامحت و مجاراة یعنی ارخاء عنان منکران که بر روش مناظره است
برآمده ورنه معجزات حضرت موسی و عیسی و نیز دیگر انبیاء علیهما السلام نسبتی ندارند با دیگر معجزات
رسول الله صلعم که علاوه معجزه قرآن مجید بوده باشند باین ایضاح که معجزات موسوی را که کتاب
توراة مبین آن تواند شد مبینی و نگارنده پدید نیست باین ایضاح که این کتاب موجود زمان ما که
علماء مسیحیه تراجم آن بالسنه مختلفه متعدده چون عربی و فارسی دارد و بکمال وثوق و تصحیح خود نشان
شایع کرده اند دریافته نمیگردد که در کدام زمان بعد از موسی علیه السلام مدون شده زیراکه در فصل
سی و چهارم از کتاب سفر توریة موسی این عبارت ست پس موسی بنده خداوند در آنجا بزمین
مواب موافق قول خداوند وفات کرد و او را در زمین مواب در برابر بیت یعور دفن کرد و هیچکس
از مقبره او تا بامروز واقف نیست انتهی عبارت ترجمه فارسی توریت مطبوعه سنه یکهزار و هشت
صد و چهل و پنج مسیحی ترجمه کرده ولیم گلن قسیس پس از کلمه تا بامروز صاف مستنبط میشود که این
کتاب پس از بسیار گذشتن روزگاران روزگار و مرور اعصار و ادوار مدون شده نام مدون
محض نامعلوم و در ذکر بیان معجزات نام راوی هرچند مجهول الاسم و مجهول الحال و مجهول العدالت بود اصلا و
زنهار مذکور نیست و نیز هرگاه بعد وفات موسی علیه السلام بنی اسرائیل از دین برگشته بت پرست
شدند و مورد غضب الهی آمدند نشان توریت از میان آنان گم شد و بعد از روزگارے
دراز در سال هیزدهم از زمان سلطنت یوشیاه پادشاه اسرائیل از خانه خدا یعنی اورشلیم که در آن
بتان نهاده بودند کتابی یافته شد و گاهی بیان کرد که این توریت ست چنانکه در ترجمه فارسی
توریت مذکوره بالا در فصل بست دوم از آیت هشتم یا یازدهم مذکور ست ملخصا عبارت ترجمه
مذکوره هذه است می آرم و حلقیاه کاهن بزرگ بشافان کاتب گفت که کتاب توراة را در خانه خداوند
یافتم و حلقیاه آن کتاب را بشافان داد که آنرا خواند و شافان کاتب نقل کرده بملک گفت که
حلقیاه کاهن کتابی را بمن داده است و شافان آنرا در حضور ملک خواند و واقع شد که بمجرد
شنیدن ملک کلام توراة لباس خود را درید - وعلی هذا القیاس حال معجزات عیسوی زیراکه
اناجیل آنان پس از قرون و ادوار نوشته شده پس معجزاتیکه باخبار احاد هم مذکور نشده باشند
وحال کتب آنها چنین بود با معجزاتیکه باسانید معتبره و رواة ثقه بیانش را کفیل شده باشند هرچند

بیشتری ازان بحد تواتر رسیده باشند چه نسبت باشد که در عدم بلوغ بحد تواتر بپایۂ اشتراک برسند واین اجمال کہ تلویحاً و تلمیحاً گفتہ شد قابل فزونی بارکشاد و مقتضی زیادت تفصیل است اما محل گزاردن نیست زیراکہ اختصار ترجمہ مقصود اہم ست بنا برعلیہ بذاہم برین قدر اکتفا کردہ شد **اُردو** لیکن اور سب معجزات اور خوارق عادات آنحضرت صلعم کی جو زمان وفات اور زمان حیات اور وقت کم سنی اور زیادہ عمری کے ظہور مین آے وے اس سے زیادہ ہین کہ گنے جاوین حتی کہ ہمارے بعضے نامور عالمون رحمہم اللہ تعالے نے چار ہزار چار سو چالیس معجزے تحریر اور ضبط کئے ہین اور بعضون نے خاص معجزے یعنی بڑے بڑے ضبط کیئے ہین ایک ہزار نہ کم اور نزدیک ہوئے ہین کہ بعضے ان معجزونمین سے تواتر کی حد تک پہونچ جاوین جیسے کہ شق القمر کا معجزہ اور کنکریونکا تسبیح پڑھنا ہاتہ مین آنحضرت صلعم کی اور پانی کا جاری ہونا اوس چشمۂ فیض آلہی کی انگلیون سے اور گفتگو کرنا جانورون کا آنحضرت صلعم سے اور فریاد کرنا اور داد چاہنا جانورونکا اوس سرور کائنات سے اور تھوڑا سا کہانا کہلاکر سیر کردینا بہت سے آدمیونکا اور سوا اسکے اور معجزات جو اون خاتم النبیین صلعم سے ظہور مین آئے مگر انصاف یہہ ہے کہ کوئی معجزہ ان معجزون مین سے یعنی سوائے معجزۂ قرآنی کے تواتر کی حد تک نہین پہونچا ایسا کہ جس سے نفس کو طمانیت حاصل ہو اور شاید بہید منضبط نہونے مین معجزون کے قدیم اصحابون رسول اللہ صلعم سے یہہ ہو کہ وے بسبب ہونے اعلے معجزہ قرآنی کے جو اونمین تہا توجہ اور التفات نکرتے تہے طرف دوسرے معجزون کے اور چونکہ روز بروز آیات قرآنی نازل ہوتی تہین یعنی ہر آیہ ہر ایک عجیب معجزہ تہی اوسواسطے التفات نکرتے تہے طرف ادنی ادنی معجزون کے جو اونکی نظر مین مقابل ایسے اعلے معجزہ دائمی موجود کے کسی پایہ مین نتہی پس تحقیق سارے اصحاب رسول اللہ صلعم عرب کی زبان فصیح تہی اور قرآن ہی کا معجزہ دیکہکر ایمان لائے تہے کسواسطے کہ وے جانتے تہے فصاحت کی رمزین اور بلاغت کے دقیقے پس ہر آیت اونکے واسطے ایک مضبوط اور مستحکم برہان تہی اور ہر سورہ ایک ظاہر ثعبان تہی یعنی ہر سورہ کو معجزہ ہونے مین ایسا جانتے تہے کہ موسی علیہ السلام نے عصا کا معجزہ دکہلایا ہے جو اژدہا کیصورت بنگئی تہی اور ہر قصہ اور حکایت قرآنی اونکے نزدیک بیضا للناظرین تہا یعنی مثل ید بیضا جو دوسرا معجزہ تہا حضرت موسی علیہ السلام کا پس وے یعنی اصحاب والا مقام رضہ نہایت اہتمام اور غایت توجہ رکہتے تہے قرآن مجید کے کام مین اور وحی کے منضبط رہنے مین جیسے کہ منقول ہے کہ انمین سے وحی کے لکہنے والے

بہت سے تھے اور اونکو خبر نتھی کہ عجم کے رہنے والے اور سوا انکے اعجاز کے نجاننے والے آوینگے پس اگر
سوائے قرآن مجید کے اور معجزے بہی منضبط ہوجاتے تو بیشک بہت مفید ہوتے واسطے انکے یعنی نجاننے
والون قرآنی اعجاز کے اور باوجود اسکے دوسرے معجزون رسول اللہ صلعم کا منضبط ہونا کم نہین منضبط
ہونے سے سارے پیغمبرون کے معجزون سے پس بالتحقیق ضبط کرنے والے یعنی بیان کرنے والے
اور لکہنے والے حضرت عیسی علیہ السلام کے معجزون کے نہین مگر دو باتین اور یہود مین سے تو
زمانہ بخت نصر مین کوئی ایسا باقی نرہا کہ جس سے حاصل ہو علم معجزات موسی کا یعنی احبار اور علمار انکے
مقتول اور مفقود ہوگئے اس حال مین معجزے کون بیان کرے جیسے کہ ابہی جابجا مطلع ہوگا تو اس سے پس
اسوقت سارے معجزے یعنی معجزے سب پیغمبرون کے اور نیز معجزے رسول اللہ صلعم کے سوائے
قرآن مجید کی حد تواتر تک نہ پہونچنے مین شریک ہین یعنی جیسے وے معجزے تواتر کی حد تک نہ پہونچے ایسے
ہی یہہ معجزہ بہی اور حال دوسرے پیغمبرونکا معلوم ہے اون دونون علیہما السلام سے یعنی جب ان کے
معجزے تواتر کی حد تک نہین پہونچتے باوجود قریب ہونے زمانے کے پس اون بعید زمانے کے پیغمبرون
کے معجزے حد تواتر تک کیونکر پہونچین - مترجم کہتا ہے اللہ تعالے اسکو بخشے کہ یہہ فرمانا مولف رحمہ اللہ تعالے
کا کہ دونون یعنی سارے معجزے سب پیغمبرون کے اور سوائے قرآن مجید کے دوسرے معجزے حضرت
خاتم الانبیار صلعم کے شریک ہین حد تواتر تک نہ پہونچنے مین صرف بطور مسامحت اور مجازات کے ہین یعنی
ڈہیلی باگ چہوڑنا مناظر کا اور نہین تو ایسے معجزے کہ جنکا کوئی راوی معلوم نہوا اور معجزون کی کتاب کا
مولف اور مدون مجہول ہوا اور یہہ کتابین قرنون اور مدتون کے بعد لکہی گئی ہون کیونکر
شریک رکہہ سکتے ہین ساتہہ اون معجزون کے کہ جسکے راوی ثقہ اور اسنادین موجود اور کتابونکے
مدون اور مولف معلوم الاسمار اور معلوم الصفت اور معلوم العدل ہون یعنی معجزات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راوی اور کتابین کہ اگرچہ اکثر اونمین سے تواتر کی حد تک نہ پہونچے ہون مگر باعتبار
اسناد معتبرہ اور راویون ثقہ کے فی الجملہ اطمینان بلکہ کلی اطمینان کے لائق ہین اب اس امر کا کہ اگلے پیغمبرون
کے معجزونکی کتابین جنکے ترجمے مسیحی عالمون نے متعدد اور مختلف زبانون مین اپنے نزدیک بہت تحقیق
اور تصحیح کے ساتہہ چہاپکر شایع اور مشہور کئے ہین اصلا اطمینان کے قابل نہین ہوسکتے کسواسطے کہ بڑی
معتبر انکے نزدیک توریت ہے جو اونکے عقیدے مین انجیل کے ہمپایہ ہے۔ اوسکا حال یہہ ہے کہ سفر ثنیہ

توریت دسوین باب کی پانچوین آیہ یہہ ہے پس موسی بندہ خداوند در آنجا بزمین مواب موافق قول خداوند
وفات کرد و او را در زمین مواب در برابر بیت یعور دفن کرد و ہیچکس از مقبرۂ او تا بامروز واقف نیست
فارسی ترجمہ توریت مطبوعہ سنہ یک ہزار و ہشت صد و چہل و پنج مسیحی در دار السلطنت ادنبرغ ترجمہ
کردہ دلیم کلن فنس - پس امروز کے لفظ سے صاف سمجہا جاتا ہے کہ یہہ کتاب اوس زمانے مین لکھی گئی
کہ حضرت موسیٰ کے مقبرہ کا کوئی نشان بہی باقی نرہا تہا اور یہہ امر نہین ہوتا مگر جب کہ بہت سے زمانے
گذر جاوین پس اس زمانہ تک کسکو یاد رہتا ہے - اور اسکے سوا جب بنی اسرائیل سب کے سب دین موسیٰ
سے پہر کر بت پرست بنگئے تہے اور بیت المقدس مین تب رکہدئے تہے اور توریت کا ذکر بہی یاد نرہا
تہا اوسوقت کسی تبخانہ سے ایک کتاب ہاتہہ آئی اور ایک کاہن نے کہا کہ یہہ توریت ہے چنانچہ اسی ترجمہ
توریت مین کتاب دویمی ملوک کی بائیسوین فصل مین مذکور ہے کہ اٹھارہوین سال سلطنت یوشیاہ بادشاہ
بنی اسرائیل کے اورشلیم مین سے جو تبخانہ بنگیا تہا ایک کتاب ہاتہہ لگی یعنی تورات آہشم و حلقیاہ کاہن بزرگ
بشافان کاتب گفت کہ کتاب تورات را در خانہ خداوند یافتم و حلقیاہ آن کتاب را بشافان داد کہ او را
خواند پس شافان کاتب بملک نقل کردہ گفت کہ حلقیاہ کاہن کتابی را بمن دادہ است و شافان آن را بحضور
ملک خواند ملک بمجرد شنیدن لباس خود درید پس جب توریت کا حال یہہ ہو کہ بسبب بت پرستی بنی اسرائیل
کے گم ہوجاوے اور قرنون اور زمانون کے بعد پائی جاوے اور صرف ایک کاہن کہتا ہو کہ یہہ کتاب توریت
ہے تو اوسکے مندرجون اور معجزون کا جو اوسمین مذکور ہوون کیا اعتبار اور ایسے ہی فطرینوز کی کتابین
جنمین معجزات عیسوی مذکور ہین قرنون کے بعد تالیف ہوئے ہین یہہ امر خود ان ہی کی تاریخی کتابون سے
ثابت ہے بخلاف معجزات محمدی صلعم کہ جبکی معتبر کتابین علم حدیث اور سیر کی معتبر اسنادون سے
موجود ہین اور یہہ بیان ایک قدر تفصیل چاہتا ہے مگر یہہ مختصر ترجمہ اوسکا محل اور مقام نہین اسواسطے
مین مترجم انشاء اللہ تعالے اپنے دوسرے رسالہ مین جسکو اسکا ضمیمہ اور ملحقہ قرار دونگا ایسا واضح و
بالتفصیل باسند لکھونگا کہ باانصاف سمجہ دار پسند کرینگے **عربی** لا یقال قد حصل لکم العلم
بمعجزات السائر من القرآن المعلوم عندکم کونہ من عند اللہ تعالے فقد حصل لکم الفرق
بین سائر معجزاتہ ومعجزات السائر بالعلم فی الثانی دون الاول لانا نقول لا نعلم بمعجزات موسے
وعیسی علیہما السلام فال نہما الیہود والنصارے وہما اللذان لم یومنا نبینا علیہ السلام

بل انما قلنا بمعجزات موسی و عیسی اللذین قالا بنبوۃ نبینا و کم بینهما من الفرق **فارسی**
و گفته نشود که هرآئینه حاصل شد شمارا علم بمعجزات همه انبیاء سابقین از قرآن مجید که بودنش از بر خدا تعالے
معلوم شماست یعنی بنص قرآنی همچون معجزات موسوی از انقلاب عصا بصورت ثعبان مبین و معجزهٔ
بیضاء للناظرین و تفریق و تلفیق بحر و معهذا اجراد و قمل و دم و ضفادع و جز آن که نصاً و تصریحاً در
قرآن مجید مذکور اند و علی هذا القیاس معجزات عیسوی از ابراء اکمه و ابرص و احیاء موتی و جز دیگر معجزات
که منصوص قرآنی اند پس حاصل شد شمارا فرق و تمیز در میانه سائرهٔ معجزات آن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم یعنی بحد تواتر نارسیدن آنها خود باعتراف شماست و در میانه معجزات سائر انبیاء علیہم السلام که
مذکور فی القرآن اند از بهر آنکه علم جازم و تصدیق واقعی در ثانی یعنی معجزات سائر انبیاء باخبار خداوند
تعالے و من اصدق من اللہ قیلاً نی معجزات اول یعنی سائرهٔ معجزات رسول اللہ صلعم سوائے قرآن مجید
که علم قابل اطمینان نفس بآن یافته نمیشود از بهر آنکه جواباً می ترا نیم گفت که با معجزات آن عیسی و موسی که یهود
و نصاری نسبت آنان ذکر میکنند که بر نبی ما خاتم الانبیاء صلعم ایمان نداشتند و از بعثت آنحضرت بشارتی
نداده اند و خبری نه کشاده اند آگاه نیستیم ہمانا قائل و معترف استیم بمعجزات آن موسی و عیسی علیہما السلام
که ایمان داشتند به نبی ما صلی اللہ علیہ وسلم و بشر بودند بقدوم مبارک آن سید المرسلین صلعم پس بنگر که
چه افرق ست در میانهٔ آن هردو ـ مراد کلام همچنین ست که در قرآن مجید از حال عیسیٰ ع آنچنانکه اخبار ست
از ابراء اکمه و ابرص و احیاء موتی همچنین اخبار ست از ینکه عیسی علیہ السلام بشارت رسان آمد که پس از من رسولی
خواهد آمد که نامش احمد خواهد بود و در کتب مذهبی نصاری بکلمه فارقلیط که بمعنی محمد ست ازان تعبیر رفت و ترجمه
در اسماء آنزمان مروج بود آنچنانکه در توریت بسا مواضع شاهد این رواج ست ـ پس اگر صاحب این معجزات
منصوصه قرآنی آن عیسی علیہ السلام ست که مبشر شد بقوله مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمه احمد یعنی خواهد
آمد پس از من پیغمبری که نامش احمد ست پس مسلم بحالش تصدیق میکنیم و بایانش می پزیریم برین تقدیر نبوت
نبی ما صلعم ثابت و معجزات عیسیٰ علیہ السلام مذکورهٔ قرآنی مومن به ماست و الا فلا و همین سان در بارهٔ موسیٰ ع
گفتار را مجال ست **اردو** اور کہا جاوے یعنی یہود و نصاریٰ اعتراضاً نہیں کہہ سکتے یہہ بات کہ
تمکو اہل اسلام علم جازم حاصل معجزون سارے انبیاء سابقین کا خود قرآن مجید سے جسکا خداوند تعالےٰ
کی بارگاہ سے ہونا تمہارا معلوم یقینی ہے پس حاصل ہوا ہمکو فرق درمیان سب معجزون اپنے نبی کے

اور معجزون سب انبیاء کے اسواسطے کہ اول یعنی سب معجزون سارے پیغمبرون کی نسبت ہمکو علم جازم یقینی قرآنی حاصل ہے نہ نسبت دوسرے یعنی نسبت سارے معجزون نبی تمہارے کے کہ سوا ے قرآن مجید کے اونکا حد تواتر تک نہ پہونچنا خود تمہارے بیان اور اقرار سے ثابت ہے اسواسطے کہ ہم جواب کہہ سکتے ہین کہ یہود اور نصاری کے عیسی و موسی کے معجزے ہمکو ہرگز معلوم نہین جن موسی اور عیسی کی نسبت یہود اور نصاری بیان کرتے ہین کہ وے ہمارے نبی صلعم پر ایمان نہین لائے اور کسی نے اون دونون مین سے ہمارے پیغمبر صلعم کی بعثت اور نبوت کی کہین بشارت نہین دی ہان ہم اون موسی اور عیسی کے معجزون کے قائل ہین کہ جو ایمان لائے ہمارے نبی پر یعنی اون صلعم کی نبوت کو تصدیق کرکے بسبیل اخبار عن المغیبات یعنی پیشین گوئیون کی پروردگار کے الہام یا وحی سے بشارت دیتے رہے پس کتنا فرق ہے درمیان ان دونون کے۔ مترجم کہتا ہے کہ توضیح اس بیان کی یہ ہے کہ قرآن مجید میں عیسی کی حکایت واقع ہوئی حضرت عیسی بن مریم کے اس قول اللہ تعالے کے وابرئ الاکمہ والابرص تا آخر یعنی کہا عیسی بن مریم نے کہ مین تندرستی دیتا ہون اندہے مادرزاد کو اور کوڑہی کو اور مین زندہ کرتا ہون مردے کو اللہ سبحانہ کے حکم اور اذن سے ویسے ہی اوس علیہ السلام کے دوسرے قول کی حکایت ہے۔ مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد یعنی کہا عیسی نے بشارت دینے والا ساتہہ اوس پیغمبر کے جو میرے بعد آویگا اور نام اوسکا ہوگا احمد - اور کلمہ فارقلیط جسکے خاص معنی محمد ہین بائبل یعنی نصرانیون کی مذہبی کتابون مین مذکور ہے کسواسطے کہ نامونکا ترجمہ کرنا اوس زمانے مین جاری تہا چنانکہ توریت مین بہت جگہہ ایسی ہے واقع ہوا ہے اور اسی سے منازعت اور گفتگو کا دروازہ کہلا اس صورت مین ہمین معلوم ہوا کہ یہہ معجزے ہین ایسے عیسی کے جو اس قول کے قائل اور کہنے والے تہے اور جب نصرانی کہتے ہین کہ اون حضرت یعنی عیسیٰ نے ایسا ذکر نہین کیا تو ہم بالیقین جانتے ہین کہ یہہ عیسی اور عیسی ہین بنا برعلیہ ہماری نسبت ایسا اعتراض نہین کرسکتا اور یہہ بیان بہت تفصیل سے ضمیمہ ملحقہ مین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالے۔

ع ولی لا یقال لا اختلاف فی ذاتہما انما الاختلاف فی حال من احوالہما لانا نقول ان الاختلاف فی ہذا الحال سبب الاختلاف فی الحال الآخر فلو ادعینا ان اختلاف الحال یستلزم اختلاف الذات لکان الامر کما ذکرت بل نقول ان موسی مثلا اذا کان مؤمنا بمحمد علیہ السلام فلہ ثبوت حال آخر وہو کونہ ذا معجزات باہرات، واذا لم یکن لہ

الحال الاول فلا یکون له الحال الثانی ومن ههنا علم ان الیهود والنصاری فی دعواهما النبوة
لهما من المبینین لا من المصدقین وبالجملة لا خبر متواتر عندهما علی معجزات احد من
الانبیاء وغیره من الاخبار لا یفید العلم **فارسی** وگفته نخواهد شد اینکه اختلاف نیست در ذات آن
هردو یعنی موسیٰ وعیسیٰ جز این نیست که اختلاف ست در حالی از احوال آنان یعنی ازین که شما میگوئید که
آن هردو ایمان آوردند بر نبی شما وما میگوئیم که ایمان نیاوردند وبشارت نداد نداز بعثت نبی شما پس
این اختلاف ست در یک حال از احوال آنان واز اختلاف یک حال اختلاف لازم نمی آید در ذات تا شما
گوئید که موسی یهود دیگر بوده باشد آنکه مومن ومصدق نشد به نبی ما وموسی که مصدق آمد به نبی ما دیگر
است پس معجزات مذکوره فی القرآن معجزات موسی ماست نے معجزات موسی یهود وهمین سان درباره
عیسیٰ میگویند که عیسی مومن ومصدق نبی ما دیگرست وعیسی نصرانیان که نسبت او میگویند که مصدق و
مبشر نشد دیگرست که بمعجزاتش آگهی نداریم واین معجزات مذکوره قرآن از معجزات عیسی ماست پس
ماحصل گفتار شما چنین بود که اختلاف حالی از احوال مستلزم اختلاف فی الذات ست واین خود خلاف
نفس الامر - زیرا که جواباً خواهیم گفت که هر آئینه اختلاف درینحال سبب ست مر اختلاف را در حال دیگر پس
اگر دعوی میکردیم که اختلاف حال مستلزم میشود اختلاف فی الذات را هر آئینه همچنانکه ذکرش کردی می بود
بلکه این میگوئیم که موسی مثلاً هرگاه او را یک حال بود یعنی حال ایمان داشتن به نبوت محمد علیه الصلوٰة والسلام
مر او را حال دیگر هم ثابت ست یعنی ظهور معجزات باهرات از وے آنچنانکه در قرآن مجید مذکور اند لیکن هرگاه
او را حسب قول تو حالی اول نیست یعنی ایمان نداشتن بنبوت محمد صلی الله علیه وآله وسلم پس او را حال ثانی
هم نیست یعنی ظهور معجزات از وے واز همین جا دانسته گشت که یهود ونصاری در دعوی نبوت آن هردو
یعنی موسیٰ وعیسیٰ ثابت کنندگان هستند واز تصدیق کنندگان نیستند یعنی از بهر آنکه خبر متواتر نیست
مر آنانرا بر معجزات کسی از پیغمبران وجز از تواتر علم مفید نیست مترجم گوید یعنی خالی از دو شق نیست یا مدار
نبوت نبی ما صلعم صدور معجزات رامی دانند وبر تواتری که درباره اعجاز قرآن مجید بوده است بسند
ناکرده بهر ثبوت دیگر معجزات محمدی علی صاحبها الصلوٰة والسلام تواتر پژوهنده هستند ومیگویند که بدون
خبر متواتر که این معجزه از معجزات ثابت نمیشود وبهر ثبوت این معجزات خبر متواتر نیست پس معجزات دیگر
که ثابت نشدند متواتر قابل اعتبار نیستند پس نبوت آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم که متفرع ست بر آن

نیز غیر ثابت از بهر آنکه هرگاه اصل خود موجود نباشد وجود فرع چگونه متصور شود و خود مشهور ست اذا ذهب
راس المال فکیف یربح پس جوابا گفته شود که نزدیک شما خبری متواتر مخبر از صدور معجزه از معجزات از
کدامی نبی خواه موسی بود خواه عیسی موجود نیست بنا بر علیه معجزات آنان غیر ثابت و محض معدوم اند پس
نبوت را که متفرع بر آن ست حال همچنین یا گفته شود که ثبوت معجزات بازبسته بخبر متواتر نیست باخبار
آحاد هم ثابت میشوند پس همه معجزات نبی صلعم ثابت و این هر دو دلیل الزامی بر سبیل که نقض اند و
بطریق حل میتوان گفت که هرگاه بهر ثبوت نبوت تعداد معجزات بعددی معهود مثلاً دو یا سه یا هزار
و همین سان اعداد دیگر شرط نیست از بهر آنکه اگر تعداد معهود در میان بودی در تقریر عددی دون
عددی ترجیح بلا مرجح لازم آمدی یا تسلسل کشیده بر حدی متوقف نشدی مثلاً کسی گوید که تعداد
معجزات مثبت نبوت نبی دو می باشد که شاهد عدلین و دو گواه راست گفتار مثبتین دعوی میباشند
و دیگری گوید که سه باید تا از کثرت خبر دهد الغرض هر کسی عدد معهود را در تعداد معجزات برگزیند که از آن
ثبوت نبوت هویدا شود آنچه که کم ازین عدد معهود بوده باشد مثبت نبوت و مصدق دعوی مدعی نبوت
نتواند شد پس درینصورت اگر یک عدد معهود کرده یکی را بی اقامت دلیل برگزینند و اعداد دیگر برگزیده
دیگران را از پایهٔ اعتبار اندازند ترجیح بلا مرجح یعنی فزونی بی فزاینده لازم آید که خلاف تجویز خرد ست
یا دلیل هم ملحوظ شود پس تعارض دلائل مسقط دعوی هر مدعی تواند شد و اگر عددی معهود افزون از یک
برگزیده نگردد تسلسل اعداد معجزات لازم آید و این خود محال پس بالضرور ناگزیر خرد درست دریاب
فرمان میدهد که عدد معهود ملحوظ و منظور نیست هر چه از امور معجزه خواه یک بود خواه افزون هویدا
کردن تواند که دیگری غیر از مدعی نبوت چنین کردن نمیتواند آنست معجزه بنا بر علی هذا گوئیم که معجزه
قرآنی که در وجود و بقای و نیز تواتر جز آن کسی را شک نیست بهر ثبوت نبوت نبی صلعم کافی و وافی
است و بتصدیق چنین معجزه باهره تصدیق معجزات دیگر انبیا علیهم به از هزار تواتر ثابت پس حصر
اینست که اهل اسلام آنچنانکه مصدق و مؤمن اند بنبوت و رسالت نبی خود شان صلی الله علیه وآله وسلم
همین سان مصدق اند بنبوت و معجزات انبیاء دیگر که تذکرهٔ آنان در قرآن مجید موجود ست مگر یهود و
نصاری که ثبوت معجزات بازبسته باخبار متواتره دانند و معجزات را مدار و مبنی و اساس ثبوت می پندارند
از آنجا که خبری متواتر پیش خود ندارند از تصدیق نبوت نبی خواه عیسی علیه السلام بود خواه دیگری بر کنار اند

اُردو کہا نہین جائیگا کہ اس تمہاری تقریر سے ثابت ہوتا ہے کہ اختلاف نہین اونکی ذات مین سوا اسکے نہین کہ اختلاف ہے صرف ایک حال مین حالو نہین سے یعنی تم کہتے ہو کہ موسیٰ اور عیسیٰ ایمان لائے تمہارے نبی پر اور یہود و نصاریٰ کہتے ہین کہ وے ایمان نہین لائے یعنی تمہارے نبی کی بعثت اور نبوت کی خبر نہین دی پس یہہ اختلاف ہوا ایک حال کا حالو نہین سے اور اختلاف ایک حال کا مستلزم نہین ہوتا اختلاف ذات کا اسواسطے کہ ہم جواباً کہہ سکتے ہین کہ بیشک اختلاف اس حال مین سبب ہوا اختلاف کا دوسرے حال مین پس اگر ہم دعویٰ کرتے کہ اختلاف حال سے لازم آتا ہے اختلاف ذات کا تو ایسا ہی ہوتا جیسا کہ تم کہتے ہو بلکہ ہم تو یہہ کہتے ہین کہ موسیٰ اور عیسیٰ مثلاً جبکہ ہون مؤمن اور مصدق نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو اون کی نسبت دوسرا حال بھی ثابت ہے یعنی صاحب معجزات باہرات ہوتا جو قرآن مجید مین اونکے معجزے مذکور ہین اور جب اونکے واسطے اول حال یعنی ایمان بہ نبوت محمد رسول اللہ صلعم ثابت نہین تو دوسرا حال بھی ثابت نہین اور اس سے جانا جاتا ہے کہ یہود اور نصاریٰ دعویٰ نبوت مین جو دوسرے پیغمبرون کی نسبت کرتے ہین صرف ثابت کرنے والے یعنی محض مدعی بے دلیل ہین مصدق نہین بالجملہ کوئی خبر متواتر نہین اونکے نزدیک اور پیغمبرون کسی نبی کے بھی اور جو خبر متواتر نہین وہ مفید علم بھی نہین مترجم کہتا ہے کہ توضیح اس بیان کی یہہ ہے کہ دو شق سے خالی نہین یا تو یہہ کہ یہود و نصاریٰ اس معجزے موجودہ قرآن کو کافی معجزہ خیال نکرکے دوسرے معجزون کے جو معجزہ خبر متواتر سے ثابت ہوا ہو طالب ہونگے ایسے کہ اگر ہم خبر متواتر سے سارے معجزے ثابت کردین تو ثبوت نبوت لازم آوے اور جو نہین تو نہین تو اس صورت سے ہم سکتے ہین کہ جب ثبوت نبوت منحصر ہوا اوپر ثبوت معجزونکے اور معجزون کے ثبوت کا مدار ہووے خبر متواتر پر اور خبر متواتر درباب معجزون دوسرے پیغمبرون کے یہود اور نصرانیون کے پاس نہین تو انکے نزدیک کسی نبی کی نبوت بھی ثابت نہین خواہ عیسیٰ ہون خواہ موسیٰ خواہ کوئی اور نبی پس اس سے صاف معلوم ہوا کہ یہہ دونون فرقے درباب نبوت دوسرے نبیون کے بھی صرف مدعی ہین بے دلیل مصدق نہین اسواسطے کہ خود ان کے قول سے تصدیق کا مدار ہے خبر متواتر اور خبر متواتر معدوم پس نبوت ہر نبی کی انکے نزدیک بلا تصدیق یا یون کہین کہ خبر متواتر مدار نہین ثبوت معجزات کے تو اس تقدیر پر ہمارے نبی صلعم کی قرآن مجید کے سوا بھی سب معجزے ثابت مثل معجزون دوسرے پیغمبرون کے

اور در صورت ثبوت معجزون کے نبوت بخوبی ثابت ہیہ تو دلیل ہے الزامی بر سبیل نقض اب بر سبیل حل کہتا ہون کہ جب ثبوت نبوت کیواسطے صرف نفس معجزہ درکار ہے کوئی عدد معین جیسے دو تین چار پانچ سو یا ہزار شرط نہین بلکہ جو ایسا کام کہ سوائے مدعی نبوت کے دوسرا شخص نہ اسکے وہ معجزہ ہی ثابت کرنے والا نبوت کا واسطے مدعی نبوت کے ہیہ معجزہ خواہ ایک ہو یا ایک سے زیادہ پس اس امر کو اگر تسلیم کرین تو ہم کہسکتے ہین کہ جب قرآن مجید دائمی راس المعجزات ہے اور معجزات مین عدد کی شرط نہین تو ہمکو حاجت نہین طرف ثابت کرنے دوسرے معجزونکے بخبر متواتر یا بخبر آحاد اور اگر عدد شرط کیا جاوے مثلاً کہین کہ پانچ معجزونکا ظہور مثبت نبوت کا ہوتا ہے اس سے کم مثبت نہین ہوسکتا تو اس صورت مین یا تو ترجیح بلا مرجح لازم آویگی یا تسلسل اور ایک عدد معین پر نہ ٹھہرانا معجزونکی تعداد کا یعنی ایک شخص مثلاً کہے کہ پانچ معجزونکا صادر ہونا ثبوت نبوت مین ناگزیری ہے اور دوسرا کہے کہ دس معجزونکا تیسرا کہے کہ پچیس معجزونکا اور اسیطرح کہے چلے جاوین پس ان کہنے والون مین سے ایک قول بے دلیل معتبر سمجھہ لین تو ترجیح بلا مرجح لازم آوے اور جو کسیکا بھی قول قبول نکرین تو نبوت جو وابستہ ہوتی ہے اوپر معجزون کے کیونکر ثابت ہو اور جو ہر ایک کہنے والے سے دلیل طلب کیجاوے درباب تعیین عدد معہود کے تو دلائل متعارض سے تعداد ساقط اور سقوط تعداد سے معجزے غیر معتبر اور غیر معتبر ہونے معجزون سے نبوت کا ثابت کرنا دشوار بلکہ محال پس اس سے صاف ثابت ہوا کہ معجزونکی تعداد اور اونکے اعتبار اور عدم اعتبار مین عدد معہود کو دخل نہین یہہ تہا تہوڑا سا بیان جسکا اس مقام مین تحریر کرنا مناسب متصور ہوا باقی کلام بالاشباع انشاء اللہ تعالے ہمارے دوسرے رسالہ مسمی بضمیمہ ملحقہ مین آویگا۔ لی والمسئلة لا بد لها من العلم نعم اذا کان للخبر قرینة تدل علی صدقه فهو ایضاً مما یفید العلم فلو کان لهذین الطائفتین من جنس اخبار الآحاد خبر محفوف لهذه القرینة التی تدل علی ثبوت معجزهما فلا یکونان ملوخین فی الایمان بهما فلا فیکونان ملوخین فی الایمان بهما ایضاً لعدم اعتمادهما علی العلم فی الایمان بهما بخلاف طائفة المسلمین فانهم آمنوا بهما بسبب القرآن وکذا اخبروا بمعجزاتهما به فآمنا به للخبر المتواتر وهو القرآن لا الخبر الواحد حتی یحتاج الی الفحص عن القرینة لکن آمنا بهما حال کونهما متصفین بالصفات المذکورة فی القرآن لا بالصفات التی وصف بها الیهود والنصاری واما من قال به هاتان

الطائفتان فلم نؤمن به بل نحن ننکره حیث لا برهان لنا علیه ولا ایمان الا مع البرهان و
هذا الکلام وقع فی البین فارسی این مسئله ست که از دانستن اش گزیر نیست آری هر خبری را که
قرینه بود که دلالت کند بر صدق آن خبر پس آن خبر نیز افادهٔ علم می کند یعنی تخستین خبر باور شدن می
تواند پس اگر بهر این دو طائفه یعنی یهود و نصاری از جنس اخبار آحاد خبرے بود که مشتمل بود بر قرینه
که دلالت کند بر ثبوت معجزات آن هر دو پس آن خبر نیز مفید علم میتواند شد برین تقدیر این هر دو
فرقه در ایمان آوردن بآن هر دو یعنی حضرت موسی و عیسی علی نبینا و علیهما الصلوٰة والسلام مواخذه
کرده شدگان نخواهند بود ورنه یعنی اگر خبر آنان محفوف بالقرینه نبود پس این هر دو فرقه درباره ایمان
آوردن بآن هر دو ماخوذ توانند شد بسبب معتمد و موثق نبودن علم آنان درباره ایمان آوردن بآن
هر دو بخلاف طائفه اهل اسلام از بهر آنکه اینان ایمان آوردند بآن هر دو یعنی موسیٰ و عیسیٰ بسبب قرآن
و همین سان تصدیق کردند معجزات آن هر دو بسبب قرآن پس ایمان آوردیم ما بان هر دو علیهما السلام
بخبر متواتر که قرآن مجید ست نی بخبر آحاد تا محتاج شویم بسوی پژوهش کردن قرینه لیکن ایمان آورده
ایم بآن هر دو در حالیکه آنان موصوف باشند بصفاتیکه در ذکر آنان در قرآن مجید مذکور اند مراد ش
آنکه عیسی علیه السلام در قرآن مجید موصوف ست بخبر دادنش که رسولی پس از من می آید که نامش احمد بود
پس معجزهٔ احیاء موتی و ابراء ابرص و اکمه و همین سان معجزات دیگر که نسبت آن علیه السلام مذکور اند
بهر چنین عیسی موصوف بصفات ہذا تسلیم میکنیم و بآن ایمان داریم و همچنین بهر موسی که موصوف ست
بصفت اخبار و تبشیر از رسالت پیغمبر ما محمد صلعم معجزات انقلاب عصا بثعبان و انفلاق بحر و نیز دیگر معجزاتی
که از آن رسول خدا مبعوث الی بنی اسرائیل بهویدائی رسید بتصدیق ما مقرون اند و بتصدیق ما
همکنار نیستند معجزات آن موسی و عیسی که موصوف دانند یهود و نصاری آن هر دو را بآن صفات یعنی
خبر ندادن و بشارت ناکشادن آنان از قدوم سرور دنیا و دین و رسالت حضرت سید المرسلین صلعم پس
ایمان نداریم ما اهل اسلام بچنین عیسیٰ و موسیٰ بلکه انکار میکنیم ما این هر دو را از بهر آنکه برهانی نیست برائے
ما بر آن و ایمان نبود مگر با برهان و این گفتاریست که واقع شد در میان ما و شما مترجم گوید و نیز دانش باید
که ملخص کلام همین ست که بسبب اختلاف صفت موصوف مختلف میشود مثلاً زید کاتب دیگر ست و زید
غیر کاتب دیگر بنا بر علی ہذا موسیٰ و عیسیٰ که مبشران و مخبران اند از رسالت سید المرسلین محمد رسول الله

صلعم دیگراند و غیر مبشران حسب وہم یہود و نصاری دیگر پس ما فرقہ اسلام ایمان می آریم بمبشران و
تصدیق میکنیم معجزات ہمین مبشران را ونمی شناسیم ونمی دانیم ما موسی وعیسی غیر مبشر انرا ایمن(؟) جن(؟)
تصدیق داشتہ باشیم با معجزات چنین غیر مبشران بنا برین اعتراض یہود و نصاری بر ما وارد
نمی شود اردو یہہ ایک مسئلہ ہے کہ جسکا جاننا ضروری اور ناگزیری ہے اور وہ یہہ ہے کہ
ہان جب کسی خبر کیواسطے ایک ایسا قرینہ ہووے کہ جو اوس خبر کے صادق ہونے پر دلالت کرے
تو ایسی خبر بہی فائدہ دیتی ہے تصدیق اور علم کا پس ان دونون فرقون یہود اور نصاری کے
پاس اخبار آحاد مین سے کوئی ایسی خبر ہو جو ایسے قرینہ پر مشتمل ہو کہ دلالت کرے اوپر ثبوت معجزون
ان دونون یعنی موسی اور عیسی علیہما السلام کی پس یہہ دونون فرقے ایمان لانے مین اوپران
دونون علیہما السلام کے مواخذہ نہین کیئے جاوینگے کسواسطے کہ خبرین انکی جن سے انہون نے
ان دونون کے معجزون کی نسبت تصدیق حاصل کی ہے ایسے قرینہ پر مشتمل ہین اور جو نہین
یعنی اگر انکی خبرین جو اخبار آحاد کے قبیل اور جنس سے ہین کسی قرینہ مصدقہ پر مشتمل نہین تو بیشک
قابل مواخذہ کے ہوسکتے ہین کہ بدون موجود ہونے کسی مصدقہ قرینہ کے صرف خبر آحاد پر بھروسا
کرکے ایمان لائے اور غیر ثابت معجزونکی صرف اپنے زعم اور پندار پر تصدیق کرلی اور انکا علم اور
تصدیق موثوق اور معتمد نہوا کسی قرینہ مصدقہ پر بلکہ انکے ایمان کی بنا ہوئی اوپر خبر احاد کے جو محتمل
ہوتی ہے صدق اور کذب کے اور کسی قرینہ مصدقہ معقول نے ایسی خبر آحاد کی توثیق اور تصدیق
نہین کی برخلاف فرقہ اہل اسلام کے کہ یہہ ایمان لائے اوپر موسی وعیسی کے بسبب خبر قرآنی کے
اور ایسے ہی انہون نے تصدیق کرلی ان دونون کے معجزونکی قرآن مجید سے پس ایمان انکا
اوپر موسی اور عیسی علیہما السلام کے اور تصدیق انکی نسبت انکے معجزون کے بسبب خبر متواتر یعنی
قرآن مجید کے ہے نہ بسبب اخبار آحاد کے تاکہ محتاج ہون طرف ڈہونڈہنے کسی قرینہ مصدقہ کے
یعنی جب خبر متواتر سے ہمکو انکی نبوت اور معجزون کے صادر ہونے سے خبر حاصل ہوئی تو ہمکو کسی
قرینہ مصدقہ کی جستجو کیطرف حاجت باقی نرہی لیکن ہم ایمان لائے ہین ان دونون علیہما السلام پر
اوس حال مین کہ یہہ دونون موصوف ہون ان صفتون سے جو خبر قرآن مجید مین انکی نسبت ذکر
کیگئی یعنی نسبت عیسی علیہ السلام کے قرآن مجید مین خبر دیگئی کہ وے بشارت دیتے تھے کہ میرے بعد

ایک رسول آویگا جنکا نام احمد ہوگا اور ایسے ہی موسی علیہ السلام نے ہمارے نبی صلعم کی رسالت کی بشارت دی اور اونکی تصدیق اور تابعداری کے باب مین اپنی امت کو تاکید کی پس ایسی صفتون کے ساتھہ موصوفونکے ہم مومن ہین اور اونسے جو معجزے صادر ہوے جیسے کہ عصا کا سانپ بنجانا اور رود نیل کو لکڑی چیر ڈالنا اور بنی اسرائیل کے عبور کے واسطے بارہ راستے بنا دینا اور علی ہذالقیاس دوسرے معجزے جنکو تسعہ آیات کہتے ہین جیسے معجزہ مینڈکون اور جوون اور خون وغیرہ کا کہ قرآن مجید مین انکا ذکر ہے اور ایسے ہی بے باپ کے پیدا ہونا حضرت عیسی علیہ السلام کا حضرت کنواری پاک دامن مریم سے بوساطت روح القدس کے اور زندہ کرنا اونکا مردے کو اور چنگا کرنا اونکا فالج والے اور برص والے کو اور سوانکہا کرنا اونکا مادرزاد اندہے کو اور علی ہذالقیاس دوسرے معجزے اور اون کلمۃ اللہ پاک سے صادر ہوئے ہم بموجب سچے خبر قرآنی کی تصدیق کرتے ہین نہ اون موسی اور عیسی کی جنکو یہود اور نصاری دوسری صفتون سے موصوف گمان کرتے ہین یعنی وہم کرتے ہین کہ ان دونون نے ہمارے رسول اللہ صلعم کی رسالت سے خبر نہین دی بلکہ ہم ایسے موسی اور عیسی اور اونکے معجزونکی تصدیق نہین کرتے اسواسطے ہمارے پاس ایسے موسی اور عیسی کے باب مین کوئی برہان نہین اور برہان بغیر ایمان نہین اور یہہ ایک کلام تہا جو درمیان مین آگیا۔ مترجم کہتا ہے کہ ملخص یہہ ہے کہ بسبب اختلاف صفتون کے موصوف مختلف ہوجاتا ہے جیسے کہ زید کاتب اور رہتا ہے اور زید غیر کاتب اور اسواسطے موسی اور عیسی علیہما السلام جو ہمارے رسول اللہ صلعم کے مبشر ہین اور رہین اور جنکو یہود اور نصرانی غیر مبشر گمان کرتے ہین اور رہین اور ہم مبشر موسی کے اوپر ایمان رکہتے ہین اور ان نبی کے معجزون کی تصدیق کرتے ہین غیر مبشر موسی اور عیسی کو ہم نہین جانتے اون کے معجزونکی تصدیق کیونکر مقصور کسواسطے کہ ہر چیز کی ذات کے جاننے پہ وابستہ ہوتا ہے اوسکے حال کا جاننا اسواسطے نصرانیون اور یہود کا اعتراض ہمپر نہین ہوسکتا ع۔ لی واما اثبات النبوۃ بسائر معجزاتہ غیر القرآن فلما کانت المسئلۃ مما وجب بہا العلم والیقین ولا یکتفی بالظن فلابد من الاعتماد بالاخبار المفیدۃ للعلم خبر الواحد اذا کان محفوفا بالقرینۃ خبر المتواتر وھو اما متواتر لفظا او معنی والا خبر کما اذا اخبر جماعۃ تقبل زید لکن من وجوہ شتی فاخبر احدھم بانہ قتلہ فلان

والآخر بانه قتله الآخر وهكذا فحصل الجزم من خبرهم بمقتولية زيد وان شك فی القاتل وكذا اخبر جماعة بحكايات مختلفة عن شجاعة احد وعن جوده فلاشك انه يحصل العلم بشجاعة وجوده وان شك فی كل واحدة من الحكايات بخصوصها **فارسی** ولیكن ثابت كردن دیگر همه معجزات رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم سوای قرآن مجید بسبب آنچه که مسئله مذکوره موجب علم ویقین ومثمر تصدیق ومنتج اذعان باشد بآن یعنی اخبار آحاد مشتمله بر قرائن مصدقه مثبته تقتضی که مفید علم یقینی میگردد وصرف ظن کافی نمیباشد پس ناگزیرست اخبار مفیده علم را معتمد وموثق بودن یعنی بر قرائن مصدقه تا باشتمال آن ظن را مرتبه یقین بهره شود پس خبر یک کس یا دو کس عدل وامثال آنان هرگاه افاده علم نکنند قابل استدلال وشایان حجت آوردن نمیباشند اما خبر یکه محفوف ومشتمل بود بر قرینه ونیز خبر متواتر خواه متواتر بود باللفظ والمعنی یا متواتر بود صرف از روی معنی همانا مفید علم ومنتج تصدیق شدن میتوانند ومثال اخیر یعنی متواتر صرف از روی معنی همچو خبر دادن جماعتی بمقتول وکشته شدن زید بوجوه مختلفه متعدده مثلاً خبر دهد یکی که زید را فلانی کشته است ودیگری گوید که او را کسی دیگر سوای آن فلان بقتل آورد وهمین سان یعنی سومی گوید که او را فلان کس دیگر کشته است پس حاصل می شود جزم ویقین بکشته شدن زید هرچند شک واقع شود در قاتل یعنی مجتمع علیه ومتفق علیه مقتولیت زید میباشد پس ناگزیر بتصدیق بآن بهره میشود واختلاف آنان در تعیین قاتل مزیل چنین تصدیق که بمقتولیت زید بود نمی گردد وهمچنین هرگاه جماعتی بحکایات مختلفه از شجاعت کسی وسخای آن کس خبر دهند پس بیشک وبیگمان بوجود شجاعت وسخا وجود آن مخبر عنه علم وتصدیق حاصل میشود هرچند در هر حکایت خاص از حکایات مذکوره آنان شک واقع شود یعنی قدر مجمع علیه ومتفق علیه آنان شجاع وجواد بودن مخبر عنه میباشد که بالاتفاق مبین ومخبر از آن میباشند باختلاف آنان در تعیین سنوح خاص از صور صدور شجاعت وجود پس درین امر زائد بر نفس اصل مخبر بها یعنی شجاعت وجود زایدست اختلاف کردن آنان در امر زائد در اصل وشجاعت وجود از آله یقین وثبوت گمان نمیکند - مترجم گوید که در ما نحن فیه ومبحوث عنه چنین گفته شود که اتفاق جماعت کثیره بر صدور معجزات دیگر سوای معجزه قرآنی که خود هنوز موجودست بر وشنیکه جاحدی هرگاه نیروی تمیز وقوت دریافت با صفت انصاف بگوهر خود داشته باشد مجال انکار رویارای جحود ندارد دبرین گفتارست که همانا معجزات کثیره از حضرت

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر وہویدا شد ندپس نفس صدور معجزات بعلم جازم ثابت ہرچند در مواقع صدور بسبب عدم تواتر شک واقع شود نفس صدور معجزات مثبت رسالت پس مدعا حاصل
اُردو ولیکن سوائے قرآن مجید کے جو معجزہ موجود اور متواتر ہے دوسرے معجزونکی بابت جو حضرت خاتم الانبیاء صلعم سے صادر ہوئے ثابت کرنا اوسی وجہ سے جسکا یہہ مسئلہ کہ ذکر کیا گیا موجب اور مثبت ہوا اور علم اور تصدیق بخشی یعنی خبر آحاد مشتمل اوپر قرینہ مصدقہ کے اور یہہ قرینہ مصدقہ ابہی ذکر کیا جاویگا انشاء اللہ تعالے اور صرف ظن پر کفایت نہین کیجاتی پس ضروری ہے اعتماد کرنا اوپر اون خبرونکے جو مفید ہون علم کے پس خبر واحد اور ایسے ہی خبر دو مرد عادل کے جب مفید یقین کی نہین ہوتی یعنی اوس سے یقین اور تصدیق حاصل نہین ہوتی اسواسطے اوس سے استدلال اور حجت لانا بہی صحیح نہین ہوتا لیکن وہ خبر کہ جو علم کے مفید اور تصدیق کی منتج ہو خبر احاد ہوتی ہے جبکہ قرینہ مصدقہ پر مشتمل ہو یعنی اون خبرون کے ساتھہ ایسا قرینہ موجود ہو جس سے دلمین تصدیق آوے اور دوسری خبر متواتر خواہ لفظاً اور معنیً متواتر ہو خواہ صرف معنیً اور اخیر یعنی متواتر معنوی کی مثال ایسی ہے کہ ایک جماعت کہے اور خبر دے کہ بیشک زید مارا گیا مگر مختلف وجہون سے مثلاً ایک مخبر تو کہے کہ زید کو فلان آدمی نے مار ڈالا اور دوسرا کہے کہ نہین فلان دوسرے نے مار ڈالا اور اسیطرح ہر ایک دوسرے کو قاتل بیان کرے پس ان مخبرون کی خبر سے زید کی مقتولیت کا علم بالجزم وبالیقین حاصل ہوتا ہے اگرچہ قاتل کے باب مین شک واقع ہوا اور ایسے ہی ایک جماعت مختلف حکایتون سے کسی شخص کی شجاعت اور سخاوت سے خبر دے پس بیشک اوس مخبر عنہ کی شجاعت اور شجاعت کی نسبت علم جازم اور تصدیق حاصل ہوگی اگرچہ خاص ہر حکایت کی نسبت شک پیدا ہو۔ مترجم کہتا ہے کہ بسبب حصول علم جازم اور تصدیق کا یہہ ہوتا ہے کہ پہلی مثال مین زید کے مقتول ہونے مین سب متفق اگرچہ ہر ایک مخبر قاتل اوسکا جدا بیان کرتا ہو پس متفق علیہ یعنی اصل مقتولیت جسپر وہ جماعت متفق ہے بالتصدیق اور قاتل کی تعیین ایک زائد امر ہے اوس سے کچھہ مطلب نہین اسواسطے کہ اگر اس زائد امر مین شک پڑے تو اصل کو یعنی زید کی مقتولیت کو تصدیق سے علیحدہ نہین کرتے اور دوسری مثال مین اصل اور مایۂ اخبار نفس شجاعت اور سخاوت مخبر عنہ کی ہوتی ہے جون اوسمین ان مخبرونکی جماعت متفق مین اسواسطے حکایتونکا اختلاف اس تصدیق کو زائل اور معدوم نہین کرتا اب ہمارے کلام جس سے بحث اور گفتگو ہے

یعنی سواے قرآن مجید کے جسکے معجزیت ہر شخص عاقل با انصاف پر اظہر من الشمس ہے اور اب تک اوسکے اعجاز
مین کچھ کمی اور نقصان واقع نہین ہوا اور معجزون کے باب مین جو حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفے صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے ظاہر ہوئے جماعت کثیر متفق ہے اگرچہ وقوع کی صورتون مین مختلف ہون پس اصل
یعنی صدور معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخوبی ثابت اور مصدق اور بعلم جازم معلوم اور
جو بسبب خبر آحاد مواقع صدور مین یعنی کیفیت مین اختلاف واقع ہو تو یہ اختلاف اصل صدور معجزات
کا مخل اور حارج نہین پس جب اصل صدور معجزات ثابت رسالت ثابت اور یہی ہے مطلوب **عربی**
ولنا علے اثبات نبوة هذا النبي من الاخبار كل واحد من الاقسام الثلثة اذا نظر بعين الانصاف
فاما الخبر المحفوف بالقرينة فاقول هذا النبي قد اخبر في كتابه . باختصاص كل نبي من الانبياء
السالفة بمعجزات كثيرة من غير فن الكلام وجعلها وسيلة لاثبات نبوة مثلا اخبر عن موسى
بان له تسع آيات الى فرعون وملائه ومثله عن عيسى وهكذا والعقل يحكم باستبعاد ادعاء
النبوة من هذا الشخص مع اظهاره المعجزة لنفسه مع عدم امكان صدور المعجزة عنه
فنقول لا شك في وجود بعض اخبار الآحاد عند المسلمين في معجزة هذا النبي واذا ضم اليه
ما مضى من الاستبعاد يفيد العلم بعد التخلية والانصاف **فارسی** و بر ثابت کردن معجزات این
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مارا خبرہا اند موجود کہ ہر یکے ازآن ازین سہ گانہ اقسام اند یعنی یکے اخبار
آحاد مشتمل بر قرینہ مصدقہ دویمی خبر متواتر لفظاً و معنیً سویمی خبر متواتر معنیً ہرگاہ نگریستہ آید بدیدۂ
انصاف لیکن خبرے محفوف ومشتمل بر قرینہ پس بیانش چنین گویم کہ این نبی صلعم خبر دادہ در کتاب خود
یعنی قرآن مجید کہ بر آن حضرت صلعم نازل شد بمخصوص بودن ہر پیغمبری از پیغمبران پیشین بمعجزات
کثیرہ غیر از فن کلام یعنی غیر از معجزہ فصاحت و بلاغت گفتار کہ معجزۂ مختصہ ہمین حضرت صلعم ست و قرار داد
آنرا وسیلہ بر ثابت کردن رسالت و نبوت خودش مثلاً خبر داد از حال موسی کہ ازآن علیہ السلام نہ
معجزہ باہرہ سوی فرعون وگروہ او ہویدائی رسید وہمین سان از عیسی علیہ السلام یعنی احیار
موتی وابرا ابرص واکمہ معجزآن وہمین سان از دیگر پیغمبران یعنی از معجزات داؤد وسلیمان
علیہما السلام برکشاد آنچنانکہ در قرآن مفصل مذکور اند برین تقدیر عقل ہمہ مستبعد میداند توانش
نداشتن چنین مدعی نبوت صلعم با صدار معجزات باوجود دعوی نبوت بر زبان داشتن وبہر خودہم

وجود معجزه بیان کردن پس میگوییم که شک نیست در موجود بودن بعض اخبار آحاد نزدیک اهل اسلام در
ذکر معجزات این نبی صلعم پس هرگاه قرینهٔ این امر با این اخبار آحاد پیوندیده و منضم شود مفید علم
جازم شود بعد تخلیه و انصاف مترجم گوید که ایضاح بیان چنین که هرگاه نبی ما صلی الله علیه وآله وسلم
کتابی معجز مثبت رسالت و نبوت خودش پیش کرد و دعوی نبوت خودش بر زبان آورد و درین آسمانی
کتاب خود موجود است که از انبیا معجزات صادر میشوند مصدقهٔ نبوت در رسالت آنان و از پیشتر
انبیا معجزات آنان بر کشاده گشت برین تقدیر خالی از دو حال نیست یا نبی صلعم تصدیق و اثبات
دعوی نبوت خودش معجزات بنمود یا نمود پس اگر بنمود فهو المطلوب حاجتی نیست بدر از کشیدن سلسلهٔ گفتار
و اگر ننمود و از اصدار آن زبون آمد درینصورت باشندگان ملک عرب که مبعوث فیهم بودند ایمان
آوردند یا نیاوردند ثانی یعنی ایمان نیاوردن آنان خود بدیهی البطلان است از برای آنکه خود
بموافق و مخالف اظهر من الشمس است که بعد دعوی نبوت تا زمان وفات شریف الوف الوف باشندگان
عرب و دیگر اقوام ایمان آوردند بآن استواری که به تهیه جهادات و غزوات و قتل و اعدام اهل اشراک
و سیآت از جان و مال دریغ نکردند و جنبی بکار نیاوردند و هرگاه ایمان آوردن الوف الوف مردم
لاسیما مشرکان عرب که لجاج بر طبایع آنان غالب میباشد علی الخصوص معشر قریش که بتحریک حسد و عناد
که بآن خلاصهٔ موجودات صلعم بیشتری از آنان در محاربه و مقاتله جان دادند و انجام کار با سعادتیان
و خردمندان آن گروه با ایمان مشرف شده بمقاتله با اعدا دین بنیان اسلام را چنان استواری استوار
کردند که بنیان مرصوص را مصداق آمد مبرهن و همه هویداست پس ثابت شد ظهور معجزاتی که تمام عرب را
بمنزل ایمان آورد ورنه عقل سلیم در غایت مرتبه استبعاد و استغراب بعید و غریب می داند که مدعی نبوت
خود فرا نماید که نشان نبوت ظهور معجزات است و گوید که من هم معجز آورد فرجود نما هستم و باز از صدار
معجزات زبون آید و با وصف ظهور عجز و زبونی از اصدار معجزات الوف الوف مردم باو ایمان
آرند و در راه او از جان و مال دریغ ندارند و از اعدا دین دمار و هلاک بر آرند پس چنین قرینه
مصدقه آن اخبار آحاد را که درباره دیگر معجزات سوای معجزهٔ قرآنی مصدق و موید اند بخبر آحاد
را نازل منزله تواتر آورد و قوله بعد التخلیة والانصاف یعنی چنین استبعاد بر کسی کشاده میگردد
که اوهام باطله و هواجس عاطله را از میان بر آورده در میانه نفس خودش و فکر درست و عقل سلیم تخلیه میدهد

وانصاف رار ہروش پیش گیرد ودانگری بکار آرد اُردو اور ہمارے پاس اخبار آحاد مین سے واسطے ثابت کرنے نبوت ان نبی صلعم کے تینون قسم کی خبرین ہین یعنی ایک تو خبر آحاد جو قرینہ مصدقہ پر شامل ہو اور دوسری خبر متواتر لفظاً اور معنیً تیسری خبر متواتر صرف معنی پس خبر آحاد جو قرینہ مصدقہ پر شامل ہے یہہ ہے کہ ان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کتاب مین یعنی آسمانی کتاب جو ان صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی خبر دی کہ ہر نبی انبیا مین سے جو اگلے زمانے مین تھے بہت سے معجزون کے ساتھہ مختص اور مخصوص تھے سوا معجزۂ کلام یعنی معجزۂ کمال بلاغت اور فصاحت کے اور ان نبی صلعم نے اس معجزۂ کلامی یعنی قرآن مجید کو اپنی نبوت کے ثابت کرنیکا ذریعہ اور وسیلہ قرار دیا مثلاً موسی کی نبوت سے خبر دی کہ اوس علیہ السلام نے نو معجزے غالب دکہلائے فرعون اور اوسکے گروہ کو یعنی سانپ کیصورت دکہلانا اپنے عصا کو اور ایسے ہی خون اور جوئون اور ڈڈیونکا اور آخر رودنیل کا شق کرنا اپنے عصا کے مارنے سے اور سوا اسکے دوسرے معجزے اور ایسے عیسیٰ کے حال سے خبر دی کہ اوس علیہ السلام نے مردہ کو زندہ کیا فالج والے اور ابرص اور اندہے مادر زاد کو اچھا کیا اور اسکے سوا دوسرے معجزے اونکے اور ایسے ہی یعنے دوسرے پیغمبرون جیسے داؤد اور سلیمان علیہما السلام کے معجزے آسمانی کتاب مین مذکور ہین اب عقل سلیم نہایت بعید سمجھتی ہے کہ یہہ نبی صلعم خود بیان کرین کہ ثبوت نبوت کی واسطے معجزونکو ظاہر کرنا ضرور ہے اور آپ ہی نبوت کا دعوی کرے اور بیان کرے کہ مین بہی معجزون کے ساتھہ مبعوث ہوا ہون اور پہر اوس سے معجزونکا ظاہر ہونا ناممکن ہو یہہ بات تو درست عقل ہرگز تسلیم نہین کرتی پس ہم کہتے ہین کہ درباب معجزون ان نبی صلعم کے اہل اسلام کے پاس اخبار آحاد موجود ہین بیشک ولاریب اور جب ان اخبار آحاد کے ساتھہ استبعاد کا قرینہ لگا دیا جاوے تو مفید تصدیق اور علم جازم کے ہوتے ہین بعد تخلیہ اور انصاف کے یعنی جب عقل سلیم کو وہمون اور تعصب کے ہاتہہ سے چہوڑا کر درمیان اوسکے اور درمیان نفس کے تخلیہ کیا جاوے اور انصاف کا راستہ پیش نظر ہو۔ مترجم کہتا ہے کہ مؤلف رح کا یہہ کلام ایک ایسی قوی برہان ہے کہ منکر نبوت کو ملزم کرسکتی ہے اس ایضاح سے کہ جب مدعی نبوت دوسرے نبیون کے معجزے بیان کرے اور یہہ بہی کہے کہ معجزونکا ظاہر ہونا نبوت کا مصدق ہوتا ہے اور آپ ہی نبوت کا دعوی کرے اور کہے کہ مین بہی معجزون کے ساتھہ مبعوث ہوا ہون اور معجزہ دکہانے سے محض عاجز ہو پس یہہ امر دو حال سے خالی نہین یا یہہ کہ مبعوث

فہیم یعنی جس گروہ مین وہ نبی صلعم مبعوث ہوا ہو معجزے دیکھکر ایمان لاوین یا نہین پس اگر پہلے شق ہے یعنی باشندگان ملک عرب معجزے دیکھکر ایمان لائے تو مدعا ثابت یعنی ظاہر ہونا معجزونکا ایسے مدعی نبوت صلعم سے اور دوسرے شق یعنی ایمان نہ لانا مبعوث فہیم کا بسبب نہ دیکھنے معجزون کے خود ظاہر البطلان کسواسطے کہ تاریخی کتابین اسلامی دین کے دشمنون کے خود موجود ہین کہ چند روز مین لاکھون آدمی ایمان لاے ایسی مضبوطی اور استواری سے کہ رسول اللہ صلعم کی محبت اور خدا کی راہ مین اپنی جان و مال سے دریغ نرکھا اور تھوڑے وقت مین باوصف کمی سامان کے اور قلت آدمیون کے روم اور مصر اور ایران کی سلطنت چھین لی اور ابتک یہہ سلطنت سلاطین اسلامیہ کے قبضہ قدرت مین ہین اب تیسری شق وہی اور باقی ہے اور وہ یہہ ہے کہ لاکھون آدمی عرب کے بدون دیکھنے کسی معجزہ وسحر بردست کے صرف مدعی نبوت کے کہنے سے ایمان لاے اور جہادات اور غزوات مین اپنی جانون اور مالونکو ہیچ سمجھا اور مشرکون اور مخالفون دین کو برباد کرڈالا تو یہہ شق عقل سلیم کے نزدیک بعید ہے علی الخصوص بوادید حال عرب کے کہ جنکی طبیعتو نمین لجاج اور سختی ہوتی ہے خصوصاً مشرکان قریش جو ان مدعی نبوت کے بسبب حسد اور رشک کے دلی دشمن تھے یہانتک کہ بہتون نے لڑائیان کرکے اپنی جان دی پس عقل درست ہرگز تجویز نہین کرتی کہ بغیر دیکھنے معجزون کے اور وہ بھی بہت ظاہر کہ جیسے قرآنی معجزہ کہ ابتک ویسا ہی ہے جیسا کہ بروقت ظہور کے تہا ایمان لاے ہون پس یہہ قرینہ مصدقہ اون اخبار آحاد کو منزلہ اخبار متواترہ کے پہونچاتا ہے پس وہمون اور دشمنی سے چھوٹنا اور انصاف کو مدنظر رکھنا شرط ہے اور دراصل اور فی نفس الامر ہدایت الٰہی جلشانہ عزوجل واما الخبر المتواتر لفظاً فنقول لاشک فی کون القرآن صادراً منہ جاریاً علی لسانہ عندنا وعند غیرنا اما عندنا فظاہر واما عند غیرنا فللخبر المتواتر عن المسلمین قاطبۃ بحیث لا یحتمل اتفاقہم علی الکذب فیہ فیحصل الجزم بہ للغیر جزماً لا یداینہ شک ثم اقول کما انہم اتفقوا علی ہذا الخبر کذلک اتفقوا علی صدور المعجزۃ منہ فی الجملۃ والکل یقولون بہا من دون تفاوت بینہما فاذا حصل العلم من خبرہم الاول فلا وجہ لان لا یحصل العلم من خبرہم الاخیر اذ لا تفاوت فی الخبرین نعم ذہن الغیر لما کان مشوباً بالشبہۃ فلا یجزم بالاخیر مع جزمہ بالاول فعلیہ بالتخلیۃ فارسی اما خبر متواتر لفظاً پس گویم کہ در صادر

شدن قرآن مجید از آن نبی صلعم و جاری بودن آن بر زبان آن علیه الصلوة والسلام شکی و گمانی نیست
یعنی همه کس بیگمان میدانند که از زبان وحی ترجمانش جریان یافت و این امر نزدیک ما خود ظاهر ست
لیکن نزدیک غیر ما یعنی مخالفان دین اسلام پس بسبب تواتر خبر از اهل اسلام همه آنان بر وی شکی احتمال
ندارد که چنین گروه کثیر همه و سراسر آنان بر کذب متفق شوند پس ازین ره غیر ما را نیز علم بالجزم باین امر
حاصل میشود چنان علم جازم که نزدیک آن نمی آید شکی از شکوک پس گوییم که آنان یعنی سراسر و سربسر اهل اسلام
آنچنانکه اتفاق کردند برین خبر یعنی صدور قرآن مجید و جریان آن از زبان آنحضرت صلعم همین سان
اتفاق کردند بر صادر شدن معجزه فی الجمله و همه و سراسر اهل اسلام قائل اند بآن بدون تفاوت در میان
آن دو یعنی اول صدور قرآن مجید از زبان آنحضرت و دویمی معجزه بودنش پس هرگاه از خبر اول آنان
علم حاصل شد یعنی بصدور و جریان قرآن از زبان آن صلعم پس وجهی نیست بهر حاصل نشدن علم بالمعجز
از خبر دویمی آنان از برای آنکه در میانه هر دو خبر تفاوتی نیست که از آن یکے را راست و دویمی را کاست
تصور کرده آید آری هرگاه ذهن و فکر غیر اهل اسلام با شبهات آمیخته است پسین خبر یعنی معجزه بودن
قرآن مجید جزم و باور نمیکند با آنکه بواده کثرت قائلان که اتفاق آنان بر کذب احتمال ندارد نخستین خبر
یعنی صدور و جریان قرآنرا باور میکند پس بایسته و ناگزیر است بروی تخلیه یعنی رهانیدن اش نفس خود را
از شبهه ـ مترجم گوید که استدلال مؤلف رحمه الله تعالے باثبات معجزه بودن قرآن مجید بخبر متواتر اهل
اسلام نسبت آن کسان ست که بفن بلاغت آگاه نیستند از بهر آنکه آگاهان فن بلاغت بدریافتش مراعات
مقتضیات مقام و احتواء اسرار خفیه که از هر کلمه اش باندک تامل بر گشاده میگردند در دانستن اعجازش بخبر
هر چند همه متواتر لفظاً و معنی بود نیاز ندارند خود آشکارا بنگرند که اعجازش بهر جو درست و هرگاه خود همه
عیان بود حکایت را در آن چه بار و اخبار را بهویدا کردنش چه کار و گذشت از اعجاز بلاغت آنان که
بمقاصد عالیه رسالت که تهذیب اخلاق و حسن معاملات و اخلاص طاعات و سود برآمدن عبادات و اقبال
و توجه باطن سوی حضرت مبدا اعلے جلشانه بود و افزون ازین مبادی این امور که تزکیه نفوس از
رذائل و تحلیه آن بالفضائل و ازاله زنگار سیات از مرآت ضمیر و دل بدو... کشیدن از زخارف
دنیای دون که مقدمات آن مقاصد عالیه بود راه برده باشند اعجاز این آسمانی کتاب قدسی
خطاب همه هویداتر دریابند که در بیشتر مواقع در آیتی یا دو سه آیه اینهمه مقاصد حمیده و مآرب عالیه

برگشاده است معجزیت این جاویدی معجزه آشکارا تر از خورشید در نیمروز می نگرند درین صورت
چنین راز دریابان گشاده درون را سوی خبر متواتر چه احتیاج هما نا بیخبران ازین هر دو روش
محتاج اند بسوی تواتر اخبار مثبت اعجاز این قدسی کتاب و کلمه فی الجمله در قول مصنف رح صدور المعجزة
فی الجملة مشعر بهمین معنی ست که گروهی از خردمندان اعجازش بوادید کمال بلاغت که از دایره مقدرت
بشر خارج ست دریافته اند و گروهی دیگر بوادید احتوار و اشتمال این خداوندی کتاب مقاصد عالیه
مذکوره را و گروهی بوجوه دیگر پی باین راه برده اند الغرض همه وسراسر درباب خرد باسعادت که یزدان
والا بمقتضای ارادت ازلی و مشیت لم یزلی خودش آنان را در روز ازل نیک روزان و سعادت
اندوزان مقدر کرده است در معجزه بودن قرآن مجید متفق اند و اهل باطن ارباب تصوف اعجازش باین
راه دریافتند که همانا ایزدی گفتار ظهری و بطنی دارد یعنی ظاهر معنی اش شرائع و نوامیس و طرق عبادات جسمانیه
امور ست و باطن و فحاوی آن بشوارق معارف و بوارق لطائف تابشگاه روان افروز پس اعجازش
ازین رو همه هویدا دانند و در تفسیر آن دلاویز گفتارها که جان بفریبد و بشنیدن آن دل از پیکری
خواسته دتنی آرزوها بر شکیبد بر زبان و در نامه رانند و این هنگام مصداق این بیت همین دائمی
معجزه آسمانی کتاب راست در دل می نشیند سخنوری می فرماید **بیت** بهار عارض و حسنش دل و جان
تازه میدارد ❊ برنگ اصحاب صورت را ببوار باب معنی را ❊ و دانش گشایان همه وجوه را فراهم و نیز
هر یکی را جداگانه و نیز به پیوستن سراسر وجوه و رهروشهاے اعجاز بمعجزیت آن راه بردند نظر برین فرمود
صدور المعجزة فی الجملة یعنی معجز بودنش متفق علیه و مجمع علیه ست و وجوه آن بعدت و کثرت این بود
گفتاری که خامه را بی خواسته از زبان چکید و نامه اش پسندیده در نوردِ خود دش کشید واللہ ولی التوفیق
اردو لیکن دوسری قسم اثبات معجزه رسول اللہ صلعم کی خبر متواتر لفظاً یعنی خبرین سب مخبرونکی
اسمین لفظاً اور معنی متفق هون پس هم کهتے هین که شک نهین صادر هونے مین قرآن مجید کے نبی صلعم
سے اور جاری هونے مین اوسکی زبان سے آنحضرت صلعم کی همارے نزدیک اور همارے سوا اورون
کے نزدیک بهی لیکن همارے نزدیک تو خود ظاهر هے اور همارے سوا اورون کے نزدیک بوسیله
خبر متواتر کے سارے اور تمام مسلمانون سے جنکی نسبت جهوٹ پر متفق هو جانیکا احتمال بهی نهین هوسکتا
یعنی شرقاً و غرباً لاکهون بلکه کرورون آدمی کا ایک جهوٹی بات پر اتفاق کر لینا احتمال کے قابل نهین

چہ جاے علم جازم کہ وہ خود محال عادی ہے پس اس سبب یعنی موجود ہونے خبر متواتر کے ہمارے غیر
کو بہی ایسا علم جازم حاصل ہوتا ہے جسکے پاس شک آ نہین سکتا پہر مین کہتا ہون کہ سب اہل اسلام
سراسر اور سربسر جیسے کہ اس صادر ہونے اور جاری ہونے پر قرآن مجید کے رسول اللہ صلعم کی زبان
سے متفق ہین ایسے ہی متفق ہین اوپر صادر ہونے معجزہ کے فی الجملہ اور اون دونون باتون کے
قائل بدون تفاوت اور فرق درمیان ان دونون کے یعنی اہل اسلام سراسر اور سربسر جیسے کہ
متفق ہین اس امر پہ کہ بیشک قرآن مجید خدا کا کلام رسول اللہ صلعم کی زبان سے صادر ہوا ویسا
ہی بے تفاوت اور بلا فرق بالاتفاق قائل ہین کہ رسول اللہ صلعم سے معجزے صادر ہوئے فی الجملہ
یعنی قرآن مجید اور دوسرے معجزے مخفی نرہے کہ فی الجملہ سے مراد یہہ ہے کہ سواے قرآن مجید کے
باقی معجزون کے باب مین جم غفیر کا اتفاق اگرچہ کسی خاص معجزہ کی نسبت اتفاق نہو مگر اصل صدور
معجزات مین متفق ہین کہ بیشک و بیگمان حضرت خاتم الانبیاء صلعم سے معجزے صادر ہوئے ۔ پس جب
حاصل ہوا علم جازم اونکی پہلی خبر یعنی صدور اور جریان کلام ایزدی جلشانہ کی پس کوئی ایسی وجہہ
نہین کہ جس سے اونکی اخیر خبر یعنی قرآن شریف کے معجزہ ہونیکا علم جازم حاصل نہو کسواسطے کہ ایک
خبر متواتر کو تصدیق کرنا اور دوسری متواتر خبر کو نہ ماننا اور اوس سے علم جازم نہونا ترجیح بلا مرجح
ہے اسواسطے کہ دونون خبرونین کچہہ بہی تو تفاوت نہین ہان ہمارے غیر کا ذہن اور فکر اگر شبہون
سے بہرا ہوا ہو تو اوسکو لازم ہے تخلیہ یعنی اپنے ذہن کو شبہون سے چہوڑانا اور دہون اور حسد اور
عناد سے پاک رکہنا ۔ مترجم کہتا ہے کہ مصنف صاحب رح کا استدلال یعنی برہان اور حجت لانا بمراد
ثابت کرنے معجزے قرآنی کے بسبب خبر متواتر لفظاً اور معنی کے بلحاظ اور بہ نسبت اون لوگون کے
ہے جو فن بلاغت سے آگاہ نہین اور نہین تو فن بلاغت کے کامل ماہر خود بے وساطت خبر متواتر کے
مقتضیات بلاغت کے مراعات سے جو اس آسمانی کتاب مین غایت درجہ پر ہے ایسے کہ انسان کی عقل
اونکے تمام اور کمال کے جان لینے سے عاجز اور درماندہ ہے اور نیز کلمات کی نظر سے کہ ہر ایک کلمہ اوسکا
اسرار مخفیہ پر مشتمل ہے جو تہوڑے سے تامل اور فکر سے خود کہلجاتا ہے پس انکے نزدیک بوسیلہ کمال بلاغت
اونکے جب اس مقدس کتاب کا معجز ہونا خود ظاہر اور موجود ہے در نیصورت ایسے کاملونکو اگر انصاف
کا راستہ نہ بہولین خبر کیطرف خواہ متواتر ہو خواہ خبر آحاد کیا حاجت ہے خود مشہور ہے عیان را چہ بیان

اوران کاملون کے سوا وے ارباب فہم اور اصحاب خرد جو رسالت کے مقاصد عالیہ اور مآرب کلیہ سے بخوبی آگاہ ہین یعنی جانتے ہین کہ رسالت سے مقصد یہی ہوتا ہے کہ ایک پاکیزہ نفس کامل انسان اللہ تعالے کی جناب سے ایک امت کی یا سب امتون کی تعلیم کے واسطے مقرر اور برگزیدہ ہوکر آوے اور اونکو یعنی مبعوث فہیم کو بُری خوؤن اور ناپاک عادتون سے اور بدمعاملون سے پاک صاف کرے اچھے اخلاق سے مہذب ہونا اور حسن معاملات کام مین لانا اور گناہ اور شرک اور کفر اور فسق وفجور سے بچکر اچھے عقیدے اور نیک خصلتین سیکھنا اور کام مین لانا اور دنیا اور اوسکے زخارف سے کراہیت کرنا اور آخرت کی رغبت رکھنا اور اللہ سبحانہ وتعالے کیطرف متوجہ ہونا اور اسکے سوا ایسی ایسی باتین اور ایسے ایسے کام تعلیم کرے کہ جس سے دنیا مین بآرام نیکنام اور آخرت مین بہشت کی نعمتون اور ابدی حیات سے شادکام رہین اور کبھی اونکو غم اور ملال اور موت سے رنج اور دکھہ نہ پہونچے پس یہہ مقاصد عالیہ کئی کئی آیتون قرآنین بلکہ بعضی جگہہ صرف ایک آیت مین ایسی خوبی سے بیان ہوے ہین کہ جس سے نیک سمجہہ باانصاف آدمی جسکا دل تعصب کی کدورت سے پاک صاف ہو بالیقین جان سکتا ہے کہ بیشک یہہ خداوندی وحی دائمی معجزہ ہے انسان کی قدرت اور طاقت سے بالکل باہر چنانکہ مین مترجم اس رسالہ کے ختم ہونیکے بعد ضمیمہ اور ملحقہ کے کئی آیتون کی تفسیر سے یہہ بات اظہر من الشمس آنکھون والون کو دکہادونگا انشاء اللہ تعالے پس کامل عقلون اور روشن طبیعتونکو اسکے اعجاز کے دریافت کرنے مین خبرون متواتر اور خبرون آحاد کیطرف ہرگز ہرگز احتیاج نہین اور سوا اسکے ارباب معارف نے بفحواے اس حدیث کے کہ ہر آئینہ قرآن کیواسطے بطن اور ظہر ہے یعنی سواے معانی ظاہری کے ان ہی کلمات مین معرفت اور حقیقت کے اسرار ایسے چھپے ہوئے ہین کہ جس سے راہ خدا کا طالب کامل عارف بن سکتا ہے ظاہر کلام تو ہمکو شرایع اور نوامیس اور عبادتون جسمانی کا راستہ بتاتا ہے اور باطن اوسکا وہ اسرار اور غوامض تعلیم کرتا ہے کہ جس سے عقل کو روشنی اور روح کو خوشی حاصل ہوکر اس جہان ناپایدار کی ہوسون اور خیالون سے چھوڑکر اللہ تعالے کیطرف کہینچتا ہے چنانکہ تفسیر عارف کامل حضرت محی الدین بن العربی مین صاف موجود ہے اور سوا اسکے اور تفسیرین اہل معارف کی اس مطلب کے کفیل اور قرآن مجید کے دائمی اور ظاہر معجزہ ہونیکی دلیل ہین اور جب اس قسم کی تفسیرین مطالعہ مین آتی ہین تو بے شک

اس مشہور بیت فارسی کا مصداق یہی مقدس کلام سمجھہ مین آتا ہے شاعر رحمہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ؎
بہار عارض حسنش دل وجان تازہ میدارد ٭ برنگ اصحاب صورت را ببوار باب معنی را ٭ یہی قرآن
مجید یعنی رنگ ظاہری کلام سے ارباب شرائع کو تعلیمات قدسیہ سے سرور ابدی اور حیات دائمی بخشتا
ہے اور بو سے جو اسی رنگ کے ساتھہ ہے نفس ناطقہ کو معرفت کی لذت مین غرق کرکے زندگانی
جاویدی عطا کرتا ہے حاصل کلام حضرت مؤلف رسالہ کا لفظ فی الجملہ سے یہہ ہے کہ وجوہ اعجاز اور
دلائل معجزیت کی متعدد لیکن نفس معجزیت اور اصل اعجاز واسطے خاص و عام کے بخبر متواتر لفظی
اور معنوی ثابت اور محقق اور سب کا ملون اہل اسلام بلکہ عموماً مسلمانونکا متفق علیہ ہے یہہ تہوڑا
سا کلام قلم سے بے خواستہ ٹپک پڑا ہدیہ احباب کیا گیا کہ اس ترجمہ کے دیکھنے والون کو اس سے فایدہ
پہونچے بعون اللہ تعالےٰ وہو المستعان **عربی** اما الخبر المتواتر معنی فنقول ان المعجزات والکرامات
التی ضبطها الاصحاب باسنادها المختلفة اربعة آلاف واربع مائة واربعون والاکثر
منضبط باسناد متعددة کادان یبلغ اسناد بعضها حد التواتر فحصل من تلك الاخبار
المختلفة العلم بالقدر المشترك منها وهو کون هذا الشخص ذا معجزة فی الجملة وذالك
کاف فی ثبوت بنبوة وان لم یعلم خصوص المعجزة اذ لا دخل للخصوصیة فی اثباته لان الجزم
بالمعجزة اذا انضم بدعوی النبوة جزما یتم ثبوت النبوة وان لم یعلم خصوص المعجزة وبالجملة
لا یفید الخبر بما هو خبر شیئا من العلم الا اذا کان محفوفا بالقرینة او کان متواترا لفظا او معنیً
والجمیع متفق فی الاخبار بمعجزات هذا النبی واذا احتمل عدم افادة العلم من خصوص کل من
الثلثة فعلیك بانضمام الثلثة بعضها الی بعض فانه یفید العلم جزما **فارسی** اما خبر متواتر معنی
پس میگوئیم کہ معجزات وکرامات یعنی خارق عاداتیکہ از حضرت خاتم الانبیا صلعم در معرض تحدی و
معارضہ بہویدائی رسید و آنرا معجزہ نام افتاد کہ عاجز کرد و زبون کرد متحدیانرا وخارق عادات
دیگر کہ در غیر معرض معارضہ ومقام تحدی بہ پیدائی درآمدہ وآنرا بنام کرامات تعبیر رفت چار ہزار
وچارصد وچہل اند آن قدر یکہ اصحاب تدوین باسناد مختلفہ در حیز ضبط آوردہ اند ونہاد
بیشتری ازینہا قریب ست کہ بحد تواتر رسد پس ازین اخبار مختلفہ قدر مشترک فیہ یعنی انچہ کہ ہمہ معجزات
در آن مشترک اند صاحب معجزہ بودن این شخص یعنی رسول خدا سید الانبیا صلعم ست پس باین

مشترک فیه علم جازم حاصل میشود هرچند خصوص معجزه دانسته نگردد از بهر آنکه خصوصیت را در معجزیت معجزه
دخلی نیست که بآن ثابت شود از بهر آن که علم جازم بصدور معجزه هرگاه با دعوی نبوت منضم و مقرون
شود ثبوت نبوت را مثمر و منتج میگردد هرچند خصوص معجزه دریافته نگردد و بالجمله نفس خبر ازین حیثیت
که خبرست مفید علم بچیزی نمیشود و علم جازم حاصل نمیشود صرف از نفس خبر مگر وقتیکه آن خبر محفوف و مشتمل
بود بر قرینه مصدقه یا آن خبر متواتر بود خواه متواتر لفظاً و معنی یا صرف متواتر معنی و این هر سه هوثقات
متحقق اند در اخبار معجزات این نبی صلعم یعنی لختی را قرینه مصدقه با خبر پیوندیده علم جازم می بخشد و لختی
دیگر را تواتر لفظی و برخی دیگر را تواتر معنی آنچنانکه اندکی پیش ازین برگزارده آمد و هرگاه احتمال فائده
ندادن هر یکے ازین ثلثه مذکوره بجداگانگی و انفراده بدل رسد پس لازم گیر همه سه را به پیوند دادن
باهمدگر و یکجا کردن یکے با دیگری تا افاده کند علم جازم را **اردو** ولیکن خبر متواتر معنیٰ پس یہ کتابون
کہ تحقیق معجزے اور کرامتین کہ جنکو اصحاب نے مختلفہ سندون سے جمع کیا ہے چار ہزار چار سو چالیس
ہین اور اکثر ان معجزون اور کرامتونمین سے متعدد سندون سے منضبط ہین ایسے کہ قریب ہے کہ
بعضونکی سندین تواتر کی حد تک پہونچ جاوین پس ایسی مختلف خبرون سے ایک قدر مشترک کی نسبت علم
جازم حاصل ہوجاوے اور قدر مشترک عبارت ہے ایک ایسے امر سے جو ساری خبرونکا حاصل مقصود
ہو جیسے اس جگہہ صاحب معجزہ ہونا ان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فی الجملہ اور یہی امر کافی ہوتا ہے نبوت
کے ثابت ہوجانیکے باب مین اگرچہ خصوص معجزہ نجانا جاوے اسواسطے کہ معجزہ کی معجزیت مین خصوصیت
کو تو دخل ہی نہین یعنی کسی قسم اور کسی فن سے ہو مگر دوسرے آدمی سوائے مدعی نبوت کے وہ کام
لا نہ سکین اوسکی مانند لانے سے سب عاجز ہون جیسے کہ اس سے پہلے ذکر کیا گیا اسواسطے کہ معجزے
کے علم جازم کے ساتھہ جب نبوت کا دعوی ملجاوے تو نبوت کے ثابت ہوجانیکا پہل دیتا ہے اگرچہ
بالخصوصیت وہ معجزہ جانا نجاوے اور بالجملہ خبر اس حیثیت سے کہ خبر ہے علم بالجزم کے مفید نہین ہوتی
مگر اوسوقت کہ قرینہ مصدقہ پر مشتمل ہو یا متواتر ہو لفظاً اور معنی اور یہ سب متحقق ہین معجزونکی خبرون
کے جو ان نبی صلعم کے معجزون سے دی گئین اور جب احتمال ہو علم جازم کے حاصل نہونے کا ہر واحد
سے ان تینون مین سے تو لازم ہے ان تینون کو جمع کرلینا یعنی ایک کو ساتھہ دوسرے کے ایک جگہہ
تاکہ ان تینون کے مجموعہ سے علم بالجزم حاصل ہو **عربی** وهذا بخلاف معجزات سائر الانبياء فانه

اخبار معجزاته لو سلم فانما تكون محفوفا بالقرينة لا غير فانظر ايها العاقل بعين الانصاف اذ
لا ينبغي لك على الله حجة بل قد تم حجة الله عليك في امر نبوة هذا النبي فانك اذا اردت
النظر في اصل المعجزة فعليك بالنظر الى القرآن العظيم كما بينا اعجازه الى يوم القيامة واذا
اردت النظر الى امثال سائر المعجزات فعليك بالنظر الى كتب الاصحاب المدونة لبيان
المعجزات فان احتمال الهزل والهذيان لا يتصور بهذا المقدار خصوصا عن الاعلام وعليك
بتحصيل اليقين من اليقينين والنظر الى الاخبار بمعجزات سائر الانبياء اذ ليس فيها الا بعض
الحكايات فربما لا يفيد ظنا فضلا عن العلم فكيف يترك العاقل اليقين بالشك **فارسي** واين
بخلاف معجزات همه پيغمبران پيشين روزگار است پس هر آئينه معجزات آنان اگر تسليم هم كرده شوند پس خود اين
نيست كه آن معجزات صرف مشتمل بر قرآن مصدقه خواهند بود نه جز آن يعني نه باخبار متواتره لفظا و نه
متواتره معنى پس بنگر اي هشيمند بديدهٔ انصاف وچشم دادبين تا باقی نماند ترا بر خدا تعالى حجتی بلكه
حجت خداوندی بر تو تمام شد در بارهٔ ثبوت نبوت اين نبي صلعم پس هرگاه خواسته باشی ديده كشادن
سوي معجزات پس بر تو ناگزير است نگريستن سوي قرآن مجيد آنچنانكه بيان كرديم معجزه بودن و فرجود
بركشودن آن تا يوم الجزا ارستاخيز روز وهرگاه اراده كنى نگريستن سوي همه معجزات ديگر يعنى
معجزاتی كه سوای قرآن مجيد هم از آن سيد المرسلين صلعم هويدائی رسيده پس بر خود گير خواندن
كتب اصحاب پس هر آئينه احتمال هزل وهذيان يعني باين اندازه هرزه گفتاری كردن وشوريده
سری گفتار كشادن باين اندازه تصور نمی گنجد خصوصا از ناموران و فرازين رتبتان پس لازم گير
بيك يقين از دو يقين يعني يك يقين معجزات رسول الله صلعم كه در كتب مصنفه مشهوران بالصدق
وناموران گرامی پايه شناختگان باسما و انساب خود شان باهمه تصريح بقيد ازمنه واسنا دو بناموران
ديگر از اكابر دين اسلام مذكورا اند ويقين ثانى بعكس ونقيض يقين اول پس ازين دو يقين هر يقيني را
نه خواسته باشی بر گير و نظر بگشا سوی اخبار معجزات همه پيغمبران ديگر كه نبوده است در آن جز حكايات
كه بسا هنگام مفيد ظن هم نميشوند حصول مرا جازم خود فراز تر وافزون تر از آنست يعني هرگاه چنين
افسانها افادهٔ ظن كه فرود ترين پايهٔ علم باشد نميكنند علم جازم كه در رتبهٔ قصوى ودرجهٔ عليا ست
خود چسان حاصل شود پس هر خردمند هشيار دل هيچگونه رها كند يقين را بشك وگمان مترجم گويد كه

قول حضرت مصنف رساله رحرفان اخبار معجزاتهم بوسلم را معنی چنین خیزد که اول کتب انبیاء پیشین که احبار
نصاری بتراجم السنه متعدده چون عربی و فارسی و اردو و از عبرانی زبان ترجمه کرده باشاعت آن
در ممالک هند در بذل جهد قصوری نکرده اند و آن همه را بائیبل نام گزارند ازین رو که نام مدونان اصل
صحف و زمان تدوین آن بوجه من الوجوه معلوم نیست بلکه جابجا از کتب عهد عتیق بفهم می در آید که تدوین
و تالیف آن صحف پس از مرور اعصار ممتده و انقراض ازمنه طویله صورت بست نظر بر این قابلیت آن
ندارند که تسلیم کرده شوند از بهر آنکه اگر به حکایات و سراسر افسانه ها صرف بهمین نظر که در کتابی مرقوم است
هرچند نام مصنف و زمان تصنیف هم قطع نظر از استاد دریافته نگردد قابل قبول و واجب التسلیم داشته
شوند افسانهاے مندرجه کتاب قصهٔ حاتم طائی و افسانه امیر حمزه و الف لیله و بوستان خیال را
همه راست و سراسر به پیرایهٔ کشیده و بوقوع در آمده بی کاست ندانستن از چه رو بود بلکه ترجیح بلا
مرجح آید چون هر دو در مجهول الحال و نامعلوم الاسم بودن مدونان و دانسته نشدن تطبیق حکایات
باصل حال محکی عنه برابر اند و برین تقدیر بائیبل را که در میزان نامعتبری با کتب افسانه مذکوره ببله
تساوی اند بپذیرفتن و واجب الاذعان دانستن و مذکوره کتب افسانها را باور نکردن بر چه بنا بود
پس یا هر دو را بتصدیق و اذعان برسنجند و یا هر دو را از پایهٔ اعتبار بر اندازند درینصورت بکتب
سیر اسلامیه که مدونان مشهورین بالصدق و العدالة باسناد موثقه و اعتماد کامل نگارش بسند و
ضعف راوی یا قوت آن آشکارا برگزارند و علاوه برین بزرگان دیگران مندرجات را تنقید کردند
و سره از ناسره که سهواً از مدونان کتب به تحریر در آمده باشد جدا نمودند باظهار ضعف یا موضوع بودن
آن روایت آنچنان که از کتب احادیث و صحف سیر نگرندگان با انصاف این معنی آشکارا تر میگشاید
پس برین معتمدات و مستندات به تنقید رسیده دیده ناگشادن و از مندرجات آن چشم بربسته معجزات
سرور پیغمبران را مشکوک فیها گمان بردن و بچنین رشته پندار و باطل وهم بگرداب انکار رسالت
و حجود نبوت آنحضرت خاتم الانبیاء صلعم افتادن و خود را بدریای رگ خیز ابدی شقاوت غرق
کردن راست اندیشی را خواسته نبوده است ایزد تعالی اینهه را دیده راست بین عطا کناد بدره
بجای برند اللهم آمین **اردو** اور یہہ یعنی رسول اللہ صلعم کے معجزے دوسرے پیغمبروں کے
معجزوں کے برخلاف ہین اسواسطے کہ بالتحقیق اگر انکے معجزوں کی خبرین تسلیم بھی کر لیجاوین پس

سوا اسکے نہین کہ یہہ خبرین صرف مشتمل ہونگی اوپر قرینہ کے یعنی اعتبار کرنا ایسی خبرونکا صرف اسی وجہ سے ہوگا کہ ایک قرینہ سچ ہونے کا موجود ہے اور بس یعنی نہ اخبار متواتر لفظاً نہ متواتر معنیً ن ہے ہوشیار دانشمند انصاف کی آنکھہ سے دیکھہ تا کہ تیری حجت اللہ سبحانہ و تعالے پر باقی رہی بلکہ اللہ سبحانہ و تعالے کی حجت ان نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ثبوت نبوت کے باب مین تجہہ پر تمام ہوگئی پس اگر اصل معجزہ کو دیکھنا چاہے تو قرآن مجید کو دیکھہ لے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ اوسکی معجزیت قیامت تک باقی ہے اور جو اوسکے سوا دوسرے معجزے آنحضرت صلعم کے دیکھنا اور دریافت کرنا چاہے تو کتابین اصحاب تصنیف کے جو معجزات کے بیان مین موجود ہین دیکھلے کہ بیہودہ گوئی اور بیکار باتین بنانے کا احتمال نہین خصوصاً ایسے نامور عالمون سے پہر تجہپر لازم ہے دو یقینون مین سے ایک یقین یعنی یا تو یقین سچ کا یا جھوٹ کا اور پہر نظر کرنا طرف خبرون معجزون اور دوسرے پیغمبرون علیہم السلام کے اسواسطے کہ اون خبرون مین سوای حکایتون کے اور کچھہ نہین پس اکثر اوقات ایسی حکایتین ظن اور گمان کی بہی مفید نہین یقین اور علم جزمی تو اس سے بڑہ کر ہے پس عقلمند آدمی کیونکر چھوڑ سکتا ہے یقین کو ساتھہ شک کے مترجم کہتا ہے کہ مصنف رح کا یہہ قول فان اخبار معجزاتہم لو سلم کے معنی یہہ ہین کہ کتابین معجزون اگلے پیغمبرون کی جنکو مسیحی عالمون نے بہت کوشش اور اپنے زعم مین کمال تصیح کے ساتھہ عربی اور فارسی اور اُردو زبان مین ترجمہ کیا اور سارے ہندوستان مین پہیلائی ہین قبول کرنے اور مان لینے کے قابل ہرگز نہین کسواسطے کہ اصل کتابون کے جنکے یہہ ترجمے ہین مصنفون کے نام بہی مذکور نہین کہ کس نے اور کس زمانے مین تصنیف فرمائین بلکہ توریت کے ملحقات سے بہی سمجہا جاتا ہے کہ حضرت موسی کے زمانے کے بعد جب مدتین گذر گئین یہانتک کہ کوئی آدمی اونکے مقبرہ کا بہی نشان ندے سکا تالیفات ہوئین اور ایسے ہی اناجیل اس صورت مین ان کتابونکو ایسے مجہول مصنفون اور نامعلوم زمانون تصنیف کی ہوئین کو کیونکر مانا ...ین خود انصاف فرمائین اس صورت مین ایسی معتبر کتابین قبول اور تسلیم کے لایق ہین جنکے مصنف علم اور زہد اور تقوی اور دینداری اور خداشناسی مین مشہور ہون اور اونہون نے معتبر سندون سے راوی اول تک یہہ سلسلہ پہونچایا ہو اور پہر تصنیف اور تالیف کے بعد دوسرے نامور عالمون پرہیزگارون نے انکے مندرجات کو کمال

دقت اور غایت تحقیق اور انصاف سے پر کہہ کر جس روایت کا کوئی راوی ضعیف پایا ہو اوسکی
روایت کو ضعیف کہدیا ہو اور جس روایت کا پتہ نپایا ہو یا اپنے اون قاعدون اور قانون سے
جو واسطے پرکہنے کہوٹے کہرے حدیثون اور محقق اور مشتبہہ روایتون کے ٹہرائی ہین برخلاف پایا
اوسکے باب مین بیان کردیا کہ یہہ موضوع ہے یعنی بنائی ہوئی ہے اب دیکہنا چاہیئے کہ مصنف اور
مدون ایسی کتابون کے کیسے سچے اور کیسے نامور ہین پہر مین کہتا ہون کہ نظر بکمال تحقیق علماے اسلامی
نے ایک فن خاص ایجاد کیا یعنی اسمار الرجال کہ جسمین راویون کے نام اور القاب اور راوون کے
سارے حال کہ مضبوط حافظے والے تہے یا کبہی سہو مین پڑجاتے تہے مذکور ہین یہانتک کہ جب کسی راوی
کو دریافت کیا کہ یہہ راوی کسی حدیث کو اپنے پاس لکہکر کہتا تہا تو اسخیال سے کہ شاید اسکے حافظہ مین
ضعف ہوگا اوسکی روایت کو ضعیف سمجہا اور اسکے سوا جب تک کسی روایت کو دوسرے راویون
کی روایتون سے مضبوط نکرلیا نمانا اب دیکہنا چاہیئے اہل اسلام کی احتیاط اور کمال کوشش کو
بنا رعلیہ ایسی معتبر کتابونکی نسبت یقین نہ لانا اور اسکے مندرجونکو مشتبہہ اور مشکوک گمان کرنا بلکہ
بے دلیل اور بے حجت انکار کرنا کونسے انصاف کا مقتضا ہے اور کونسی ٹہیک سمجہ کا نتیجہ ہے
انصاف تو یہہ ہے کہ مجہول مصنفون کی کتابون کو چہوڑ دین اور جو صرف اسی بہروسے پر کہ
اگلے زمانون کی کتابین ہین ہر چند انکی تصنیف کا زمانہ محض مجہول ہو اور مصنفونکا حال تو درکنار
نام بھی معلوم نہو انکے مندرجات کو یقین کے قابل سمجہنا چاہیے تو مین کہتا ہون کہ اس لحاظ اور
ایسی سمجہ سے جتنی کہانیان کہ حاتم طائی اور امیر حمزہ اور بوستان خیال اور الف لیلہ وکلیلہ دمنہ اور
انکے سوا جسقدر کہ ہندوون نے دہرنگی بنائے ہین چونکہ قصون اور کہانیونکی کتابون مین موجود
ہین بے شک واجب التسلیم اور ضروری الیقین ہوسکتے ہین اور نہین تو ان دونون قسم کی کتابون
مین سے جنکے مضمونون مندرجہ کے مطالب ساتہہ اصل حال اور نفس الامر اور واقع کی صاف اور
سچی دلیلون سے پائی نجاوے ایک قسم یعنی کہانیونکی کتابونکو تو ... ایک گپ اور بک سمجہنا اور
دوسری بعینہ ایسی کتابونکو جنکا بیشک اور بے گمان ایسا ... ہو الہامی کتابین کہنا اور انکے
مندرجات کو سربسر سچا جاننا اور شک اور شبہہ کو اون سے دور سمجہنا کس ہوشیاری اور عاقبت
اندیشی اور دینداری کا ثمرہ ہے اللہ سبحانہ وتعالے اسکو درست فہم اور ٹہیک سمجہہ بخشے اور سیدہا

راستہ دکہلادے آمین **عربی** فالحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ

فارسی پس ہمہ ستایش مرخدائرا کہ راہ راست بنمود مارا بسوی این و نبودیم ما کہ راہ یابیم بسوے

آن اگر بمارا راہ ننمودی او تعالے جلشانہ **اردو** پس سب تعریفین ہین ایسے خدا تعالے کو جس نے

ہمین سیدہا رستہ دکہایا طرف اسکے اور ہم نتہے کہ سیدہا رستہ پا وین اگر اللہ تعالے ہمکو سیدہا

رستہ نہ بتاتا **عربی** ھذا اما اردنا ایرادہ طلبا للاختصار اذ فیہ الکفایۃ لاھل الانصاف

ومن اراد الاطلاع علے تفصیل الادلۃ فیھا فعلیہ بمطالعۃ مطولات الاصحاب **فارسی** این ست

انچہ کہ ما آوردنش درین نامہ درخواستیم بہ پژوہش و جستجوی کوتاہ گفتاری از بہر انیکہ بندست

داد پسندانرا و ہرکس کہ آگہش خواستار بود کہ رہبرہا دفرنودہا را برکشادہ و برخوگافتہ دریابدبس

برخودگیر دنگاہ کشادن بر درازدیدہ نامہاے دیگر اصحاب یعنی دیگرنامہ ہاے کہ در آن رہبرہای

ہمین پیغمبری حضرت خاتم الانبیا صلعم بدلائلے کہ خردپسند دوم دو دیدہ ور با انصاف بردانش

نگار بند و باشتکاراترین برگذارش برسردہ وہویدائی ہمہ برکشادہ و وانمودہ اند بنگرد کہ بشیدہ

ترو آشکارا بیش آگہش آرد آنگاہ اگر یزدانی خواست برراہ یافتن اش روائی یافتہ باشد بہانا

برراہ آید و برہنجار کج گام فرسا نشود پس آنگاہ بکشاید او را انچہ بکشاید و یزدان والاست برہمہ کا

توانا و بہ پنہان شدہ رازہا دانا و بسوی اوست بازگردیدن ہمہ ہستی دران از فرازین ر

فرودین جہان وادست یگانہ خدای ہستی و بآفرینش آرندہ فرازی و پستی میکند ہرچہ میخواہد

و می بخشد ہرکرامی خواہد مترجم گوید یزدانش بیامرزاد بردانش پژوہان باخرد کہ دانش در گوہر

و طبعی با ہنر دارند بہ پنہانی نماناد کہ این گزیدہ نامہ خردی گفتاریست گفتار آرا بہ سزدیدہ نگاریست

دانش رادرہا برکشا نوسیرہ گران را کہ مناظران باشند آموزگاری سوے راستہ ہنجار الزام

خصم را ہنما کہ در اثبات نبوت وہویدا کردن سروری رسالت حضرت فرازین رتبت ۵ سرور

این پاک گہر ٭ جز خداوند ٭ ہمہ برتر ٭ اولین نقش خامۂ ہستی ٭ سرآغاز نامۂ ہستی ٭ مصطفے

برگزیدۂ یزدان ٭ کہبد گہنجاے رازہا ٭ پاک گفتار پاک ترکردار ٭ برگزین کردۂ جہان داد اش

گو ہر محمد عربی ٭ مکی و ہاشمی و مطلبی ٭ مکہ از مقدمش فروزان ہور ٭ طیبہ از مرقدش درخشان نوش

از خدایش درود جاویدان ٭ تا جہانست وہست وبود جہان ٭ والا دانشی خردگستر فرزانہ تابان

گوہر گفتار آرای دانش نگار ہنر سرمایہ برکشادہ گفتار کہ خدای جہانش گزیدہ مزدار زانش فرماید
واز پاک مینو درہا بر رخش برکشاید نگارش بست وسخن بفرزانگی برکشادہ یزدانش پژوہان دادنش
وبراستی خواستاران بر فروزیدہ کنش منتی نہادہ داد گفتار آرای دادہ خوش بیانی راد
برکشادہ ہر بر سرودہ اش شایستگی آن دارد کہ خرد پژوہان بر دل نگارش بندند و فرزانگان
دادنش کارنامہ خردش پسند ندمانا ژرف اشارات در حجاب عبارات پنہان داشتہ
وشگرف اسرار را ہویدا کردنش سر برافراشتہ باز کشادن بربستہ ہایش بے آنکہ راز دان پالی
نہفتہ رازہا برکشا کشایندہ اش گردد لختی بدشواری بودہ بنا برین خرد کشای پردہ از روی
اسرار آن برنکشودہ اینک کہ ایزدی توفیق بکارم بود بفرزانان والا سروری کہ نام نامی
اش در رو گاہ ہمین ترجمہ برنگاشتم برکشادہ ترجمہ را بافزایش انچہ در ہنگام نگارستن
ترجمہ بر دلم ریخت ہویدا کنی لختی از رازہا برشمردم و رزودا بہ پیش آمد ناگزیری کارہا آغاز شد
بپایان بردم اگرچہ دل میخواست کہ زنجیرۂ گفتار در باز کشاد مقصود لختی بیش ازین برکشیدہ
آید اما موانعی وعوائقی کہ باز کشادنش را ہنگام نیست ازین کارم باز داشت اکنون اگر خواستہ
توانا خداوند دانا خداست رسالہ دیگر کہ بضمیمہ وملحقہ اش نام برگزارم برکشادہ تر برنگارم کہ یادگار
بماند دانش خداوند انش خوش کنند خرد خدیو انش پسند ندیزدان کارساز برین ستودہ
کارم بخشیدہ مزدار زانش فرماید وبکلید آسمانی فیض درہاے بستہ کاریم برکشاید ہمچنین
بادبرکت حضرت سید المرسلین مصداق وما ارسلناك الا رحمة للعالمين اللهم صل عليه
وعلى آله وصحبه اجمعين وسلم الى يوم الدين وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين
والعاقبة للمتقين اُردو اور یہ ہے جبکا ہمنے ارادہ کیا تہا بمراد مختصر لانے کے اسواسطے
کہ اسیقدر بیان مین کفایت ہے انصاف والونکو اور جو کوئی ارادہ رکہتا ہو مطلع ہونیکا تفصیلی
دلیلوان سے پس وہ شخص لازم پکڑے اپنے اوپر مطالعہ کرنا بڑی بڑی لمبی چوڑی کتابوں
جو اصحاب تصنیف یعنی اہل اسلام کے زبردست پیشوا علماء نے ایسے بیانون مین تصنیف
کی ہین اور ان کتابونمین ایسی پاک وصاف عقلی اور نقلی دلیلین لائے ہین کہ جنکو عقل پسند
کرتی ہے اور ان آنکہون والا ٹہیک سمجہ اس پاک دین مضبوط شریعت کی سچائی اپنے دل اور سر کی آنکہون سے

آفتاب سے زیادہ روشن دیکھ لے امید ہے کہ سچے دین کے مطالب اور سیدہا رستہ ڈہونڈہنے والے سمجھدار بے تعصب کو اون کتابون کا مطالعہ کرنا اللہ کا سچا بندہ بنا سکتا ہے اگر خداوند تعالے سبحانہ نے اوسکی ہدایت چاہی ہو اسواسطے کہ اوسی قادر مطلق یگانہ برحق کی قدرت کے ہاتہہ مین ہین سب کام اور اوسکے ارادت ازلی کے بغیر کوئی کام ظہور مین نہین آتا وہی ہے سبکا مالک اور وہی ہے اکیلا خدا کوئی اوسکا شریک نہین اور محمد رسول اللہ اوسکے پیغمبر ہین برگزیدہ درود بہیجو اونپر اور سلام - آب اہل دانش ارباب دین کی خدمت مین مترجم خاکسار گنہگار عرض کرتا ہے کہ یہ مختصر رسالہ جسکا مین نے ترجمہ کیا اگرچہ دیکھنے مین بہت مختصر ہے جو نو ورقون سے زیادہ نہین مصنف کامل عالم عدیم المثیل فاضل مفقود البدیل رحمہ اللہ تعالے نے جو مناظرہ کے فن مین باکمال ہین اور رشاقت عبارت اور ادای معانی اور بیان مین اونکو ایک ملکہ بدیع حاصل ہے اس ایک کوزہ مین مطالب عالیہ کے دریا بہر دئے ہین - سبحان اللہ یہ بہی ایک ظاہر سچا نشان ہے دین اسلامی کی سچائی کا اور سب دینونپر زبردست اور غالب ہونے کا اس تصریح سے کہ جس دین مین ایک ایک عالم ایسے ایسے رسالے مختصر تصنیف کرکے دین کے مخالفون کو کہلا ہوا الزام دیکر بیہودہ اور بے صرفہ گفتگو کرنے سے بستہ زبان اور بردوختہ لب اور بالکل مبہوت کردئے اور سچے دین دارون کو صاف دکہلاوے کہ اسلامی شریعت کیسی سچی ہے جسکے سارے قانون اور سب باتین نیکی سمجھ والونکو دین اور دنیا کی خوبیون سے آگاہ کرتی ہے اور دونون جہان کی خوبیان بخشتی ہین اور حقیقت مین یہہ رسالہ ایک معجزہ ہے حضرت خاتم الانبیاء سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ جنکی شریعت کے عالم عجزہ سے بیان کرنے مین معجزہ دکہاتے ہین اپنی خوش بیانی اور عقلی دلیلون کے لانے سے بیشک اور بے گمان مصنف صاحب رحمہ اللہ تعالے نے کرامت کی ہے مگر انکی سحر بیانی زیادہ اوسوقت کہلی کہ جب اس رسالہ کی شرح بہت تفصیل اور توضیح سے لکہی جاوے اسواسطے اگرچہ چاہتا تہا کہ ہر عبارت کے تحت مین مطالب عالیہ بیان کئے جاوین مگر مختصر ترجمہ کی کفالت جو مجہہ مترجم ہیچمدان خاکسار نے کی تہی اوسمین اختصار کلام مطمح نظر تہا اسواسطے اب بارادت الہی جلشانہ [illegible] خاص ہے یعنی اول عربی عبارت اور اوسکے تحت مین فارسی ترجمہ اور اس ترجمہ کے تحت مین اردو ترجمہ ایک جداگانہ رسالہ لکہونگا اور اس نو تالیف جداگانہ رسالہ کا نام ضمیمہ یا ملحقہ

رکھونگا انشاءاللہ تعالے اور اس رسالہ مین بیان کرونگا کہ بعثت حضرت رسول اللہ صلعم سے پہلے
شرک اور کفر اور تبیح رسمون اور غایت فسق اور فجور نے روی زمین کے ملکون کو جنکا حال معلوم ہے
گہیر لیا تہا خداے مہربان نے اپنے بندون کی ہدایت کیواسطے خاتم الانبیا بہیجا جسنے توحید او
تمجید الٰہی جلشانہ پہیلائے اور کفر اور شرک اور ناپاک رسمون شیطانی کا مونکو بالکل مٹا دیا اور ان
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو خود مکمل تہے اپنے اصحاب اخیار اور اپنے ال پاک اور اپنی سارے
پیرونکو کامل بنا دیا اسواسطے اس رسالہ مین جسکی تالیف کا باعتماد توفیق اور اعانت الٰہی جلشانہ
کے وعدہ کرتا ہون اول اوسوقت کے گروہون کی ضلالت اور گمراہی تاریخی کتابون سے ذکر کرکے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل عالیہ اور مکارم اخلاق جس سے اونکا خاتم الانبیا و سید المرسلین
ہونا مدلل اور مبرہن سبکو معلوم ہوجاوے اور اونکے سرآمد معجزہ یعنی قرآن مجید کے اعجاز کی دلیلیں
اور اونکے باب مین پیشین گوئیان انبیا سابقین علیہم السلام کی یہود اور نصرانیون کی کتابون
سے ذکر کرکے اونکے اصحاب کبار اور آل اطہار اور اصحاب معارف شعار رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین
کے بالاجمال والاختصار مدارج عالیہ اور مناقب رفیعہ بیان کئے جاوینگے بعون اللہ تعالے وھو
المستعان تمر ترجمۃ الرسالۃ بعون اللہ تعالے ببرکۃ صاحب الرسالۃ اللھم صل علیہ
علے آلہ وصحبہ اجمعین وسلم

تمت

بقلم ہیچ رقم کمترین محمد علی اکبرآبادی